سیر المدار

معروف بہ

ظہیر الابرار

یعنی

سوانح عمری حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ مکن پوری مع حالات مصنف

حصہ اول

جسمین بلاد عرب و عجم و ہندوستان کے سفرون کا بیان و مراتب قطبیت و ولایت کی تشریح و مدار کے معنی و سالک مجذوب و مجذوب سالک کی بحث و سلسلہ طبقاتیہ مداریہ کا ثبوت مع حالات خلفاء وغیرہ

مرتبہ

ظہیر الشعراء المعروف بہ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب ظہیری سہسوانی دام بنیل الامانے

مصنف

البدر یعنی تاریخ عرب و تحقیق الروح و شرح فارسی ماثبت بالسنۃ و حجت الشہود فی وحدۃ الوجود و ظہیر الاسلام فی فضایل الاحکام و قواعد ظہیری و تریاق ظہیری و مخمس ظہیری و بہارستان منقبت معروف دیوان ظہیری وغیرہ

حسب الارشاد فیض بنیاد

جناب خان والاشان وسمہ ابروے مروت غازہ روے فتوت مستغنی عن المحامد والمناقب جناب محمد شیر خان صاحب کوتوال شہر بدایون رئیس قصبہ مکن پور و جامع آداب شریعت کشاف دقایق طریقت معدن فضائل خفی و جلی جناب منشی تہور علی صاحب نقشبندی مجددی انسپکٹر پولیس بدایون

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۰ء

دفعہ اول ۱۲۰۰

سر المدار

معروف بہ

ظہیر الابرار

یعنی

سوانح عمری حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ مکن پوری مع حالات مصنف

حصۂ اول

جسمین بلاد عرب و عجم و ہندوستان کے سفرون کا بیان و مراتب قطبیت و ولایت کی تشریح و مدار کے معنی و سالک مجذوب و مجذوب سالک کی بحث و سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ کا ثبوت مع حالات خلفا ر وغیرہ

مرتبۂ

ظہیر الشعراء المعروف بہ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب ظہیری سہسوانی دام بنیل الامانی

مصنف

البدر یعنی تاریخ عرب و تحقیق الروح و شرح فارسی ماثبت بالسنۃ و حجت الشہود فی وحدۃ الوجود و ظہیر الاسلام فی فضایل الاحکام و قواعد ظہیری و تریاق ظہیری و مخمس ظہیری و بہارستان منقبت معروف دیوان ظہیری وغیرہ

حسب الارشاد فیض بنیاد

جناب خان والاشان وسمۂ ابروے مروت غازۂ روے فتوت مستغنی عن المحامد والمناقب جناب محمد شجاع صاحب کوتوال شہر بدایون رئیس قصبۂ مکن پور و جامع آداب شریعت کشاف دقایق طریقت معدن فضائل خفی و جلی جناب منشی نور علی صاحب نقشبندی مجددی انسپکٹر پولیس بدایون

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۰ء

دفعہ اول ۱۲۰۰

بجناب

مستطاب معلی القاب ملجاے محبان وماواے مخلصان اعلم العلما افضل الفضلا جناب نواب محمد اسحاق خان صاحب بہادر سی ایس مدار المہام دار السرور ریاست رامپور دام اقبالہم

مخدومنا ۔ مین نہایت عجز و ادب کے ساتھ اپنی کتاب سیر المدار معروف بہ ظہیر الابرار یعنی سوانح عمری حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ جسمین مختلف علوم مثل ہیمیا وسیمیا وریمیا وکیمیا ومراتب قطبیت وولایت وسالک مجذوب ومجذوب سالک وچہار پیر چہاردہ خانوادہ وغیرہ سے بحث کی گئی ہے چونکہ حضور کو اولیاء اللہ کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے لہذا مین اس کتاب کو حضور کے نام نامی کے ساتھ بامید قبولیت معنون کرتا ہون ۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ۔ فقیر ظہیر از بدایون ۔ ۲۹۔ دسمبر ۹۹ء

فہرست مضامین کتاب سیر المدار معروف بہ ظہیر الابرار

تمہید کتاب

اس کتاب کو مین اپنے اہل ملک کے سامنے ہدیۂ پیش کرتا ہون جسمین ایک بڑے باخدا عاشق پروردگار حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کی سوانح عمری ہے جو آٹھوین صدی ہجری اور چودھوین صدی مسیحی کے بڑے نامور اولیاے کبار سے تھے روز میثاق سے آپ کو خداتعالےٰ نے مدار العالمین فرمایا تھا گروہ صوفیہ مین آپکا سلسلہ طبقاتی کہلاتا ہے آپ سے بہت کچھ عجائبات ظہور مین آئے ہین اور علوم نوادر مثل ہیمیا وکیمیا وریمیا وسیمیا کے آپکی طرح دوسرا کم جانتا تھا جن علوم کی تفصیل آپ میری اس کتاب مین پائین گے شلاً ہوا پر آپ کے تخت کا چلنا علم لدنی کا حاصل ہونا مردون کو زندہ کرنا وجن کی بحث وعماد الملک بادشاہ اجنہ کا آپ کا مرید ہونا ومسئلہ وحدت الوجود کی بحث والعلماء ورثۃ الانبیا کے معنے وسالک مجذوب ومجذوب سالک کا بیان ومرتبہ قطبیت وولایت کا بیان ونجبا ونقبا کی تفصیل ومسئلہ تفضیل وطریقہ ترتیب سلوک کا بیان وحالات برزخ کا نشان وحالات سفر عرب وعجم وہندو ہندوستان کا قیام وحاجت روائی خلق اللہ وطریقہ تعلیم ورشد ورشاد وغیرہ کو مین نے بہت واضح طور پر لکھا ہے جسکو ناظرین ملاحظہ فرماکر خوش ہونگے مگر ساتھہ ہی اسکے ہمارے ناظرین یہ اعتراض ضرور کرین گے کہ مدار صاحب کے نام سے ہندوستان کا بچہ بچہ واقف ہے اور جسطرح پر جس کسیکو کوئی کرامت معلوم ہے بیان کرتا ہے مگر مدار صاحب کے حالات مین آجتک کوئی کتاب مستقل نظر سے نہین گذری کوئی کہتا ہے کہ آپکا سلسلہ بھی سوخت ہوگیا ہے آپکے سلسلہ کے فقیر اکثر گداگر ہوتے ہین متوسلین خاندان وخادمان درگاہ مین بھی کوئی اس قابل نہ ہوا جو حضرت کے حالات مین مستقل کتاب لکھتا حالانکہ درگاہ شریف مین آمدنی بھی بکثرت ہے آپکی پیدایش سنہ ۲۴۲ھ اور وفات سنہ ۸۳۸ھ بیان کیجاتی ہے مگر مستقل کتاب

اس عرصہ کی بھی آپکے حالات کی نہین ملتی اور وصال کے زمانہ سے لیکر ۱۳۱۱ھ مین آپکی سوانح عمری لکھی گئی اسکا سبب کیا ہے مین عرض کرتا ہون صدہا تصنیفات عربی فارسی ہندی زبان مین آپکے حالات مین موجود ہین چونکہ اُس زمانہ مین قلمی کتاب کا رواج تھا چھاپہ خانہ مفقود تھے اسوجہ سے اُن کتب کی کماحقہ اشاعت نہین ہوئی جب سے چھاپہ خانہ شروع ہوسے تو آپکے حالات مین بھی کتابین اکثر مطبوع ہوئین بلکہ جن کتب سے اس سوانح عمری مین مجکو مدد ملی ہے اُنکے یہ نام ہین۔ الکواکب الدراریہ فی تنویر مناقب المداریہ وثمراۃ القدس واصول المقصود وفاتح الغایہ ولقطۃ العجلان فی احوال الجان سیوطی ولطایف اشرفی وتذکرۃ الفقرا وسیر الاقطاب وسکینۃ الاولیا وتاریخ فرشتہ وتذکرہ دولت شاہی وخزینۃ الاصفیا۔ وتذکرۃ الاولیا وزبدۃ التواریخ۔ وتذکرۃ الصالحین ودلیل المریدین وبحر معانی وایمان محمودی واصول المقصود وتاریخ ہند وروضۃ الصلحا ومرأت مداری ونفائس الاخیار وتحفۃ الابرار فی مناقب قطب المدار وشرح الاسما وغیرہ زیادہ تر میری پیش نظر رہی ہین اور زیادہ حصہ اس سوانح عمری مین مین نے کتاب تحفۃ الابرار وغیرہ سے لیا ہے جنکے مصنفین کا مجکو شکرگذار ہونا چاہیے مجھے اس موقع پر یہ بھی عرض کردینا مناسب ہے کہ بعض بے علم طلبہ نے محض اپنی شہرت ونفع دنیا کے خیال سے کچھ رسایل بھی مہمل شایع کیے ہین اور محل وبیجل کچھ واقعات بھی بیان کردیے ہین مؤلف اوراق ہذا نے اس سوانح عمری مین ان واقعات کو صحیح طور پر بیان کردیا ہے بلکہ اسی کی تحقیق مین مؤلف نے قصد مکن پورکا کیا اور واقعات کی تصدیق کی اب مجھے یہ بھی بتادینا لازمی ہوا کہ حضرت کے حالات لکھنے کا شرف اور کسیکو کیون نہین حاصل ہوا اسکا یہ جواب ہے سہ قسمت کیا ہر چیز کو قسام ازل نے ؛ جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا ؛ بلبل کو دیا نالا تو پروانہ کو جلنا ؛ غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا ؛ مشیت نے یہ حصہ ظہیری کے مقدر مین لکھا تھا فقیر ظہیر اسپر جو کچھ بھی فخر کرے تھوڑا ہے خداتعالی بطفیل انھین بزرگان دین کے میرا اور اعزا واحباب کا خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین اسجگہ مجکو یہ بھی بتادینا لازمی ہوا کہ یہ کتب مجکو کیونکر دستیاب ہوئین اسمین زیادہ تر حصہ سلیمان زمان حاتم دوران سکندر حشمت دارا شوکت جناب مستطاب مستغنی عن الالقاب حضور پرنور جناب نواب محمد حامد علی خان صاحب بہادر خلد اللہ ملکہ فرمان روای دار السرور رامپور کے کتب خانہ سے بتوجہ محب الفقرا مقبول اہل اللہ جناب نواب محمد اسحاق خانصاحب بہادر مدار المہام وبہ عنایت افسر الاطبا بقراط زمان جالینوس دوران جناب حکیم محمد اجمل خانصاحب معالج حضور

پر نور وافسر کتب خانہ رامپور سے کتب ملین اور کچھ میرے کتب خانہ ونیز لکن پور سے دستیاب ہوئین اور باعث ترتیب کتاب ہمارے مخدوم محمد شیر خانصاحب کوتوال بدایون رئیس لکن پور وجناب منشی تہور علی صاحب سابق سپرنڈنٹ پولس رامپور حال انسپکٹر پولیس بدایون ہوئی لہذا اُنھین بزرگونکی تحریک سے یہ کتاب بفضلہ تعالی اختتام کو پہونچی مولف جو کچھ انکا شکریہ ادا کرے کم ہے آخر مین محمد شاہ عالم صاحب وسید وصی عالم صاحب وسید خلیل احمد صاحب وسید فضل الٰہی صاحب وسید حشمت علی صاحب وواجد علی صاحب مہران درگاہ حضرت قطب المدار ومولانا بالفضل و ولانا مولوی محمد شکر اللہ صاحب ومولوی محمد احسان اللہ صاحب صاحبان کی عنایت کا بھی شکرگذار ہونا چاہیے جنکی اس کتاب مین خاص مدد شامل ہے مولف کا دل ان بزرگون کی یاد سے کبھی خالی نہین رہ سکتا ہے وآخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین الی یوم الدین –

فقیر ظہیر احمد ظہیری سہسوانی
بدایون مولوی محلہ ۹ شعبان المعظم
سنہ ۱۳۱۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر اک بندہ کے دل مین یا الٰہی دلنشین تو ہے
ظہور کن فکان اولین و آخرین تو ہے

سخن پرداز عالم صانع جان آفرین تو ہے
ازل سے تا ابد مختار بر نقش و نگین تو ہے

مہ و خورشید ہین روشن دلیلین تیری قدرت پر
گواہی دے رہا ہے ذرہ ذرہ تیری صنعت پر

حمد بیحد اور ثناے بے عد ایسے احد کی جسکی فردیت درک اور ادراک امکانی سے بہتر اور منزا اور تقدیس اُسکی گمان اور فہم سے مبرا۔ عقلاے زمان اُسکی صنعت عجیبہ سے عاجز اور فصحاے و بلغاے دوران اُسکی حمد سے قاصر۔ ایسا خالق جسنے میخانۂ حقیقت انسانی کو نشۂ لقد کرمنا بنی آدم سے سرشار کیا اور پیمانۂ شہود جسمانی کو بہ نسیم نفخت فیہ من روحی سرسبز صہبائی کا کیا اور دلہاے عشاق کو مخزن اسرار اور چشم ایقانی کو شربت وصال سے مالامال کر کر مظہر عشق و محبت کا بنایا۔ سبحان اللہ العظیم کیسا خدا کہ قل ہو اللہ احد جسکا کلام اور اللہ الصمد جسکا نام۔ کیسا مصور کہ یصورکم فی الارحام کیف یشاء۔ اور کیسا قادر کہ زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کر کے فرماتا ہے فانظر الی آثار رحمت اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا۔ ؎ سعدی ثنای تو نہ تواند بشرح گفت ٭ خاموشی از ثناے تو حد ثناے تست ٭ کیسا خدا جسنے موالید ثلاثہ کو پیدا فرما کر پھر اُس سے جنس حیوانی کی سعی کو انسان کا خطاب دیکر اشرف المخلوق ہونے کا افتخار بخشا اور علم و فضل و جوہر عقل سے آراستہ فرما کر نظام عالم جلوہ عرائس اولیا سے فرمایا اور نظر اشقیا سے بچایا اور اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم کا مصداق بنایا اور نجبا و نقبا و ابدال و اوتاد و غوث و قطب سے انتظام عالم فرمایا۔

تجلی ہاست حق را در نقاب ذات انسانی
شہود و غیب اگر خواہی وجوب اینجاست امکانی

اور گوناگون تحیات زاکیات اور بوقلمون صلوات طیبات اُس گلبن نبوت و رسالت پر جو گلشن فتوحات وبسالت کا غالیہ سا ہے اور بارگاہ جاہ وجلال کا اورنگ نشین اور رفعت وکمال کی انجمن کا صدر آرا اور فیوضات الٰہی کا مظہر اور کمالات نامتناہی کا مصدر ہے یعنے محبوب رب العالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم محمد آفتاب آفرینش ٭ مہ وافلاک مغنی چشم بینش ٭ زمین وآسمان در ملت او ٭ دو عالم روزگار دولت او ٭ خدا از خلقت او ناز دارد ٭ کہ با وے گونہ گونہ راز دارد پس از یزدان دگر بیش از ہمہ بود ٭ ز خلقت ذات پاکش بود مقصود ٭ بجز ایزد نداند وصف او کس کہ دانستہ مراورا بہتر و بس ٭ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ العظام واصحابہ الکرام الی یوم القیام۔

بعد اسکے بندہ فانی ظہیر احمد ظہیری سہسوانی ابن حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین عارف باللہ حضرت مولانا فتح اللہ عرف مولانا حکیم فتح محمد صاحب سہسوانی نور اللہ مرقدہ مرید وخلیفہ قدسی صفات سلسلۂ سلاسل اولیا نقاوہ دودمان اتقیا خرقہ پوش کشف وشہود جرعہ نوش وحدۃ الوجود یگانہ آفاق مولانا ومرشدنا سید محمد ولدار علی شاہ صاحب مذاق قادری چشتی نظامی بدایونی رضی اللہ عنہ خدمت مین ارباب مذاق وصوفیان علی الاطلاق کے عرض پرداز ہے کہ اس خادم الفقرا کو ابتداے تعلیم سے شوق تصنیف وتالیف دامنگیر حال تھا جو پڑھتا اُسکا ترجمہ لکھ لیتا حتی کہ سبقاً سبقاً وہ کتاب ہو جاتی اور مین اُسکو نایہ فخر سمجھتا اُسی زمانہ مین حضرت مولوی سید محمد ولدار علی صاحب مذاق علیہ الرحمہ سے شرف بیعت حاصل کیا اور شوق تصنیف وتالیف پیدا ہوا بحمد اللہ اسوقت تک قریب ستر رسائل کے علوم وفنون مین تالیف وتصنیف ہوے جو ہدیہ ملک وقوم کیے گئے اس امر کا ہمیشہ خیال رہا کہ تصنیف دو حال سے خالی نہ ہو یا اُس سے ملک نفع پائے یا قوم منفعت اُٹھاے اگرچہ مین کیا اور میری تصنیف کیا مگر اسکا مشکل سے کوئی جواب دے سکتا ہے کہ آب ملک ہندوستان سے اسلامی علوم اُٹھتے جاتے ہین اور کوئی انکی طرف توجہ نہین کرتا ہے ہمارے علوم وفنون سے غیر قومین حصہ لے رہی ہین اب سے سو پچاس برس پہلے ہی زمانہ کو دیکھیے کیسے کیسے جلیل القدر علما تھے جنکی نظیر دنیا مین مشکل سے مل سکتی ہے ہندوستان کے ہر چہار جانب نگاہ ڈالیے اور غور سے کسی بلند مینار پر چڑھکر نہین ہندوستان کے بلند پہاڑ ہمالیہ پر چڑھکر اور دوربین لیکر دیکھیے کیا کوئی ویسا عالم یا درویش نظر آتا ہے جیسے اس صدی سے پہلے

(آواز آئی نہین - اچھا دنیا مردہ پسند ہے اُنکے مرنے کے بعد اُنکی کچھ قدر و منزلت کی آواز آئی نہین
بعض حضرات اُنکی زندگی ہی مین اُنکے کمالات کی قدر پوری ہوگئی کہ ایک زمانہ نے آنکے قدمون پر
اپنی گردنین جھکا دین - اور پیر فلک نے اُنکے کمالات پر آفتاب کی مہر لگا دی - اچھا اسکو جانے
دیجیے اُنکے بعد کی کوئی ویسی کتاب دکھا دیجیے جس سے ہم خود مصنف کے کمال کا اندازہ کرلین گے
(آواز آئی نہین) اچھا یہ ہی بتلا دیجیے کہ اس زمانہ مین تمھارے علما نے کسی باخدا کی سوانح عمری ہی لکھی
ہو (آواز آئی نہین) چونکہ آجکل زمانہ جسقدر بہی ترقی کر رہا ہے وہ سب متقدمین کی تالیف و تصنیف کا باعث
ہے گو اسیوجہ سے ملک و قوم مین صدہا کتابین مختلف علوم و فنون مین تالیف و تصنیف ہوگئین
اور ہو رہی ہین مگر جس امر کی اشد ضرورت ملک و قوم مین ہے اُس سے سارے مسلمان بھائی ابھی
پیچھے ہین - سچ پوچھیے تو ہماری قوم ہمارے بزرگان دین کے حالات سے ابھی تک بیخبر ہے اور
وہ بھی علما و صوفیہ کے حالات سے بہ ہمارے اسوقت کے مقدس علما کو فتوی سے صوفیہ کو
پیری مریدی سے فرصت نہین جو اسطرف توجہ کرین سلاہے رُوسا خدا نکرے وہ اسطرف توجہ ہی کیون
کرنے لگے - مین ہمیشہ سوچا کیا کرتا تھا کہ دین و دنیا مین نام آور ہونے کا کیا باعث ہے معلوم ہوا کہ نیک
عمل سے آدمی رہتا نہین دنیا مین رہتا ہے نشان ÷ ذکر جم باقی رہا نام سلیمان رہگیا - مین تصنیف کو
نیک عمل سمجھا کہ یہ ہم خرما و ہم ثواب ہے اسی باعث سے مین نے تصنیف و تالیف پر کمر ہمت باندھی
اور خدا کے بھروسہ پر اس کام کو شروع کیا الحمد للہ کہ جو کچھ مجھسے یہ خدمت ہوسکی انجام دی - ایکدن
مین ترجمہ ملفوظات خواجگان چشت رضی اللہ عنہما دیکھ رہا تھا یہ خیال میرے دل مین گذرا کہ تمام بزرگان
دین کے حالات کے تراجم قوم مین ہو رہے ہین کیسکی سوانح عمری کسی کی ملفوظات لکھی جا رہی ہین مگر مشرح
و مفصل حالات مین حضرت سید بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمہ کے کوئی کتاب دیکھنے مین نہین
آئی اسکا تذکرہ مین نے شفیقی محمد شیر خانصاحب کوتوال شہر بدایون رئیس مکن پور سے کیا آپ نے حضرت
کی سوانح عمری لکھنے پر مجھے ہی مجبور فرمایا ادھر ہمارے عالم دوست منشی تہور علی صاحب انسپکٹر پولیس
بدایون کا اصرار ہوا ع دل کو رودون کہ جگر کو غالب ÷ میری دونون سے آشنائی تھی - لہذا انہین
بزرگون کی مہربانی سے یہ کتاب اختتام کو پہونچی اور نام اس کتاب کا سیر المدار معروف بہ ظہیر الابرار
اور تاریخی نام ملفوظ نوادر - رکھا خدا تعالی قبول فرمائے آمین بحق طہ و یسین - اور ترتیب کتاب کے بعد

ترتیب اس کتاب کی تیرہ باب پر کی۔

باب اول مین تمہید کتاب دیباچہ مصنف ترجیح بندظہیری۔حال پیدایش وشجرہ نسب۔تعلیمی حالت باوالہی۔علم لدنی کی تعلیم کتب آسمانی کی تعلیم۔کتب قوم بنی جانکی تعلیم۔حضرت خضر سے بیعت۔ایک بزرگ کی تعلیم۔حاجت اکل وشرب کا نہ رہنا۔عرب کا سفر۔کاظمین وبغداد کا جانا کرامت کا ظاہر ہونا۔مردہ کا زندہ کرنا۔نجف اشرف جانا حلب مین آنا خواجگان ارغون فنصور طیفور کولانا۔ہندوستان کو مراجعت عزل ونصب رجال اللہ ومدار العالمین کا بیان۔

باب دویم مین قوم بنی جان کی پوری تفصیل عماد الملک بادشاہ قوم اجنہ کی طاعت۔کابل کا سفر ہندوستان مین آمد۔کالپی کا قیام شیخ سراج الدین سوختہ کا تذکرہ۔سلسلۂ مداریہ سوخت نہین ہوا ہے اسکا ثبوت۔جونپور کا سفر۔ملک العلما قاضی شہاب الدین کی بحث۔العلماء ورثۃ الانبیا کے معنے قصبہ کنتور مین آمد۔قاضی محمود کا مناظرہ۔بھاگل پور کے سفر کرامت کا اظہار۔سورۃ کا سفر عرب کو مکرر جانا۔ایک کھوپڑی کا باتین کرنا۔ہندوستان کی واپسی۔جانمن جنتی کا زندہ کرنا۔حالات مکن پور ونقشہ روضہ متبرکہ۔دیو کا مرید ہونا مسئلہ وحدۃ الوجود مین قاضی مطہر کی بحث قاضی کا مرید ہونا خلق کی مشکلکشائی۔جونپور مکرر جانا۔کھانا نہ کھانیکی وجہ۔

باب سویم مین پھول کا گواہی دینا۔قصبہ کنتور مین مکرر جانا۔خواجہ طیفور کا زندہ کرنا۔جوگی کے سوال کا جواب۔عشق کی تعریف مولف کی غزل۔ماہیت کارخانہ الٰہی کی بحث۔کتاب البدر کا اقتباس اقسام توحید کا بیان ترتیب سلوک کے مسائل۔حالات برزخ۔انبیا واولیا کی روح کے قبض کا حال مدار صاحب کا وصال۔خواجہ ارغون کی مسند نشینی۔گروہ طبقاتیہ مداریہ کا ذکر حصہ دویم سیر المدار کا وعدہ۔

باب چہارم مین سلسلہ مداریہ کے اشغال۔

باب پنجم مین دعاے شیخ سُریانی باترجمہ فارسی مع اسماء موکلات۔حصار دعاے شیخ۔مناجات قطب المدار۔

باب ششم مین اولیاء کے افراد کی تعداد انکے نامونکی تحقیق مرتبہ قطبیت وولایت کی بحث لفظ مدار کی تحقیق روح کا بیان۔مسئلہ توحید۔قبل بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولایت کی خدمت کسکے

سیر دیکھی۔

باب ہفتم مین مرتبہ ولایت کا بیان ابدال واوتاد کا ذکر تقسیم اقلیم ونجوم افلاک کی بحث۔ چار نبی زندہ ہین جو داخل شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔

باب ہشتم مین مرتبہ ولایت متعدی کا ذکر مجذوب سالک وسالک مجذوب کی بحث مسئلہ تفضیل وخانوادون کا ذکر۔

باب نہم مین سلسلہ اویسیہ کی تحقیق چار پیر چہاردہ خانوادون کا ذکر۔ سلسلہ اویسیہ مداریہ کا بیان۔

باب دہم مین علوم ہیمیا وسیمیا وریمیا وکیمیا کی تفصیل اقسام سحر کا بیان۔ تناسخ کا ذکر۔ قطب کے معنے اولیت کا تذکرہ صاحب ثمرات القدس کا حوالہ برقع کا سبب۔

باب یازدہم مین ملائکہ آپکو کس نام سے پکارتے ہین۔ نود ونہ نام قطب المدار۔ طریق انتساب۔ خرقہ کا ذکر

باب دوازدہم مین حضرت قطب المدار کے خلیفون اور مریدون کا تذکرہ۔

باب سیزدہم مین نوی خلفاے حضرت قطب المدار کا ذکر اور اُنکا مختصر حال۔ وصلی اللہ تعالے علے خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ترجیع بند ظہیری

اے شہ عقدہ کشا رہبر انسان مددے — لطف الطاف خدا حجت یزدان مددے
نور عینین نبی سرور دوران مددے — واقف سر علی ماہر عرفان مددے

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مددے
نونہال چمن شاہ شہیدان مددے

سرو بستان احد بلبل پاکان مددے — نو گل باغ صمد نور دل وجان مددے
واقف سر ابد مرشد دوران مددے — کیجیے ابتو مدد لطف فراوان مددے

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مددے
نونہال چمن شاہ شہیدان مددے

حامی دین ہدا امن ایمان مددے — ناصر دین خدا سرور انسان مددے

بیا

قطب کل قطب جہان افسر پاکان مددے
اندنون ہونین بہت بے سروسامان مددے

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مددے
نونہال چمن شاہ شہیدان مددے

تم جگر بند ہو سلطان جہان کے شاہا
اپنے مثل آپ زمانہ مین ہوئے تم پیدا
نور زہرا و علی تم مین ہوا جلوہ نما
فیض بخشی مین تری ذات نکیون ہو یکتا

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مددے
نونہال چمن شاہ شہیدان مددے

تو ہے وہ سترِ ازل سترِ ابد سترِ جہان
جملہ اسرار ہوئے تجھ مین نہان اور عیان
عالم کن کی تجلی ہے ضیائے عرفان
رمز وحدت کی ہوئی شانین کثرت کے نہان

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مددے
نونہال چمن شاہ شہیدان مددے

منکشف تجھپہ ہین اسرار خفی اور جلی
جان زہرا و جگر بند رسولؐ عربی
تو ہے دلدار علی اور ہے شیدائے نبی
آستانہ پہ ترے کہتے ہین یہ شیخ وصبی

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مددے
نونہال چمن شاہ شہیدان مددے

تمکو احمدؐ نے کیا قطب مدار دو جہان
وجہ احسن ہے حسنؑ سے جو ملا حُسنِ بیان
شاہ مردان نے کیا واقف اسرار نہان
ہین تیری شاہ شہیدان پہ دل وجان قربان

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مددے
نونہال چمن شاہ شہیدان مددے

در دریائے کرم بحر ہمہ ابر کرام
درۃ التاج کرم افسرِ فرقِ اسلام
مراتِ دینِ ہدا آئینہ عرش مقام
کب تلک در پہ ظہیری رہے تیرے ناکام

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مددے
نونہال چمن شاہ شہیدان مددے

درد و غم رنج و الم سے ہون بہت زار و حزین
یا بدیع کا عمل دل نے کیا ذہن نشین
جز ترے در کے ٹھکانہ نہین پاتا ہون کہین
تجھپہ پھر دل کو مرے آئے نہ کسطرح یقین

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مدد دے
نونہال چمن شاہ شہیدان مدد دے

مین نے مانا کہ مرے درد کا درمان تو ہے
فیض کی تیرے زمانہ مین اڑی خوشبو ہے
پھر علاج دل آوارہ مین کیا پہلو ہے
سنتے آئے ہین تیری ذات مین سرّ ہو ہے

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مدد دے
نونہال چمن شاہ شہیدان مدد دے

وہ تری ذات مقدس ہے کہ ہے بے ہمتا
اولیا لاکھون ہوئے تیرے کرم سے مولا
فیض پاتا ہے ترے در سے ہر اک شاہ و گدا
تجکو اللہ نے بخشی ہے وہ عرفان کی ضیا

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مدد دے
نونہال چمن شاہ شہیدان مدد دے

در اقدس سے کھلین مشکلین ساری دلکی
آبرو ہوتی ہے در سے ہی تیرے کامل کی
ہوئی آسان کڑی بھی جو پڑی مشکل کی
ورنہ طاقت تھی کہ ہو آبرو آب و گل کی

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مدد دے
نونہال چمن شاہ شہیدان مدد دے

تیری شہرت کو لکھا مین نے بحسن نیت
دین و دنیا مین مری خوب ہو زیب و زینت
دیکھون سرکار سے کیا پاؤن مین اسکا خلعت
بعد مرنے کے ملے اسکے صلے مین جنت

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مدد دے
نونہال چمن شاہ شہیدان مدد دے

عمر بھر مین نے کیا کون بھلا کار ثواب
مجکو دوزخ بھی اگر لے تو پڑے اسپہ عذاب
جس سے جنت کا میرے واسطے وا ہوگا باب
فقط اللہ و پیمبر کا سہارا ہی جناب

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مدد دے

نونہال چمن شاہ شہیدان مدد ے

گرچہ مداح کو ہے ایک سہارا تیرا
ورنہ محشر مین مرا کون ہے پرسان شاہا
کیا عجب ہے کہ ہو بخشش کا سہارا ہو مرا
تو جو مل جاے غم حشر نہ ہو مجکو ذرا

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مدد ے
نونہال چمن شاہ شہیدان مدد ے

عمر بھر گرچہ کیا مین نے بہت فسق و فجور
فیض بخشی ہے تیری خلق مین شاہا مشہور
کچھ بڑی بات نہین ہون جو گنہ مجھسے دور
تیرے باعث سے ظہیری کو ملین حور و قصور

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مدد ے
نونہال چمن شاہ شہیدان مدد ے

کام جو مین نے کیا اپنے مقدر سے کیا
ہے یہ مشہور نہین مٹتا مقدر کا لکھا
مین ہی فاعل مین ہی مفعول ہون اسکا مانا
تو جو چاہے تو ابھی مٹتا ہے دم مین مولا

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مدد ے
نونہال چمن شاہ شہیدان مدد ے

ہر گھڑی رنج و تعب کی ہے چڑھائی دل پر
فوج ارمان ہے کہین اپنا جمائے لشکر
گھیرے رہتے ہین مجھے چارون طرف آٹھون پہر
ہے کہین تاک مین افعال قبیحہ کی نظر

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مدد ے
نونہال چمن شاہ شہیدان مدد ے

دل صدپارہ کا اس غم نے کیا کام تمام
کعبۂ دل مین تمنا کے ہین لاکھون اصنام
ہاے آغاز مین افسوس نہ سوجھا انجام
تو جو چاہے تو ابھی ہوتا ہون فردوس مقام

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مدد ے
نونہال چمن شاہ شہیدان مدد ے

کشور دل کو ہوس نے کیا گرچہ تاراج
تیرے در سے ہین گدا لاکھون بنے صاحب تاج
ضبط گریہ نے کیا نان جوین کا محتاج
دین و دنیا مین مری بہر خدا رکھ لے لاج

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مددے
نونہال چمن شاہ شہیدان مددے

ظلمت کفر مٹی تیرے سبب سے شاہا
منظر فضل و کرم کا ہے ظہیری تیرا

ابر رحمت کو ترے سب نے برستے دیکھا
کیجیے باتو کرم بہر جناب زہرا

اے مدار دو جہان کعبۂ ایمان مددے
نونہال چمن شاہ شہیدان مددے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز کتاب

باب اول حال پیدائش و شجرہ نسب مین

حال پیدائش و شجرہ نسب

نام نامی آپ کا بدیع الدین لقب قطب المدار عرف شاہ مدار کنیت ابو تراب ہے شجرہ آبائی آپ کا حضرت امام جعفر صادق سے ملتا ہے آپ سادات حسنی و حسینی سے ہین ارباب سیر نے شجرۃ الانساب آپ کا یون لکھا ہے حضرت سید بدیع الدین بن قاضی قدوۃ الدین سید علی حلبی بن سید بہاؤالدین بن سید ظہیر الدین بن سید احمد بن سید اسمعیل ثانی بن سید محمد بن سید اسمعیل بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام بن علی مرتضی رضی اللہ عنہم آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی ہاجرہ لقب فاطمہ ثانی تاریخون مین لکھا ہے اور بعض نے خاصہ ملک نام لکھا ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا شجرہ نسب یون ہے بی بی ہاجرہ صبیہ سید عبداللہ بن سید زاہد بن سید محمد بن سید عابد بن سید ابو صالح بن سید ابو یوسف بن سید ابوالقاسم بن سید عبداللہ محض بن سید حسن مثنی بن امام حسن علیہ السلام بعض مورخین نے سلسلہ پدری آپ کا حضرت موسی کاظم رضی اللہ عنہ سے منسوب کیا ہے واضح ہو کہ آپ کے نسب مین اختلاف بعض مورخین نے بعض اقوال مختلفہ سے کیا ہے چونکہ اکثر کتب مین سیادت مذکور ہے اور ملازمان عتبہ عالیہ اور متولیان روضہ سنیہ مین خلفاً یا سلفاً بہ تواتر یہی مشہور ہے اور یہی مقولہ مختار اکابر

کنتور ہے لہذا قول سیادت اقرب بصحت پایا گیا اور اسی پر جمہور مورخین کا اتفاق راے ٹھہرا آپ
شہر حلب مین پیر کے دن صبح صادق کے وقت ۲۴۲ھ مین یکم شوال المعظم کو پیدا ہوے آپ کی
پیدایش کے وقت اکثر عجائبات ظہور مین آئے چنانچہ آپ نے ہوتے ہی سجدہ کیا اور وحدانیت
و رسالت کی گواہی دی جس سے سامعین کو سنکر کمال تعجب ہوا اور ایک روشنی کا ہونا خانہ علی حلبی
مین آپ کی ولادت کے وقت اور حسب روایت سید ادریس حلبی قدس سرہ کے مشرف فرمانا
روح پر فتوح حضرت سرور کائنات خلاصۂ موجودات کا مع ائمہ اطہار و اصحاب کبار رضی اللہ عنہم
کے خانہ سید علی حلبی کو اور ندائے غیب ہذا ولی اللہ گوش زد ہونا حاضرین کا اور مبارک باد دینا
حضرت خضر علیہ السلام کا آپ کے والد ماجد کو اور دودھ نہ پینا آپ کا بوجہ ہونے خانۂ رہبا خواں کے
اور دودھ دینا ایک برکہن سالہ کا کہ جو جننے سے معذور تھی الحاصل بعض عجائبات ایسے ظہور مین آئے
کہ جس سے ثابت ہوتا تھا کہ یہ مولود ولی ازلی ہے چونکہ آپ کو خالق حقیقی نے سعید ازلی پیدا کیا تھا
اور درجۂ اختصاص دیا تھا ایسے امورات کا وقوع اور کرامات کا شیوع محل تعجب نہین تخلیق
خاص عام مین یہی فرق ہے کہ حالات و عادات مقربان بارگاہ الوہیت و محبوبان درگاہ صمدیت
کے یکسان نہین ہوتے ہین چنانچہ ولایت عامہ و خاصہ مین زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے المختصر
جب آپ پانچ برس کے ہوے تو آپ کے والد ماجد حضرت قدوۃ الدین سید علی حلبی آپ کے تربیت
و تعلیم کے واسطے استاد کی تلاش مین ہوئے غرض مولانا حذیفہ شامی کو کہ اُس زمانہ مین علامہ روزگار
تھے آپ کی تعلیم کے واسطے مقرر فرمایا آپ نے روز مکتب نشینی کے حرف الف کے پڑھنے مین اُسکے
معنے خود اظہار فرماے آپ کے مکتب مین آنے کے وقت آواز طرقوا ہذا ولی اللہ کی آتی تھی اور اسیطرح
اکثر کرامتین ظہور مین آئی ہین مولانا حذیفہ شامی فرماتے ہین کہ مین نے اکثر عالم رویا مین دیکھا کہ کوئی
کہتا ہے کہ یہ لڑکا ولی ہوگا المختصر تھوڑے سے ہی زمانہ مین آپ فارغ التحصیل ہوگئے جبکہ آپ کی عمر شریف
چودہ برس کی ہوئی آپ نے مختلف علوم مین تبحر حاصل کیا اور مرتبہ کمال کو پہونچے اور اُس
زمانہ کے مشاہیر مین داخل ہوکر مشہور و معروف عصر ہوئے اور بعض نوادر علوم مثل ہیمیا و سیمیا و ریمیا
و کیمیا جسکی شرح ہم آگے بیان کرینگے آپ کی طرح دوسرا کم جانتا تھا جس وقت آپ علوم ظاہری سے
فراغ حاصل کر چکے اور تبحر آپ کا مرتبہ کمال کو پہونچا چونکہ آپ کے دل مین ابتدائے سن شعور سے

دردِ طلب مولیٰ جل وعلا جاگزین اور ذوق معرفت خاطر نشین تھا آپ نے زیارت حرمین شریفین کا ارادہ فرمایا چنانچہ آپ والدین سے اجازت حاصل کرکے روانہ ہوئے اثنائے راہ مین آپ کو ایک غار نظر آیا اُسمین معبودِ حقیقی کی عبادت کے واسطے آپ نے نزول فرمایا اور مدت درازتک اُس غار مین مشغول بیادِ الٰہی رہے اور عبادت کا لطف اور خداوند جل وعلیٰ کی یاد کا مزہ اُٹھایا کیے اُسکے بعد بیت اللہ شریف کو روانہ ہوئے وہان پہونچکر طواف فرمایا اور یادِ الٰہی مین مشغول ہوئے ناگاہ آپ کے کانون مین غیب سے آواز آئی کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ جناب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمھارے جدِ امجد ہین اُنکے مزار مقدس پر جاؤ کہ وہ تمھارا انتظار فرمارہے ہین چنانچہ جسوقت یہ آواز آپ کے گوش مبارک مین پہونچی اُسکو سُنکر آپ اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور فوراً مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے جسوقت کہ قبۂ انور پر پہونچے مرقد مقدس سے آواز آنے لگی السلام علیک یا ابنی اہلاً وسہلاً مرحبا آپنے مرقد پاک کو بوسہ دیا اور مزار فائض الانوار کے پائین سے آنکھین ملین اور سات مرتبہ طواف کرکے درود خوانی مین مشغول ہوئے اُسی شب کو عالم روحانی مین حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ یہ جوان تمھاری نسل سے سعید ازلی ہے اللہ تعالیٰ نے روز میثاق سے اُسکو مقام صمدیت محبوبیت عطا فرماکر مدار العالمین کیا ہے اِس کو عرفان کے علوم کی تعلیم کرو اور اسرار الٰہی سے اُسکے سینہ کو بھرو چنانچہ بموجب ارشاد حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب امیر المومنین علیہ السلام نے آپ کو اسرار باطنی سے مالامال فرمایا اور بعض نے ایسا لکھا ہے کہ امام آخر الزمان علیہ السلام سے آشنا فرماکر کمال رافت وعنایت سے فرمایا کہ اس فرزند سعید سے نام کن ونام پنجتن پاک کو دقائق وغوامض کتب آسمانی واسرار باطنی کے علوم اولین وآخرین تعلیم کردلبس جناب صاحب الزمان علیہ السلام نے گوشہ ہاے جبال مین لیجاکر وہ صحیفہ اور کتب آسمانی جو انبیاے کرام پر نازل ہوے ہین اور وہ چار کتابین جو ملائکہ مقربان درگاہ الٰہی پر نازل ہوئی ہین اُسکو بھی تعلیم فرمایا اور اُن کتابون کے یہ نام ہین۔ مرآۃ۔ عین الرب۔ سراجن۔ مظہر الف۔ اور جو چار کتابین پیشوایان ومقتدایان قوم اجنہ پر بھیجی گئی تھین آپ کو تعلیم فرمائین اور اُن کتابون کے نام یہ ہین۔ راکورے۔ جاجری۔ ساری۔ الیان۔ اور علوم اولین وآخرین جو ائمہ اہلبیت کرام کا خاصہ ہے حسب ارشاد جناب امیر علیہ السلام کے عطا فرمایا اور کامل

یادِ الٰہی

علم لدنی کا حصول

وعمل بنا کر خدمت مین حضور پر نور صاحب الصمصام والقمقام کے لاکر عرض کیا کہ اب یہ خلعت خاص کے عطا فرمانے کے لایق ہین غرضکہ حضرت امیر علیہ السلام نے آپ کو حضور سرور کائنات علیہ وآلہ افضل التحیات مین حاضر کیا حضور سید الاولین والآخرین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین نے بکمال مرحمت وافضال کیفیت روحانی واسرار باطنی سے مالا مال فرمایا اسیوجہ سے آپ کے مشرب کو اویسیہ کہتے ہین بعض عارفین کا قول ہے کہ آپ حضرت خضر علیہ السلام سے بھی بہرہ اندوز ہوے ہین ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم آپ نے بااین رفعت مقام وبلندی قدر نسبت ظاہری بھی خانوادہ طیفوریہ مین حاصل کی ہے اور اکثر عرفاء وقت اور اکابر عصر سے استفادہ ہوا ہے الغرض پھر حضرت سید الابرار رسول مختار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار نے واسطے ادائے حج بیت اللہ شریف کے حکم دیا اور یہ بھی ارشاد کیا کہ بعد حصول شرف طواف بیت اللہ شریف ملک ہند کو جاؤ اور گم گشتگان بادیہ ضلالت کو راہ راست پر لاؤ آپ بہ تعمیل ارشاد حضور رسول کریم علیہ وعلی آلہ الوف التحیہ والتسلیم کے حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوے ہدایت وارشاد فرماتے ہوے اور خلق خدا کو راہ حق تبلاتے ہوے جہاز پر سوار ہوئے اور اہل جہاز کو ہدایت فرمانے لگے چونکہ اُن بدبختون نے سرتابی کی مشیت ایزدی سے جہاز تباہ ہوا آپ مع گیارہ آدمی کے ایک تختہ پر رہے چند روز مین شدت بھوک وپیاس سے وہ سب ہلاک ہوگئے حضرت تن تنہا رہ گئے ناخداے حقیقی نے اُس تختہ کو ساحل نجات پر پہونچایا وہان سے ایک جنگل مین آپ کا گذر ہوا دو ابدال صحرائی سے آپکی ملاقات ہوئی اُن دونون نے آپ کو ایک کوہ پر پہونچایا وہان ایک باغ غیرت روضہ رضوان نظر آیا جب آپ اُس باغ کے قریب پہونچے تو دیکھا کہ باغ کے دروازہ پر ایک پیرمرد بشکل نورانی نہایت بزرگ دکھلائی دیے اُنھون نے آپ کا نام لیکر سبقت سلام کی اور کہا (خواجہ ما نظارت میکنند) آپ نے فرمایا آپ میرے نام سے کیا واقف ہین اُنھون نے تبسم فرمایا اور کہا کہ تم وہ شخص ہو کہ تمہارے نام سے تمام عالم علوی وسفلی واقف ہے اور اُس مرد نے اُس باغ کے اندر داخل ہونے کے لیے اشارہ کیا چنانچہ آپ بموجب اشارہ اُس مرد کے باغ کے اندر تشریف لے گئے اُس باغ مین ایک مکان نہایت بلند اور خوبصورت نظر آیا جسکے سات دروازے تھے ہر دروازہ پہ ایک مرد بزرگ صورت اسیطرح سے استادہ تھا اور ہر ایک اسیطور

حضرت خضر سے بیعت ونسبت ظاہری خانوادہ طیفوریہ

حکم آنحضرت صلعم سے ہندوستان کو آنا

جہاز کی تباہی

ایک بزرگ کا تعلیم فرمانا

نے سے پیام وسلام کے ساتھ پیش آیا الغرض ساتون دروازہ طے کرکے آپ حویلی کے اندر داخل ہوتے تو دیکھا کہ ایک تخت رفیع الشان پر حضرت سید الانام علیہ التحیۃ والسلام جلوہ فرما ہین انکو دیکھکر بکمال شفقت آغوش عاطفت مین جگہ دی تھوڑے عرصہ مین ایک شخص ایک ہاتھ مین طعام اور دوسرے ہاتھ مین لباس لیے ہوے موجود ہوا حضور علیہ التحیۃ والسلام نے اپنے دست حق پرست سے نو لقمہ کھلائے جسکے سبب سے تمام حال از عرش تا ثری کشوف ہوگیا اور ارشاد ہوا کہ اب تمکو احتیاج اکل وشرب کی نہوگی اور دستار وپیرہن اور ازار ونقاب مرحمت ہوا اور حکم ہوا کہ یہ کبھی کہنہ ورنگین نہوگا اور اسکو کبھی حاجت شست وشوکی نہوگی بعد وقوع اس واقعہ کے نہ وہ باغ نظر آیا نہ وہ سامان آخر آپ وہان سے دوگانہ شکریہ ادا کرکے آگے کو بڑھے تو ایک کوہ پر پہونچے اور وہان پہونچکر دعاے بشنخ کا ورد کیا وہان غیب سے ایک تخت بالاے ہوا نمودار ہوا اُسپر سوار ہوکر نواحی گجرات وغیرہ مین افاضہ فرماتے ہوے حرمین شریفین کا قصد فرمایا بعد فراغ حج وحصول شرف زیارت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے کاظمین شریفین کو تشریف لے گئے۔

حضرت کا گجرات مین آنا

نظم

حضرت کا بغداد کو تشریف لیجانا

جب طواف کاظمین پاک سے — نائب مہدی دین فارغ ہوئے
شاہ جیلان کو ہوئی پھر یہ خبر — لائے ہین تشریف شاہ بحر وبر
سُنکے حضرت کی خبر غوث زمن — بولے یون ہمشیرسے سن اے بہن
مجھسے تھی تیری ہمیشہ التجا — میرے حق مین حق سے یون کیجیے دعا
یعنے پیدا ہووے گھر کا چراغ — کیونکہ ویران ہے بغیراز گل یہ باغ
جسپہ یہ موقوف تیرا کام تھا — آج وہ بغداد مین داخل ہوا
اے نصیبہ جاگے اُس کے ربرو — اُس ولی سے کہہ امید و آرزو
میرے حق مین کر دعا اللہ سے — پاؤن اک فرزند اُس درگاہ سے
سُنکے اپنے بھائی کی یہ گفتگو — کی نصیبہ نے یہ شہ سے آرزو
اے ولی اللہ کے صاحب کمال — برگزیدہ بارگاہ ذوالجلال
ہند مین تیری دعا سے اے ولی — اکثرون کو حق نے ہے اولاد دی

اس لیے سائل ہون اے حق کے ولی — جانتی ہون تجھکو اولاد علیؑ
ہے سخاوت اس گھر آنے کا شعار — خلق مین مشہور اے عالی تبار
اے کریم ابن الکریم ابن الکریم — برگزیدہ حضرت رب الرّحیم
رحم کا ہے اس عقیمہ پر مقام — چاہتی ہون مین رہے میرا بھی نام
ہو پسر اک اس نصیبہ کو نصیب — اب ترے صدقہ سے اے حقکے حبیب
سُنکے درد آمیز اُن کی گفتگو — اسطرح بولے شہ فرخندہ خو
ایک تو کہتی ہے ہم کہتے ہین دُو — اے نصیبہ خوش ہو اب غمگین نہو
ہان مگر کر ہمسے تو اتنا قرار — ہو پسر تیرا کلان جو خوش شعار
خُرد تو رکھیے وہ ہمکو دیجیے — اس مین شک ہرگز نہ دل مین کیجیے
تب نصیبہ بولین اے شاہ زمن — خاصۂ درگاہ رب ذو المنن
ایک کیا ہے دونون کو حاضر کرون — میری کیا طاقت جو حضرت کو ندون
کر چکین جسدم نصیبہ یہ قرار — پھر اُٹھا کر ہاتھ سوے کردگار
شاہ حق سے یون لگے کرنے دعا — کارسازا خالق ہر دوسرا
تو مرا خالق ہے خلاق کریم — مین ترا بندہ ہون یا ربّ الرحیم
قاضی الحاجات تیری ذات ہے — خالقا تو سامع الدعوات ہے
یہ عقیمہ جانکر تیرا ولے — مجھ سے اب آکر ہوئی ہے ملتجی

دے اسے رب العلا دو نور عین
ایک حسن کا صدقہ اک بہر حسینؑ

ناگاہ غیب سے آواز آئی کہ ہمنے دعا قبول کی آپ نے یہ آواز غیب سنکر بی بی نصیبہ صاحبہ کو بشارت دی اور وہان سے روانہ ہوے درہ کوہ مین جاکر بارہ برس حق کی یاد مین مشغول رہے بعد ازان پھر کاظمین شریفین کا قصد کیا آپکے تشریف لانے کا حال بی بی نصیبہ صاحبہ کو معلوم ہوا حاضر ہوئین اور شکرانہ ادا کیا مگر بعض عورات نا عاقبت اندیش کے سمجھانے سے اپنے اقرار سے پھر گئین اور یون مظہر ہوئین کہ حضرت بڑا لڑکا مرگیا آپ نے

فرمایا بابا و تمہاری زبان تمکو مبارک ہوے آپ کا یہ فرمانا کہ سید محمد بی بی نصیبہ صاحبہ کے بڑے صاحبزادہ کیڑھے سے گر کر راہی عالم بقا ہوے یہ خبر بی بی نصیبہ صاحبہ کو جو پہونچی روتی ہوئین کا کہنے لگین

نظم

لاش پر بیٹے کی روئین زار زار ... اور لگین کہنے یہ سب سے بار بار
جو یہ بدعہدی نکرتی شاہ سے ... تو سزا پاتی نہ یون اللہ سے
اپنی بدعہدی پہ ہون ازبس خجل ... غم سے اس دلبند کے ٹکڑے ہے دل
وادریغا مین جیون اور یہ مرے ... میرے کہنے سے کوئی اتنا کرے
شاہ کو کردے کوئی جا یہ خبر ... مرگیا ہے اک نصیبہ کا پسر
کہہ چکی جب اسطرح وہ مبتلا ... خدمت شہ مین بشر کوئی چلا
شاہ سے کہنے لگا وہ آدمی ... آپ سے جو کی نصیبہ نے کمی
سو پڑا فرزند اُن کا مرگیا ... دار دنیا سے سفر وہ کرگیا
سُنکے یہ احوال شاہ دین پناہ ... کرکے اُس انسان کی جانب نگاہ
اُس سے فرمایا کہ وہ مردہ پسر ... پاس میرے لا ابھی مت دیر کر
حسب ارشاد شہنشاہ زمن ... پاس شہ لاے وہ لاشہ بے کفن
روبرو شہ کے جو وہ لاشہ رکھا ... لا کے اُن لوگون نے جب اے باصفا
تب اُٹھا کر ہاتھ شاہ خاص و عام ... یون ہوے داعی کہ اے رب انام
جان تازہ بخش اس بیجان کو ... زندہ کر یارب تو اس انسان کو
صدقہ روح محمد مصطفٰے ... روح اس کو دے براے مرتضٰی
یون دعا کرنے لگے جو یہ جناب ... ہوگیا مردہ سے زندہ وہ شتاب

آپ نے فرمایا جانمن جنتی بست اور اسی لقب سے یاد فرماتے تھے اُنھین کو عوام جمن جتی کہتے ہین جب یہ ماجرا وقوع مین آیا تو سید احمد اُنکے چھوٹے بھائی اور میر شمس الدین حسن اور میر رکن الدین حسن عرب بھتیجے بی بی نصیبہ صاحبہ مذکورہ کے ہزار جان خریدار نقد رفاقت حضرت کے ہوکر حلقہ ارادت کیشون مین داخل ہوے پھر آپنے اُن سبکو ساتھ لیکر کربلاے معلی کا قصد کیا

نظم

قطع کرکے راہ شہ نے حال حال — جا وہین دیکھا محرم کا ہلال
مرقد شبیر آنکھون سے لگا — جاے آنسو خون چشمون سے بہا
مرقد اطہر سے ہو کر ہمکنار — اسقدر روے کہ جیون ابر بہار
یاد کر جد کی مصیبت لا کلام — روے عشرہ بھر کے شاہ خاص و عام
رات دن رونے سے شہ کو کام تھا — آہ منھ سے دل سے جد کا نام تھا
واحسینا کرکے جب روتے تھے شاہ — ساتھ روح فاطمہؑ کرتی تھی آہ
روتے روتے کہتے جب واحسن — کیا نہ گزرا آپ پر رنج و محن
پھر اسی حالت مین کر جاتے تھے غش — رات دن مین سیکڑون آتے تھے غش
الغرض جب ختم عشرہ ہو چکا — شہ کا دل دل سے بخوبی رو چکا
بعد روزے چند پھر شاہِ انام — قبر پر جد کی گئے اے نیک نام
تھا نظر کے روبرو جد کا مزار — دیکھ کر رونے لگے بے اختیار
اسقدر روے کہ ہچکی لگ گئی — سانس شہ کے حلق مین تھک تھک گئی
روچکے دادا کو جب با سوز و آہ — پشت بر قبلہ ہو شاہ دین پناہ
آپ کے ہمراہ تھے جو جز و کل — پڑھ چکے جسوقت مین الحمد و قل
جب زیارت کرکے فارغ ہو چکے — اور غم شبیر مین بس رو چکے
گفت یا روح نبی روحی فدا — جاتا ہے بندہ یہان سے اب ترا
چوم کر آنکھون سے پھر قبر امام — ہو کے رخصت جد سے شاہ خاص و عام

واقعۂ کربلا سے لوٹنا

پھر وہانسے آپ نجف اشرف آئے اور مراسم زیارت شریف کے فراغت ہونے کے بعد سید جمال الدین وغیرہ کو وہین اعتکاف مین چھوڑکر عازم ہندوستان ہوئے اور اجمیر شریف مین آکر کوکلا پہاڑی پر قیام فرمایا اور شہداے تاراگڈھ کی لاشون کو جو فی سبیل اللہ غزا کرکے شہید ہوے تھے دفن کرایا اُسی زمانہ مین حضرت خواجۂ خواجگان والی ہندستان خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیر شریف مین آئے لوگون نے آکر حضرت شاہ مدار صاحب سے عرض کیا کہ ایک مسلمان نے آکر تو یہان

اجمیر شریف و تاراگڈھ برباد کیا اور بعد مرنے کے ان لوگون نے زندون کو آرام سے سونے نہ دیا
سو آپ کی بدولت وہ غل تو موقوف ہوا اب دوسرا اور ایک مسلمان آیا ہے دیکھین انکے ہاتھون سے
کیا ظہور مین آئے آپنے فرمایا تم لوگ انکی فرمانبرداری کرو مین یہی کہونگا یہ تمہاری مشکلون کو ہمیشہ حل
کیا کرینگے غرض ان سب لوگون کو تسکین اور دلاسہ فرمایا اور آپ حضور خواجہ صاحب سے ملے
اور ان لوگون کے حل مہمات کیواسطے کچھ کلمات فرمائے اور حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ سے
ہمکنار ہوکر رخصت ہوے غرضکہ آپ چندے دیار و امصار ہندوستان کی سیر و ہدایت فرماتے ہوئے
پھر عازم حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کے ہوے اور وہان سے نجف اشرف لیگئے
اور سید محمد جمال الدین جانمن جنتی و سید احمد بادیہ پا و میر شمس الدین حسن عرب و میر رکن الدین حسن
عرب کو کہ اعتکاف مین تھے ساتھ لیکر شہر حلب مین تشریف لائے اور قصبہ جنار منمضافات حلب
سے سید ابو محمد خواجہ ارغون و سید ابو الحسن خواجہ منصور و سید ابو تراب خواجہ طیفور صاحبزادگان سید
عبد اللہ بن سید ابراہیم بن سید جعفر بن سید محمود حلبی برادر قاضی قدوۃ الدین سید علی حلبی موصوف
الصدر کو طلب فرماکر اپنی فرزندی معنوی مین سرفراز فرمایا اور اپنے ساتھ لیکر حج بیت اللہ شریف
ادا کرکے روانہ مدینہ منورہ ہوے اور چند روز وہان معتکف رہے ایک بار پھر یاوری طالع بیدار سے
مجلس مقدس حضور سید الانام علیہ التحیۃ والسلام مین شرف اندوز ہوئے اور نعماے دوجہانی کے
ازتوکے حاصل کرنیکے بعد پھر بحکم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہدایت ملک
ہندوستان کے باذن مامور ہوے اور ارشاد ہوا کہ قنوج کے متصل ایک دشت ہے وہان پر
ایک تالاب ہے جس سے آواز یا عزیز کی آتی ہے اور وہ تالاب تمام کدورات سے پاک و صاف ہے وہ
تمہارے واسطے خاص ہے مشیت ایزدی سے وہ زمین مرجع خلائق ہوگی کہ تمہارا مضجع و مدفن وہان
ہوگا اسوقت آپنے مودب ہوکر عرض کیا کہ حضور نے ہندوستان تو خواجہ معین الدین حسن سنجری کو
عطا فرمایا اور انکو ہند الولی کیا ہے حضور رحمۃ اللعالمین نے کمال رافت و مکرمت سے تبسم ہوکر
فرمایا کہ حق تعالی نے تمکو مدار العالمین کیا ہے عزل و نصب رجال اللہ کا تمکو اختیار دیا ہے اقطاب غوث
ابدال و اوتاد نقبا و نجبا وغیرہ کو تمہارے تابع کیا ہے جو جو نعمتین تمنے پائین وہ اور اولیاء اللہ
کے کب ہاتھ آئین۔

عزل و نصب رجال اللہ

تا ظہور مہدی صاحب زمان   نائب انکا تو ہے اے آرام جان
گرچہ شاہ ہند ہے ہند الولی   تو ہے ہفت اقلیم کا گویا ولی

غرضکہ اس قسم کے کلمات رحمت و رافت آپ اپنے جد امجد سے سُنکر۔

جب ہوے بیدار یہ بیدار بخت   کھولکر آنکھوں کو شاہ تاج و تخت
ہوگئے اُسدم سے مشغول درود   صبحدم اللہ کو کرکے سجود
اور مزار رحمت عالم کو چوم   سرور دین نائب باب العلوم
راہ سے خشکی کے شاہ ذو الکرم   سیر کرتے آئے تا ملک عجم
جب خراسان مین ہوا شہ کا نزول   جس زمین مین دفن ہین جان بتول
یعنے حضرت سید موسی رضا   ہے جو روح مصطفی و مرتضے
کی زیارت مشہد معصوم کی   یاد آئی حضرت مغموم کی
ہدیہ پہونچا کر امام پاک کو   یون سنبھالا تھا دل غمناک کو
پڑھ چکے جسوقت الحمد و درود   آپ نے جس جا پہ فرمایا ورود
قطب تھا اسدم خراسان مین کوئی   اُس سے بولے حضرت جمن جتی
یون کہا اُس سے کہ سُن اے بیخبر   ہین یہان وارد شہ جن و بشر
حضرت سید بدیع الدین نام   اس زمانہ کا جو ہے شیخ الانام
ہے وہ اک قطب المدار دو جہان   جس سے پاتے فیض ہین سب انس و جان
ہین جہان تک خلق مین اقطاب سب   ہے وہ اُنکا مالک عزل و نصب
کیون گیا اب تک نہ تو اُن کی طرف   کیون کیا حاصل نہ تو نے یہ شرف
جنتی سے بولا وہ نخوت شعار   مین ولی ہون مجھکو کیا حاجت ہے یار
شہ کی خدمت وہ کرے جو ہووے پست   ہون شراب عشق سے مین آپ مست
جب کہا مین کیا کرون جا شاہ تک   کتنے ہی رتبہ ہوا خود اُس سے فک
اُس سے آزردہ ہو جمن جتی   آئے شہ کے پاس تو یون عرض کی
قطب اسجا کا ہے اے عالیمقام   سخت مغرور نصیر الدین نام

سیر کرتا ہین جو پاس اُسکے گیا
اور کہے اُسنے جو کلمات غرور
گفتگو اُن کی ابھی تھی ناتمام
ہو گئی اُس مرتبہ سے اُسکو یاس
یہ زبان پاک سے نکلا جو ہین
اور کہا اُسنے کہ شاہ اولیا
عفو کیجے اب شہا میرا قصور
آپ اولاد رسول اللہ ہین
گوشہ چشم کرم سے ایکبار
آپ نے سنکر کے اُسکی التجا
وہ کرین تیری خطا کو گر معاف
حسب فرمان جناب باصفا
جنتی نے عفو کی اُسکی خطا
شاہ سے کروا دیا اُسکو بحال
تھی یہ عبرت کے لیے اُسکی سزا
ملتفت مجھسے نہ وہ ہرگز ہوا
کشف ہونگے کلھم وہ پر حضور
ہنس کے یون بولے شہ عالی مقام
آئیگا وہ آپ ہی اب تیرے پاس
گر گیا قدمون پہ وہ آکر وہین
مین سنے پائی اپنی نخوت کی سزا
ہون مین خاکی آپ ہین خالق کے نور
بے شبہ حق کے ولی اللہ ہین
دیکھ لیجیے جانب امیدوار
یون کہا تو جنتی کے پاس جا
پھر سر نو تو ابھی ہوتا ہے صاف
جنتی کے پانون پر آکر گرا
پھر نصیر الدین کو از راہ عطا
تھا تکبر کا یہی اُسکے مآل
عاجزون کی ہے یہی آخر جزا

باب دوم

قوم بنی جان پوری بحث اور
عماد الملک بادشاہ قوم اجنہ کی اطاعت

معزز ناظرین اول ہمین تکو یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن کیا شی ہے اور اُسکی ہستی کے کیا ثبوت ہین گو یہ کل بحث ہم اپنی کتاب تفسیر الجان والانسان مین مفصل لکھ چکے ہین مگر اسجگہ بھی ضرورتاً کچھ ذکر کرتے ہین کہ ہمارے ناظرین اس حال سے بھی ناواقف نہ رہین کہ جن ایک فرضی بات ہے جسطرح لیعنے نیچری قوم عالیق کو جو جنگلون مین رہتی تھی جن سے تعبیر

کرتے ہین حالانکہ نص قرآن سے جنکا وجود ثابت ہے بلکہ قرآن مین خود سورۂ جن موجود ہے - اہل اسلام کے نزدیک حسب ارشاد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ لفظ ملک کا اطلاق جن پر ہی اور جن بمعنی پوشیدہ کے ہے جو حسب حدیث مرویہ الهداد کے انکی تین قسمیین ہین ایک گزندہ جانور وحشرات الارض مثل مورچہ وغیرہ کہ جنکی غذا مثل بقیہ استخوان وغیرہ کے ہم دیکھتے ہین اور یہ اکثر پوشیدہ رہتے ہین دوسری وہ ارواح جنکی قوتین ہوا وگولونپر متعلق ہوتی ہین کیونکہ ہر قوت کسی روح سے ہوتی ہے اُن مین سے وہ ارواح ہین جنکی قوتین ایام وبا مین بصورت ہیضہ وغیرہ ظاہر ہوتی ہین اور حدیث مین ہے کہ وبا مین جن آگ مارتے ہین اُسکی تحقیق اسرعصہ مین فرانس نے کی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ایسے چھوٹے چھوٹے کیڑے جو خردبین سے بھی مشکل سے دریافت ہون وہ پوشیدہ ہوا کے ذریعہ سے سانس کی راہ سے دل مین گھس جاتے ہین اور وبا کا باعث ہوتے ہین اور جن بمعنی پوشیدہ ہے وہ جنپر صورت کفر گناہ مین عذاب مقرر ہے اور وہ اجسام ہوائی ہین غلبۂ آتشی واسطے جنکی غذا خوشبو و بدبو ہے - کتاب فتوحات کلیہ مین لکھا ہے کہ جنون کی غذا سونگھنے سے ہوتی ہے پس جبکہ اسدرجہ کے لطیف ہین کہ غذا انکی بو ہے تو انمین کس درجہ کی لطافت درکار ہے جو عوام کو محسوس ہونا انکی صورت مین خلاف عقل ہے اور انکے وجود کا انکار اگر مسلمان ہے تو قرآن کا انکار ہے ورنہ محض نادانی ہے جو لطیف اسدرجہ کے کہ مدرک بصر سے نہین ہوتے مگر صاحب کمال و لطافت کو جنکا جسم ہوا کے مثل ہو جاوے اور وہ انسانون کے مثل دو قسم کے ہین ایک اہل ایمان نصیبین کے جنون کی مثال دوسری اہل کفر اُن دیوون کی مثال جنکو مطابق انجیل کے مسیح نے آدمیون پر سے اُتار کر خنزیرونپر چڑھایا اور انسانکی قوت واہمیہ پر جو وہی لوگ ہوتے ہین کیونکہ جنس جنس کی طرف میلان رکھتی ہے کبھی اُن کا ایسا تصرف کہ مشاہدہ اُنکا لمعائنہ ہوتا ہے جیسے خلط سوداوی سے مالیخولیا ہوجاتا ہے پس اُس سے وہ شخص اہل الراے ہوجاتا ہے اور شیطان وہ مخلوق ہے جس مین آگ کا غلبہ ہے یعنے روح شیطان کے لیے مرکب ایسی صورت بنا ہے جس مین آگ کا غلبہ ہے اُسکا تسلط بھی قوت واہمہ پر زیادہ ہوتا ہے جس سے امور فساد ڈالنے واسطے پیدا ہوتے ہین پس قوت واہمہ عین شیطان نہین جیسے سرسید احمد خان کا خیال ہے - بلکہ اصل لغت عرب مین شیطان بمعنی سانپ ہے اور مجازاً کالے کتے و شریر کو بھی شیطان کہتے ہین [illegible] انس کی ابسکی

مثال ہم خود قرآن پاک سے پیش کرتے ہین قال عز وجل وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مثل انس کے قوم جن پر بھی تاکید ہے اور حکم عبادت دونون کے ذمہ ہے جو اُس مین داخل اسلام ہین وہ افضل واعلی ہین اور جو اُس سے علیحدہ ہین معضل وگمراہ ہین اس آیتہ سے خلقت جن خلقت انس سے مقدم پائی جاتی ہے اور یہی سچ ہے اب رہا یہ امر کہ جن انسانونکی نظرون سے کیون پوشیدہ ہین حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خدا تعالی نے انسان کو پیدا کیا تو جنون کو انسانون کی نظرون سے پوشیدہ کر دیا دنیا مین جن انسانون کو دیکھتے ہین عاقبت مین انسان جنون کو دیکھینگے اور جن انسانون کو نہ دیکھینگے یعنے جسطرح دنیا مین انسان کو جنون کے دیکھنے کی قوت بصر نہین ہے اسی طرح جنون کو عاقبت مین انسانون کے دیکھنے کی قوت بصر نہ ہوگی مگر اہل باطن دنیا مین بھی جنون کو دیکھینگے ـ

اور جن کی تحقیق علامہ حافظ سید جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب لقطۃ العجلان نے احوال الجان وابیات مین بشرح وبسط ذکر فرمایا آپ فرماتے ہین کہ لفظ عبدومیت جن پر بھی صادق ہے اس وجہ سے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کی طرف بھی مبعوث ہوے ہین پس انکا حکم سارے احکام مین آپ کی امت کا حکم ہے اور جسطرح کہ آپ انس کی طرف مبعوث ہین اسیطرح جنون کیطرف بھی آپ بھیجے گئے ہین اسپر اجماع قایم ہوچکا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وحی کیا گیا طرف میرے یہ قرآن تاکہ ڈراؤن مین تمکو ساتھ اسکے اور اُسکو جسکو وہ پہونچا اور اسمین شک نہین ہے کہ جنون کو قرآن پہونچا جیساکہ قرآن شریف مین وارد ہوا اور جبکہ پھیر دیا ہمنے تیری طرف ایک گروہ کو جن سے سنتے تھے وہ قرآن کو پس سارے جنون سے مثل انس کے سوال ہوتا ہے مومن ہون یا کافر خواہ منافق جو لوگ جنون مین سے مطیع ہین انکو ثواب ہوگا اور جو گنہگار ہین اُنپر عذاب کیا جاویگا جیسا انس کا حال ہے اگر کوئی کہے جبکہ سارے احکام جنون کو لازم ہوے تو چاہیے تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین آمد و شد رکھتے اور علم سیکھتے حال آنکہ منقول نہین ہوا ہے کہ جن سواے دو مرتبہ کے کہ معظمہ مین اور کبھی آپ کے پاس آئے ہون باوجود اسکے کہ ہجرت کے بعد مکہ معظمہ سے اکثر تشریف نہی ہوگئی تو یہ کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ منقول نہ ہونے سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ وہ آپکے

ساتھ جمع نہ ہوے ہون اور آپ کی مجلس شریف مین حاضر نہ ہوے ہون اور بدون رویت مومنین حاضرین محفل برکت منزل کے آپ کا کلام نہ سنا ہو بعض معتزلہ سے جو کہ انکار وجود جن کا منقول ہوا ہے سو یہ کچھ چیز نہین ہے کیونکہ جو شخص قرآن شریف کی تصدیق کرتا ہے وہ جن کے وجود کا قائل ہے اب رہی احادیث صحیحہ جو کہ وجود جن وشیاطین مین وارد ہوے ہین سو وہ بیشمار ہین اسیطرح اشعار واخبار عرب وعجم جن کے وجود کی شہادت دیتے ہین پس جنکے وجود مین نزاع کرنا ایسے چیزین مکابرہ کرنا ہے جو کہ بتواتر معلوم ہے دوسرے یہ ایک ایسا امر ہے کہ عقل کو اسکا جہل نہین ہے اور حس اسکی تکذیب نہین کرتی ہے سو مومنین جن مین کئی قول ہین ایک قول یہ ہے کہ سواے نجات کے دوزخ کے اور کوئی ثواب جنکے لیے نہین ہے اس کے بعد مثل چوپایون کے انسے کہا جاویگا کہ مٹی ہو جاؤ یہ قول حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے اُن سے نقل کیا ہے ابن ابی الدنیا نے لیث رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے انھون نے کہا ثواب جن کا یہ ہے کہ وہ دوزخ سے پناہ دیے جاینگے پھر اُن سے کہا جاویگا کہ تم مٹی ہو جاؤ مثل بہایم کے دوسرا قول یہ ہے کہ طاعت پر انکو ثواب ملتا ہے اور معصیت پر اُن کو عقاب ہوتا ہے یہ قول ابن ابی لیلی امام مالک امام شافعی امام احمد صاحبین رضی اللہ عنہم کا ہے اور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے ملل ونحل مین کہا ہے کہ جمہور ناس اسپر ہین کہ وہ جنت مین داخل ہونگے ابن ابی رحمہ اللہ نے کہا کہ جن کے لیے ثواب ہے ہمنے اسکا مصداق کتاب اللہ مین پایا ہے ولکل درجات مما عملوا یعنے ہر ایک کے لیے درجے ہین اُس چیز سے جو انھون نے عمل کیا ہے واللہ اعلم بالصواب اب ہم اس تمہید کو ختم کر کے پھر ہم اپنے اصلی مقصد کی طرف ناظرین کی توجہ مبذول کرتے ہین المختصر کرامات مدار مین لکھا ہے کہ جب طنطنہ کمالات اور غلغلہ کرامات حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کا ساکنان ہستی کے گوش گذار ہوا تو گردنین اطاعت کی تعظیماً او تکریماً جھکنے لگین اور جبین نیاز آستانہ اقدس پر مشرف ہو کر جھکنے لگین اکثر قوم اجنہ سے بھی لوگ حضور مین حاضر ہو کر افتخار کونین وامتیاز دارین حاصل کرنے لگے ایک مرتبہ عماد الملک بادشاہ فوج اجنہ سیر کرتا ہوا کسی مقام کو جاتا تھا راہ مین دیکھا کہ ایک تخت ہوا مین معلق دور سے نمودار ہوا عماد الملک نے اپنے

جلیسون سے کہا کہ دیکھا یہ تخت کس آب وتاب کا ہے کہ معلق ہوا مین آرہا ہے اور کون شہنشاہ اسپر سوار ہے جی چاہتا ہے کہ اس تخت منور کو دیکھون اور اُن بزرگ کی زیارت سے اپنی آنکھون کو منور کرون عماد الملک یہ تذکرہ ہی کررہا تھا کہ تخت آپکا قریب پہونچ گیا عماد الملک نے دیکھا کہ اس تخت پر ایک بزرگ فرشتہ خصلت تکیہ لگائے بیٹھے ہین اور یاد الٰہی مین چور ہورہے ہین عماد الملک نے عرض کیا (شاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا) حضور نے کمال مرحمت ورافت سے جواب دیا وَلَاتُحِبُّوا الدُّنْیَا فَتَکُونُوْا مِنَ الْخَاسِرِیْن ۔ عماد الملک یہ سنکر کانپ اٹھا اور خوف الٰہی سے تھرا گیا عرض کیا بیشک آپ ولی اللہ ہین جو ارشاد فرمایا درست ہے الانفس کی خباثت سے مجبور ہون خواہش نفسانی گھیرے ہوے ہے آپ نے جواب دیا واللہ غالب علی کل غالب عماد الملک نے عرض کیا کہ افسوس ابتک مین خواب غفلت مین مبتلا رہا اسوقت پھر آپ نے فرمایا و لاتقنطوا من رحمۃ اللہ فانہ ارحم الراحمین عماد الملک نے عرض کیا کہ حکومت تخت وتاج لیے ہوئی ہے اور گرداب طمع گھیرے ہوے ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا خیر الغنی غنی النفس وخیر الزاد التقوی عماد الملک نے اُسیوقت اپنے جمیع تعلقات کو ترک کردیا اور اپنی بیٹی کو وارث تاج وتخت کر کے رخصت کردیا اور خود بنفس نفیس حضرت کی خدمت اقدس مین حاضر اور موجود رہا اور سلسلہ بیعت مین داخل ہوکر سعادت اندوز دارین ہوا اور ہروقت آستانہ مبارک پر رہنا اختیار کیا اور در دولت کو اپنا استقرار ٹھہرایا اور ہمیشہ در حجرہ سے آشنا رہا یہ ایک عجیب عاشق صادق جال باکمال تھا اگر اُسکے عشق کی کیفیت لکھی جاے تو ایک دفتر کا دفتر اُسکے حال مین ہوجاے لہذا اِسی حال پر اکتفا کیا الغیب عند اللہ ۔

الحاصل

مع مسترشدون کے شاہ والا ہوے کابل مین آکر رونق افزا

کہین حضرت کے دان پر چند حباب جو پہونچے اک کنوین پر از پئے آب

تو پانی سے ہوے ناپید وہ مردود کنوے پر مردوزن جو کچھ تھے موجود

ہوے سب نکلے وہ آمادہ جنگ — جو دیکھا ساتھیون نے شہ کے یہ ڈھنگ
پلٹ آئے حضور شاہ والا — کیا عرض اُس جگہ کا حال سارا
سُنا جب شاہ نے یہ ماجرا سب — یون ہنسکر آپ فرمانے لگے تب
اگر پانی کی تمکو چاہ ہے گر — تو کہدو اُس کنوین سے تم یہ جاکر
کہ حضرت ساقی کوثر کا پوتا — طلب کرتا ہے تجھسے آب تھوڑا
سُنا جب ساتھیون نے شہ کا ارشاد — روانہ پھر ہوے سب بادل شاد
کنوان تھا جسجگہ اُس جا پہ پہونچے — ظروف ہمراہ کے سب گرد رکھے
بجا لاے جو ہین وہ حکم والا — کنوین نے اسقدر پانی اُدبالا
کہ لبریز ہوگئے وہ ظرف سارے — کنوین پر جسقدر تھے ظرف رکھے
ہوئی ظاہر جو یہ شہ سے کرامت — تو پہونچی ہر جگہ پر اسکی شہرت
پئے عذر آئے خدمت مین وہ اشرار — جنھین پانی کے دینے مین تھا انکار
مگر شہ مین تھا وہ خلق پیمبر — نکی کچھ بھی نظر اُنکی خطا پر
بشفقت ساتھ اُنکے پیش آئے — کیا خوش اُنکو جو دلریش آئے
تھی اعمے ایک کی اُن مین سے دختر — گرا رو کر وہ شہ کے بس قدم پر
لگا کہنے بصد وہ آہ و زاری — کہ اے خاص خدا محبوب باری
مین رکھتا ایک ہون نابینا دختر — اسی غم مین رہا کرتا ہون مضطر
دعا کیجے کہ حق اُسکو شفا دے — یہ داغ غم مرے دل سے مٹادے
وہ بینا ہو مین غم سے چھوٹ جاؤن — مراد اپنی بدولت شہ کے پاؤن
بہت شہ سے جو اُسنے التجا کی — تو یہ اسوقت حضرت نے دعا کی
کہ اے خلاق عالم رب اکبر — تو بینا اُسکو اپنے فضل سے کر
جو ہین آئی دعا یہ شہ کے لب پر — خدا نے کر دی بینا اُسکی دختر

القصہ وہان سے حضرت زینت بخش ہندوستان ہوے اور سیر و سیاحت وارشاد وہدایت فرماتے ہوئے اجمیر شریف میں تشریف لائے اور وہان سے اہل حوائج کی

شیخ سراج الدین کالپوی کا مرید ہونا

حاجت براری فرماتے ہوئے رونق افروز کالپی ہوئے جب کالپی مین یہ مشہور ہوا کہ ایک تخت ہوا سے اترا ہے اور اہل حوائج کی حاجتین برآتی ہین، لوگ حضور مین دوڑے اُسوقت مین وہان کا حاکم قادر شاہ بن شاہ محمود کہ بنا بر فیروز شاہ دہلوی سے تھا اور شیخ سراج الدین سے اُسکو نہایت عقیدت تھی اور بسبب اُسی اتباع کے اور تمام متعلقین بھی شیخ مذکور کے معتقد ہو رہے تھے اور شیخ کا عزت و افتخار کالپی کے گرد نواح مین ہر شخص کے دل مین سما رہا تھا اور بباعث رعب شیخ موصوف کے کوئی لب نہ ہلا سکتا تھا جبکہ حضرت شاہ مدار صاحب نے وہان ایک حجرہ مین قیام فرمایا تھوڑے عرصہ مین آپکی فیاضی وکرم بخشی کا حال لوگون پر ظاہر ہوا اور خرق عادات کا شہرہ عالمگیر ہوا قادر شاہ کو بھی حضرت کے ساتھ عقیدت کے خیال پیدا ہونے لگے شیخ سراج نے قادر شاہ مذکور کو اس خیال سے روکا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر بادشاہ مدار صاحب کے دربار مین جانا اختیار کریگا تو ضرور ہے کہ میری جانب سے عقیدہ بادشاہ کا کم ہو جاویگا اور وہ لطف و مدارات جو میرے ساتھ ملحوظ ہین کم ہو جاینگے پھر میری دلجوئی اس سے نہ بن آیگی یا ین خیال حاضر ہونے سے باز رکھتے تھے یا کوئی دیگر وجہ ہوگی بہرکیف کوئی وجہ ہو قادر شاہ کو وہان جانے سے روکتے رہتے تھے العلم عند اللہ لیکن بادشاہ ہر وقت اسی خیال مین رہتا تھا کہ کسی طور سے کوئی موقع ہاتھ آوے اور اپنے آپ کو حضرت قطب المدار کے حضور مین پہونچاوے - چنانچہ ایک روز موقع پاکر دوپہر کے وقت حاضر ہوا اُسوقت حجرہ شریف کے دروازہ پر عماد الملک بادشاہ قوم اجنہ مامور تھا اُسنے قادر شاہ کو اندر جانے سے منع کیا اور کہا کہ اسوقت آفتاب جلال پر ہے اور زوال کا وقت ہے ایسے وقت پر مجکو اندر جانے دینے کی اجازت نہین ہے اور ایسی حالت مین ایسے جناب مین کوئی نہین جاتا ہے کہ تو ہی جانا چاہتا ہے لوٹ جا بادشاہ نے اُسکے کہنے کو نہ مانا گھوڑا بڑھا کر دیوار حجرہ تک پہونچ گیا دیوار حجرہ کی زیادہ بلند ہوگئی فر شاہی سنے اور بھڑکایا اور کسر شان کا دل مین خیال گذرا اُسوقت فیل دکھنی کو طلب فرمایا کہ وہ بہت بڑا قد آور تھا چنانچہ اُسپر سوار ہوا دیوار حجرہ کی اور زیادہ بلند ہوگئی مجبور ہو کر واپس ہوا مگر فوراً اُسکے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ مین اتنا بڑا جلیل القدر بادشاہ ہو کر باوجودیکہ ہاتھی دکھنی پر سوار ہوا اور زیارت سے مشرف نہ ہو سکا بڑی شرم کی بات ہے اور میرا یہ حال لوگون کی نظرون مین مجکو حقیر اور ذلیل کر دیگا اور شان بادشاہی کی ننگ ہوگی

اس خیال سے برہم ہوگیا اور بزور نخوت حکومت حضور کے قیام کا اپنی دار الحکومت مین روادار نہوا فوراً حکم دیا کہ میرے دائرہ حکومت مین آپ قیام نہ فرماوین اور یہ نہ سمجھا کہ یہ وہ جناب ہے کہ جہان ملائکہ حاضری کو ترستے ہین بھلا ایسے شخصون کی قدر و منزلت کیونکر خیال مین آسکتی ہے اور تعظیم و تکریم کون کرتا ہے یہان سب یکسان ہین غرضکہ پریشان ہوکر اپنے مکان کو واپس چلا گیا حضرت قطب المدار صاحب نے دریاے جمن سے عبور فرماکر قیام کیا اُسی عرصہ مین قادر شاہ کا تمام جسم پر آبلہ ہوگیا حکماے حاذق اور اطباے فائق اُسکے علاج مین سرگردان اور پریشان تھے مگر کچھ بھی فائدہ نہوتا تھا اور ترقی مرض کی ساعت بہ ساعت ترقی پذیر ہوتی تھی ناچار شیخ نے انجام کار کو خیال نکیا اور نتیجہ سے بے خبر رہا پہلے اپنا کرتہ پہنایا اور بعض روایت مین ہے کہ زبان سے آبلون کو چاٹنا شروع کیا جسم سے آبلے جاتے رہے الا ایک آبلہ ناف پر باقی رہا اُسکے واسطے شیخ نے کہا کہ یہ زخم کاری قہر الٰہی کا ہے اسکا علاج ممکن نہین ہے حضرت قطب المدار کو امداد شیخ کا حال منکشف ہوا آپ کی زبان فیض ترجمان پر گذرا کہ سراج چرا نسوخت جسوقت آپ نے اپنی زبان مبارک سے یہ کلمہ ارشاد فرمایا اُسوقت سے شیخ کا حال دگرگون ہونے لگا اور تمام جسم مین سوزش اور جلن پیدا ہوگئی چنانچہ کام شیخ کا تمام ہوا اور اسی اثنا مین شیخ نے وصیت فرمائی کہ بلا غسل کے میری نعش دفن کیجیو غرضکہ اسی کرب والم مین مبتلا ہوکر آپ کو قادر شاہ پر فدا کردیا جو لوگ کہ تجہیز و تکفین کے مہتمم تھے اُنکو شیخ کی طبیعت کا حال اور منشاء دلی معلوم نہ تھا اسوجہ سے ایسی وصیت کو خلاف شرع تصور کرکے باہم گفتگو کرتے تھے اسی درمیان مین کسی شخص نے اپنی نظر کو باریک کرکے اور اپنی عقل سے غور فرماکر شیخ کے انگشت خنصر پر جو پانی ڈالا فوراً وہ مثل راکھ کے بہ گئے اُس وقت مین وصیت شیخ سوختہ علی الاعلان ظاہر ہوئی اور وصیت شیخ پر عمل کرکے بلا غسل دفن کیا اُس زمانہ سے بلقب سوختہ مشہور ہوے اس جگہ پر یہ لکھنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض حضرات جو یہ فرماتے ہین کہ سلسلہ مداریہ سوخت ہوگیا ہے اس سلسلہ کے فقیر مرتبہ کمال کو نہین پہونچتے ہین مؤلف اوراق ہذا نے بہت تحقیق سے یہ مسئلہ حل کیا ہے کہ آپکے سلسلہ کے فقیر اکثر قطب ابدال واوتاد وغیرہ گذرے ہین اور اسوقت مین بھی میان شاہ عالم صاحب خادم درگاہ موجود ہین مؤلف اوراق ہذا نے خود اُن بزرگ وار کی زیارت کی ہے جو بڑے صاحب کمال ہین بعض کا بلکہ اکثر کا یہ قول ہے کہ آپ کا سلسلہ نہین سوخت ہوا ہے بلکہ سراج الدین سوختہ کا

سلسلہ بھی آپنے سوخت کردیا شاید یہی وجہ شہرت ہو البتہ صاحب سبع سنابل نے جو اس فقیر کے بھی پیران سلاسل مین ہین آپکے سلسلہ کو سوخت لکھا ہے شاید صحیح ہو مین نہین کہ سکتا کہ یہ تحقیق کہان تک ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال مگر اس موقع پر ہم سید علی نقی بنجرموی کے رسالہ سے اس مسئلہ کی نسبت کچھ لکھنا چاہتے ہین چونکہ تمام مورخین کا یہی دستور چلا آیا ہے کہ ہمیشہ تحقیق پر نظر رہی ہے چون در ینولا اکثر بوجہ لاعلمی انکار سلسلہ شریفہ مداریہ مینمایند ومیگویند کہ سلسلہ مدار سوخت گشتہ است وبعد از حضرت شاہ بدیع الدین قدس سرہ کسی صاحب ارشاد نشد وحضرت شاہمدار قدس سرہ کسے را خلیفہ نکرد چونکہ اکثر کتب ذکر خلفا حضرت قطب المدار قدس سرہ ظاہر وہویدا است کہ حضرت شاہمدار قدس سرہ بعد سیاحت بسیار در موضع مکن پور سی ونہ سال بہ سریر ارشاد وتلقین جلوہ افروز ماندہ وخلفا را بہر جا مامور ومختار ساختہ تا کہ طریقہ رشد وارشاد جاری نمایند چنانچہ در اکثر خلفا طریقہ جاری شد حضرت شاہ حبیب اللہ قنوجی قدس سرہ کہ از اکابر اولیاء وقت خود بود کہ در کتاب مناقب الاولیا چنان مینویسید کہ حضرت شاہ کونین بدیع الدین مدار قدس سرہ بعد سیر وسفر بسیار سی ونہ سال در موضع مکن پور اقامت نمود وخلفا را جا بجا نقل فرمودند واسامی خلفاے ایشان نیز نوشتہ ست وانتساب سلسلہ خود نیز تا حضرت مدار قدس سرہ میرساند واکثر یکہ نام ونشان نوشتہ درین مختصر ایراد می نماید وآن اینست کہ قاضی مطہر کہ مزارش در قصبہ ماور است وحضرت قاضی محمود کہ مزارش در کنتور است ولپسرش ملٹی مدار وحضرت شیخ سیلکی عاشق شاہ وحضرت لعل دیوانہ وبرق دیوانہ وحضرت سید احمد بادیہ پا وحضرت شاہ سدھن گجراتی وحضرت شیخ بھیکھا کہ مزارش در قنوج بقلعہ واقع است وحضرت شیخ ہیبت اللہ وشاہ شہاب الدین پرکالۂ آتش وحضرت سید جمال الدین عرف جانمن جنتی کہ مزارش در ہیلسہ واقع است وحضرت خواجہ ارغون وحضرت خواجہ منصور وحضرت خواجہ طیفور کہ مزارات بمکن پور واقع است وحضرت شمس الدین عرب وحضرت رکن الدین حسن عرب مزارشش گوجیپور متصل دھرم سالہ بفاصلہ یک کوس از مکن پور جانب ایشان واقع ست ودر ثمرۃ القدس آوردہ کہ چون سید بدیع الدین قطب المدار در بغداد شریف فرمان شدن واز غوث صمدانی حضرت شیخ محی الدین ابو عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ملاقی شدند حضرت محمد جمال الدین وسید احمد ہمشیرزادگان حوالہ شاہ مدار کردند کہ این مردمان از شما

سلسلہ مداریہ سوخت نہین ہوا اسکا ثبوت

[illegible]

بہرہ مند خواہد بود و میر رکن الدین حسن عرب و میر شمس الدین حسن عرب مذکور برادرزادگان حضرت غوث پاک خلفاے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ہستند اور صاحب کتاب تذکرۃ الفقرا مطبوعہ جیون پرکاش دہلی صفحہ ۴۴۔ لغایت ۴۴۔ لکھتے ہین کہ خانوادہ طیفوریہ سے کئی گروہ جاری ہوے اول گروہ طبقاتیہ حضرت شمس العارفین سید شاہ بدیع الدین قطب المدار سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت طیفور شامی کے تھے جو اعظم اولیاء ہندوستان سے ہین غرائب احوال و عجائب اطوار و کرامات بلند و مقامات ارجمند رکھتے تھے بزرگی حضرت کی زیادہ حد تحریر سے ہے چنانچہ اکثر کتب صحیحہ اخبار الاخیار و معارج الولایت و تذکرۃ الصالحین و مناقب الاصفیا وغیرہ سے ثبوت ہے کہ حضرت بارہ برس تک مقام صمدیت مین رہے اور کچھ نہ کھایا اور لباس کہ اُسوقت زیب بدن تھا اُس عرصہ تک میلا نہ ہوا اور نہ شکستہ ہوا اور احوال روے مبارک کا یہ تھا کہ جسکی نظر روے مبارک پہ پڑتی تھی سجدہ کنان ہوتا تھا اسوجہ سے آپ نقاب رکھتے تھے صاحب معارج الولایت کشف اللغات سے نقل کرتے ہین کہ حضرت شاہ مدار کو خرقہ خلافت شیخ عبداللہ مکی سے پہونچا تھا اور اُنکو شیخ ابو الحارث مقدسی سے اور اُنکو شیخ طیفور شامی سے کہ مرید اور مصاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیخ طیفور کو ارشاد فرمایا تھا کہ تم درمیان کوہستان کے ایک غار مین پنہان رہو جسوقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر آخر الزمان پیدا ہون اُسوقت تم اُن سے بیعت کرنا اُنھون نے ویسا ہی کیا اور لکھا ہے کہ حضرت شاہ مدار اویسی تھے یعنے روحانی طور پر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت پائی تھی الخ۔ اب ہم پھر اپنے اصلی مطلب کی طرف شائقین کی توجہ مبذول کرتے ہین یعنے اوپر جو ہم لکھ آئے ہین کہ اس زمانہ سے شیخ سراج بلقب سوختہ مشہور ہوے اور سلطنت قادر شاہ مین تزلزل آگیا والی جونپور نے ارادہ کیا کہ کالپی کو تسخیر کرون چنانچہ اسی ارادہ سے لشکر لیکر کالپی کی سمت روانہ ہوا اور نیز بادشاہ ہوشنگ نے مالوہ سے بغرض تسخیر کالپی فوج کشی کی الغرض ہوشنگ پھر وہان کا حکمران ہوا اور سکہ و خطبہ اُسنے اپنے نام کا جاری کیا یہ خبر والی جونپور سنکر ارادہ سے واپس گیا قادر شاہ کا خانمان تباہ و برباد ہوگیا اسیطرح یہ واقعہ تاریخ ہند مین مندرج ہے جو لوگ کہ بارگاہ صمدیت کے مقبول بندون کے ساتھ اور درگاہ احدیت کے خاصون کے ساتھ گستاخی کرتے

نتیجۂ غضب حضرت شیخ سراج سوختہ

هین اُنکا یہی انجام ہوتاہے العیاذ باللہ ؎ پروانہ ازان سوخت کہ با شمع درافتاد ✤ با سوختگان ہر کہ
درافتاد برافتاد ✤ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار وہانسے ہدایت وارشاد وحل مہمات خلایق فرماتے
ہوئے روانہ جونپور ہوے قاضی شہاب الدین قدوائی کہ بغایت حسین وجمیل اور لباس علم وعمل
سے آراستہ تھے بفرط اشتیاق الی اللہ مرشد کی جستجو مین گھر سے نکلے تھے بیاوری طالع اثنار راہ
مین حضرت کی خدمت مین پہونچکر بیک نگاہ فیض سے مالامال ہوے اور زمرۂ معتقدون مین شامل
ہوئے القصہ جب آپ رونق بخش سواد جونپور ہوکے اتفاقات سے کسی شہر کے آدمی اور ملازمان
آستانہ حضور سے تکرار ہوئی اور ملازم کے ہاتھ سے وہ شخص مرگیا اور وقت واقع کے سلطان ابراہیم
شرقی بادشاہ جونپور کے سامنے اُسنے ظاہر کیا کہ یہ سگ درندہ تھا چنانچہ نعش سے کپڑا جدا ہونے
پر ویسا ہی ظہور مین آیا بادشاہ اُس درویش سے نام حضرت کا سنکر بکمال خضوع وخشوع حاضر
ہوکر ملتجی شہر مین تشریف لانے کا ہوا جب حضور فیض بخش شہر ہوے اور در حضور مرجع خلایق نزدیک
ودور ہوا اہل حوائج اپنی حاجتین پانے لگے اسی عرصہ مین میر حسین معز بلخی صوبہ بہار سے تشریف
لائے اور حوالی حجرہ مبارک شامل زمرۂ حاجتمندان مین ہوتے اندر حجرہ سے آواز آئی کہ حسین آدمی
اس نام کے اور لوگ جو مسمی تھے اپنی طرف گمان لے گئے اور ارادہ حاضری کا کیا ارشاد ہوا کہ حسین
معز آوے جب وہ آگئے تو ارشاد ہوا قریب آؤ اور قریب آگئے پھر حکم ہوا اور قریب آؤ اسوقت اُنھون
نے یہ شعر پڑھا ؎ اگر یک سر موی برتر پرم ✤ فروغ تجلی بسوزد پرم ✤ آپنے فرمایا کہ تو سمندر
توحید ہے اور قریب آجب وہ آگے بڑھے اور حضور کے چہرۂ مبارک پر نظر پڑی فی البدیہہ یہ شعر پڑھا
؎ کہ میگوید کہ حق صورت نہ بندد ✤ من اینک دیدہ ام ذات مصور ✤ اور بے اختیار سر بسجدہ ہوگئے
جب افاقہ ہوا آپنے اُن سے کتاب عوارف المعارف کہ تصنیف شیخ شہاب الدین عمر سہروردی
کی ہے طلب فرمائی اور وہ ورق کہ حضرت شرف الدین یحیی منیری نے اپنے احتضار کے وقت
میر معز بلخی کے خطرات پر مطلع ہوکر فرمایا تھا کہ پڑھنا اسکا نصیب تمھارے ایک بزرگ عارف کامل
کی تعلیم پر ہے کہ وہ ورثہ دار اہلبیت اطہار شمع شبستان ازفنا گل گلستان صاحب ہل اتی
چاشنی باب علوم اولین وآخرین متوجہ مہدی دین ہین نکال کر تعلیم فرمائی اُس سے میر معز
کی اور ہی حالت وکیفیت ہوگئی اسی عرصہ مین سید صدر جہان کہ سید عالی نسب واجب

جونپور مین تشریف آوری

ملک العلما قاضی شہاب الدین کا ذکر اور مدار صاحب سے بحث

جامع علوم صوری و معنوی تھے حاضر ہو کر سعادت دارین سے مستفید ہو کر اپنے مکان پر آئے اُنکی زوجہ نے کہ زاہدہ و عابدہ راکعہ ساجدہ تھین کیفیت حال سے مطلع ہو کر کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایسے حلال مشکلات کو پاکر کشایش رزق کی درخواست نکیجاوے۔ سید موصوف معًا خدمت مین واپس آئے آپنے فرمایا معلوم ہوا کہ وزیر تمہارا بڑا ہوشیار ہے جاؤ تم بھی اللہ کے فضل سے وزیر ہوگئے چنانچہ سید موصوف ببرکت اس دعا کے رتبہ وزارت پر فائز ہوے ذکر اسکا بشرح و بسط صاحب تحفۃ المداریہ وغیرہ مین لکھا ہے کہ ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی جنکو صاحب تاریخ فرشتہ نے لکھا ہے کہ اُس زمانہ کے فاضلون مین آپ بڑے فاضل شخص تھے جو اعلی فضلاے جونپور سے شمار کیے جاتے تھے آپکا اصلی وطن غزنی ہے اور دولت آباد ملک دکھن مین آپنے نشو و نما سلطان ابرہیم قاضی موصوف کے بہت کچھ تعظیم و توقیر فرمایا کرتے تھے ایام متبرکہ مین اُنکے واسطے خاص کرسی چاندی کی آراستہ کیجاتی تھی اور بہت اعزاز کے ساتھ آپ اُس کرسی پر رونق افروز ہوتے تھے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ مولانا موصوف پر مرض طاری ہوا سلطان ابراہیم آپکی عیادت کے واسطے تشریف لے گئے اور جاکر حال دریافت فرمایا بعد اظہار لوازم مہربانی ایک پیالہ پانی کا بھر کر مولانا کے گرد پھرایا اور آپ نوش فرمایا اور کہا کہ اے خدایا جو بلا ملک العلما پر آئی ہو مجکو نصیب کر اور مولانا کو شفا بخش اس واقعہ سے ہمین یہ بات ثابت کرنا تھی کہ اُس بادشاہ عادل اور ہمثیل صاحب جود وسخا کو علماے شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسدرجہ حسن عقیدت تھی آپکے تصنیفات سے مشہور کتب مثل حاشیہ کافیہ جو مشہور بحاشیہ ہندی ہے اور مصباح اور متن ارشاد النحو اور بدیع البیان فتاوی ابراہیم شاہی بحر المواج تفسیر فارسی رسالہ مناقب السادات رسالہ عقیدہ شہابیہ وغیرہ سے بعض تالیفات مولف اوراق ہذا کی نظر سے بھی گذری ہین۔ تحفۃ المداریہ مین لکھا ہے کہ آپنے مضطرب ہو کے چاہا کہ ایسا کوئی طریقہ

العلماء ورثۃ الانبیا کے معنے

ہاتھ آئے کہ جس سے ملاقات مدار صاحب حسب دلخواہ میسر آئے بالآخر دو سوال لکھکر حضرت کی خدمت مین بھیجے خلاصہ اُنکا یہ ہے۔ کہ اول سید طاہر کو ہمیشہ آپکے حضور مین باریابی ہوتی تھی دوسرے کو نہین اسکی کیا وجہ ہے۔ دوسرا سوال یہ کہ العلماء ورثۃ الانبیا جو فرمودہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ علم وہ ہے کہ ہمنے تحصیل کیا ہے یا وہ علم اور ہے فقط حضرت نے اسکے جواب مین ایک مکتوب طویل الذیل کہ ہر کلمہ اُسکا معدن حقائق و دقایق ہے جسکا ترجمہ ہم آگے لکھینگے ابلاغ فرمایا اور وہ مکتوب خلاف

مطلوب قاضی کے ہے خلاصہ یہ ہے کہ قاضی کے دونون سوالون کو رد کیا ہے ملخص تردید سوال اول کا یہ ہے کہ مردان خدا کہ گوشہ نشین خانقاہ عدم کے ہین یعنے فانی فی اللہ و باقی با للہ ارادہ انکا مغلوب ارادۂ الٰہی کے ہوتا ہے ہر امر مین مامور بہ امر آکہ ہوتے ہین سید طاہر کی دوام باریابی باقتضائے مشیت حق سبحانہ تعالے کے ہے دوسرے سوال کی تردید کا خلاصہ یہ ہے کہ ورثۃ الانبیا کا جو علم ہے بے رنج و کد من جانب اللہ ہوتا ہے (مولانا روم فرماتے ہین ؎ علم معقول است علم اشقیا ✤ علم منقول است علم انبیا ✤ اور اسرار خاصان بارگاہ الوہیت کے عوام نہین جان سکتے اور انکے مدارج بجز اہل بصیرت نہین پہچان سکتے یہ وہ گروہ قدسی شکوہ ہے کہ جہان انکا مقر ہے وہان مقدسان ملاء اعلیٰ کا بمشکل گذر ہے انکی روح و جسد یکسان ہے ازل سے ابد تک حال ان پر عیان ہے مگر انکی کیفیت یہ ہے (غزل ظہیری) مولف کتاب ہذا جو بغرض دلچسپی ناظرین اسجگہ درج ذیل کیگئی

غزل

مولف کی غزل

کسکی چشم مست سے یہ خود فراموشی ہوئی
جان موج بادۂ مینائے بیہوشی ہوئی

ایدل نادان تجھے کیون اتنی بیہوشی ہوئی
صبر کیون جاتا رہا کیون خود فراموشی ہوئی

کیا بلا تھا نشۂ جام خرابات الست
بیخودی کا جوش ہے جبدن سے مینوشی ہوئی

جب سے وہ بت رونق افروز حریم دل ہوا
کعبہ مین افراط ماتم سے سیہ پوشی ہوئی

کیا کسی زاہد کا نخفی دخت رز سے عقد ہے
ساغر و مینا مین باہم آج سرگوشی ہوئی

جوہر عرض تمنا مل گیا مرنے کے بعد
پردۂ کنج لحد سے جب ہم آغوشی ہوئی

درس ابجد بھی نہ استاد ازل سے لے سکا
میرے مکتب خانہ مین تعلیم خاموشی ہوئی

زینت دل ہے ظہیری یہ سیہ کاری مری
باعث آرایش کعبہ سیہ پوشی ہوئی

معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان اور مولف کی نظم

یہ وہ ہین کہ معراج مین حضور سرور عالم مفخر عالم و آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قرب خاص حاصل ہوا تو ارشاد ہوا کہ انبیا و ملائکہ سے سوائے تمھارے یہ مقام کسیکو نہین حاصل ہوا اسی عرصہ مین کچھ آوازین لوگونکی حضور کے گوش زد ہوئین عرض کیا کہ خداوندا تو ارشاد فرماتا ہے کہ سوائے تیرے یہ مقام کسیکو میسر نہین ہوا اور مین یہان کچھ لوگون کی آواز سنتا ہون حکم ہوا کہ یہ تیری امت کے وہ لوگ ہین کہ جنسے اگلے انبیا کے معجزہ ظہور مین آئینگے اسوقت حضور سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوے اور دعا کی کہ اللھم احینی مسکینا الخ ھو علماء راسخون —

لمولفہ

پہونچے جو فلک پہ مصطفا جب	جبریل نے طرقوا سُنایا
دیکھا جو نہ دیکھا تھا کسی نے	دیکھا جو خدا نے تھا دکھایا
آئے جو حضور حق کے گھر سے	رندون نے یہ شور تھا مچایا
کل پوت کو آمنہ کے حق نے	کُل راز خدائی کا جتایا
جو ماجرا من وعن تھا شب کا	گلیون مین مدینہ کے سنایا
خاموش ظہیری ہے ادب شرط	یا عقل وخرد نے دم چرایا
مانا کہ ہے شاعر یگانہ	اس نظم نے اوج کو دکھایا
تو اور رہ حمد کبریائی	اللہ کا بھید کسنے پایا

یہ لوگ ہین اور جو علم کہ تمنے حاصل کیا ہے وہ علم ظاہر ہے جو بواسطے اس علم ظاہر کے علم وراثت علی نبینا علیہ السلام غیر ممکن ہے الا ماشاء اللہ القصہ قاضی شہاب الدین اس بیان پر سخت مضطرب ہوے لیکن غرور وفور علم صوری کو کہ جسکے سبب سے ملک العلما خطاب پایا تھا اپنے سر سے خارج نکر سکے اور چاہا کہ بطریق ضیافت کے اپنے مکانپر بلا کے ملاقات کرین اور حجاب مرتفع ہوجاوے یہ شعر لکھ کر آپ کی خدمت مین بھیجی ؎ اے نظرت آفتاب ہیچ زبان وارادت * کین در ودیوار ما از تو منور شود * بعض نے لکھا ہے کہ یہ شعر اور ایک بزرگ شیخ سدھو زاہد نے حضرت کی خدمت مین بھیجا تھا بہر کیف حضرت کہ مکاشف عالم صوری ومعنوی تھے ازروے فراست کے آپ کو معلوم ہوا کہ یہ خلوص عقیدت سے نہین لکھا گیا آپ نے اُسکے جواب مین یہ شعر لکھا ؎ پرتو خورشید عشق برہمہ تابد ولیک * سنگ بیک نوع نیست کان ہمہ گوہر شود * جب ملک العلما نے دیکھا کہ حضرت مدار صاحب ملاقات نکرینگے تو وہ مضطرب ہوے اور حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور اس کیفیت کو عرض کیا میر اشرف قدس سرہ نے جبکہ حال کمال ظاہری وباطنی اور جلالت قدر وعلو مرتبت مدار صاحب سے آگاہ کیا اور ازراہ مہربانی کے فرمایا کہ تم بصد ہزار

عقیدت و نیازمندی کے خدمت مین حضرت شاہمدار صاحب کے حاضر ہو کر عذر تقصیرات
گذشتہ کا پیش کرو جبکہ اُس یگانہ آفاق کو معلوم ہوگا کہ تم درویش سمنانی کے پاس سے آئے ہو
تو وہ کمال مہربانی فرماینگے پس ملک العلما نے اپنے ظاہر و باطن کو میر موصوف کی نصیحت
سے درست کر کے بسر و چشم حضور پر نور مین حضرت شاہمدار کے حاضر ہو کر عذر تقصیرات گذشتہ کا
پیش کیا حضرت نے کہ مجسم اخلاق محمدیہ تھے سوائے کلمات شفقت اور نوازش و کرم کے کوئی حرف
شکوہ حرکات ماسبق حضرت کے لب تک نہ آیا اور قاضی کو بانواع لطف و کرم ایسا محظوظ فرمایا کہ قاضی
بہزار خلوص عقیدت زمرۂ مخلصین باعتقاد و معتقدین بانقیاد مین واصل ہو کر سعادت دوجہانی
سے بہرہ اندوز ہوئے پس سب اہل شہر و دیار عجز و نیاز کے ساتھ حاضر دربار حضرت شاہمدار صاحب
کے ہوئے جبکہ کثرت خلق ہوئی اور طبیعت حضرت کی وحدت دوست تھی اوقات شریف گوشۂ انزوا
مین گذرتی تھی جونپور سے آپنے قصد مکن پور کا فرمایا سلطان ابراہیم شرقی و میر سید صدر جہان
و قاضی شہاب الدین ملک العلما و تمام اہل شہر کمال نیازمندی کے ساتھ حضرت کی خدمت
بابرکت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری یہ آرزو ہے کہ آپکا قیام یہین رہے آپنے ارشاد
فرمایا کہ تم عزیزون سے مجکو چشم داشت ایسی ہے اور تم بالعوض پاسداری مسافر کے داخل ثواب
ہوئے لیکن بالفعل مجکو معذور رکھو انشاء اللہ تعالی بعد چند روز کے پھر ایک بار واسطے دریافت
صحت دوستون کے آونگا سب لوگ رخصت ہوئے اور حضرت روانہ مکن پور غرض کہ وہان سے
ہدایت فرماتے ہوئے رونق بخش کنتور ہوئے اور مسجد مین قیام فرمایا آپکے معمولات سے تھا
کہ نماز فریضہ اول وقت ادا فرماتے تھے حضرت نے حسب دستور اپنے ساتھیون کی جماعت کے
ساتھ بلا عذر انتظار جماعت اہل قصبہ کے نماز ادا فرمائی اتنے مین قاضی محمود گرگ دانشمندان تیغ
برہنہ کہ بڑے زبردست عالم تھے اور درس علوم مین مشغول رہتے تھے قریب دوسو طالب علم کے لئے انکی
مجلس درس مین استفادہ پاتے تھے اپنے شاگردون کے ساتھ مسجد مین آتے اور نماز پڑھکر
حضرت شاہمدار صاحب کی خدمت مین آئے مباحثہ علمی عدم انتظار جماعت کے بارہ مین شروع
کیا حضرت نے بہ نور فراست جانا کہ یہ جوش و خروش طبع قاضی کا نہ مٹے گا اور سخن دراز ہو جائیگا
مقصود اصلی ہاتھ نہ آئیگا اور دفع ہونا مادۂ نفسانیت فاسد کا بلا علاج روحانی سر دست محال ہے

(مکن پور کا قصد)

(قصبہ کنتور مین جانا اور قاضی محمود گرگ سے مناظرہ ...)

مناظرہ (۲)

(لمعہ نوری کا دکھلانا)

ایک لمعہ نور رخ انور پیکر سے دکھلا کر زبان وحدت بیان سے فرمایا کہ اے محمود شاید تمنے قرآن مجید کو
نہین پڑھا ہے قاضی محمود نے کہا کہ مین قرآن مجید کے موافق بحث کرتا ہون حضرت نے فرمایا
کہ قرآن مجید منگاؤ فوراً قاضی محمود کا کوئی طالب علم قرآن شریف کو لایا تمام صفحہ قرآن کے سفید و
سیاہ نظر آئے قاضی محمود اس امر عجیب وغریب سے سخت گھبرائے عرض کیا کہ آپ کا کیا نام ہے
فرمایا کہ بدیع الدین اُسوقت قاضی محمود کو وصیت مخدوم شیخ ابو الفتح شطاری جونپوری قدس سرہ کی یاد
آئی کیونکہ قاضی محمود کے لڑکپن مین ایکبار اُنکے والد ماجد شیخ حمید قاضی محمود کو شیخ قدس سرہ کی خدمت
مین لے گئے تھے اور شیخ نے کمال مہربانی اور عنایت سے اپنی کلاہ مبارک قاضی کے سر پر رکھی چونکہ
شیخ کیخدمت مین قاضی محمود کا حصہ نہ تھا اُنھون نے اُس ٹوپی کو سر سے اُتار لیا تھا چنانچہ تین بار شیخ نے
اُس ٹوپی کو اُنکے سر پر رکھا اور اُنھون نے تینون بار اُسکو اُتار کر علیحدہ کر دیا تھا شیخ نے بسبب غیرت
کے مار ڈالنے کا قصد کیا تھا اُسوقت مین غیب سے ایک ہاتھ حائل ہو کر قاضی محمود کا محافظ ہوا تھا
اُسوقت مین شیخ نے فرمایا تھا کہ اسکا مربی اور ایک بزرگوار ہے اُس سے اُنکو فیض حاصل ہوگا حمید
اسکی تربیت بہت اچھی طرح کرنا شیخ حمید قاضی محمود کے پدر بزرگوار نے شیخ سے مجاملہ آن بزرگ کے سنکر
نام اُن بزرگ کا دریافت فرمایا تھا اُنھون نے سید بدیع الدین نام اُن بزرگ کا بتلا دیا تھا اور بعض روایت مین ہے کہ جب
شیخ ابو الفتح مرشد شیخ حمید نے قاضی محمود کی ہلاکت کا قصد کیا تھا تو حامیہ مبارک حضرت قطب المدار حائل ہو کر محافظ
ہوا تھا اسنے فرمایا تھا کہ اس شخص کا مربی وہ ہے کہ جو ہمسے بہت بڑا ہے غرضکہ حضرت قطب المدار صاحب نے نام
مبارک اپنا بدیع الدین بتلایا تو قاضی محمود کو وصیت شیخ ابو الفتح قدس سرہ کی یاد آئی خواب غفلت سے بیدار ہو کر بے تحاشا
حضرت شاہ مدار کے قدمون پر گرے اور عرض کیا کہ مین آپکا مرید ہونگا حضرت نے فرمایا تا وقتیکہ صور علمیہ کو حجاب اکبر
منزل غلبہ طریقت محو دل سے نکرلو ہرگز یہ التجا قبول نہین ہو سکتی یہ سنکر قاضی محمود اور بھی زیادہ گھبرائے اور اپنے دل
مین کہنے لگے کہ الٰہی یہ علم کیونکر فراموش ہو کہ محالات سے ہے آخرش مجبور ہو کر نہایت عجز و الحاح کرنے لگے اُسوقت
حضرت قطب المدار نے باقتضائے کرم قاضی کے حال پر مہربان ہو کر سر انگشت شہادت سے ذرا سا
لعاب دہن مبارک قاضی کی زبان پر لگا دیا اُسکی اثر سے تمام معلومات کو کہ حجاب اکبر و سد راہ حق تھا
ایک قلم بھلا دیا بعد تین روز کے مرید کر کے طریقہ مین داخل کیا اور شغل باطن ہدایت کیا حق جل وعلا نے
بجائے اُس علم کے ببرکت حضرت قطب المدار حجاب اکبر دور کیا اور علم لدنی عطا فرمایا چند روز

(مرید ہونا قاضی محمود کا)

بھاگل پور جانا اور وہان کے راجہ کے آپکی دعا سے اولاد ہونا

قاضی محمود حاضر حضور رہے فیضان صحبت سے آپکی اور ہی کچھ حالت ہوگئی کہ تھوڑے ہی زمانے مین کاملین مین شمار کیے گئے سلسلہ عالیہ مداریہ مین طالبان کا گروہ انھین سے نکلا ہے علیہ مختصر آپ یہان سے گھاتم پور کو تشریف لے گئے وہان کے راجہ نے ایسے ولی کامل اور مرشد برحق کی ذات ستودہ صفات کا موجود ہونا مغتنمات سے تصور کیا اور آپ کی تشریف آوری کو غنیمت سمجھکر نہایت گریہ وزاری کے ساتھ ایک لڑکے کی خواہش کی آپنے فرمایا کہ حق تعالی تجکو دو فرزند عطا فرمائیگا مگر ایک میرے پاس رہے اور ایک تیرے پاس قدرت قادر مطلق سے اسی رات دونون رانیان اُسکی باردار ہوئین اور مدت معہود پر دو فرزند نرینہ پیدا ہوے راجہ نے ایفاے وعدہ کی نظر سے ایک لڑکا مع اُسکی مان کے حضور مین بھیجدیا چنانچہ مدت دس برس تک وہ لڑکا حاضر دربار رہا ایک شب لڑکا اور اُسکی مان آہ وزاری کرنے لگی آپکو معلوم ہوا کہ اپنے وطن کی یاد مین دونون آہ وزاری کرتے ہین آپنے وطن جانے کی اجازت فرمائی اُسوقت رانی نے ازراہ دوراندیشی بذریعہ عاکفان آستان حضور مین عرض کیا کہ راجہ بوجہ میرے مسلمان ہوجانے کے مجھے مکدر رکھیگا اُسوقت آپ نے کمال رافت ومزید عنایت سے فرمایا کہ انشاءاللہ تعالی یہی وارث راج ہوگا چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا اسیطور سے آپ سیر ہندوستان فرماتے ہوے

مدار صاحب کا سورۃ تشریف لیجانا

بلدہ سورۃ مین پہونچے راستہ مین ایک جگہ چند نابینا بیٹھے ہوے تھے مسافرون اور راہ گیرون سے اپنی معذوری بیان کرکے نہایت عاجزی کے ساتھ سوال کرتے تھے حضرت نے اُنکے حال پر رحم فرماکر اپنے وضو کا جو پانی باقی رہا تھا اپنے کسی ارادتمندان رفیق سیاحت کے ہاتھ بھیجکر اُن سب کی آنکھون مین ملوا دیا اُسکی برکت سے حق تعالے نے اُن سب کو بینا کردیا۔ اسیطرح دیگر اہل حوائج کی مشکلون کو حل کرتے ہوئے بیت اللہ شریف کو روانہ ہوے اثناے راہ مین ایک میدان مین

ایک کھوپڑی سے باتین کرنا اور حکم حق سے اسے زندہ کرنا اور اُسکا مسلمان ہونا

آپ کا گذر ہوا وہان پر ایک کھوپڑی آدمی کی آپ کو نظر پڑی آپنے اُس سے فرمایا مَنْ اَنْتَ یَاجُمْجُمَۃَ قُصِّیْ عَلَیْنَا مِنْ قَصَصِکَ الْمُبْھَمَتِہٖ حق تعالی نے اُس کھوپڑی کو گویا فرمایا اُسنے عرض کیا کہ یاایہا الولی الصدیق مین ایک آدمی مزدوری پیشہ تھا محنت مزدوری سے اپنا گذر کرتا تھا اُسی حالت مین مرگیا جب سے بارہ برس ہوے ہین طرح طرح کے عذابون مین مبتلا ہون آپنے جناب الہی مین اُسکے زندہ ہوجانے کی دعا کی اُس قادر مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے ببرکت آپکی دعا کے اُس کو جسم عطا فرماکر جب زندہ کردیا تو پڑھا اُسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تب حضرت قطب المدار صاحب نے فرمایا تعیشین انت تسع سنین وتعلین صالحا مع الاہل والبنین اس حکایت کو نیز اور حکایتوں کو صاحب الکواکب الدراریہ فی تنویر مناقب المداریہ مصنفہ محمد احمد عرب قاآنی نے بزبان عربی مطبوعہ گلزار حسینی ممبئی صفحہ ۱۴۷-و ۱۴۹ میں لکھا ہے جو بغرض دلچسپی ناظرین ہم بلفظہ درج ذیل کرتے ہیں — وہو ہذا

الحکایۃ العاشرۃ ان قطب المدار رضی اللہ عنہ لما قرب الی ہندوستان عرض لہ فی الطریق شیخ کامل فی التحقیق خاجہ مخدوم شیخ الفریق فرافقاہ وہما خیر رفیق لخیر رفیق — و رحلا الی مکنفور وقد فاح منہما المسک والکافور وقد اجدبت ارضہا وقلت برضہا واشتدت مصبغۃ الناس وقل منہم الاستئناس والمواشی تکاد تموت والدواب تفوت وکان اہل البلد سمعوا من الناس کرامات قطب المدار واستجابۃ دعائہ من الوہاب الغفار فاسرعوا الیہ فی ذلک الحین ومقدمہم وزیر البلد لیسین فناول الشیخ عصاہ بید الوزیر قائلا بسم السمیع البصیر وامران ینصبہ فی مکان عینہ وموضع بینہ ففعل کما امرہ ونصبہ کما اتمرہ فلازال الماء منہ یفور فمنذ ذالک الوقت الی الان لا یفور فہذا بینہم المشہور ویسقون من مائہ مزارعہم ویسقون منہم میزاب توہم قال الفقیر لاطفہ القدیر انہ لما تخلق رضی اللہ عنہ بخلق الکلیم موسی ازال بعصاہ من القوم یوسا واحال منہم محلا ونجوسا فللہ الحمد وہو المغیث فصب ولہ یغیث من یستغیث الحکایۃ الحادیۃ عشر انہ رحمہ اللہ اقبل الی بلدۃ نواحٍ وسکانہا السحرۃ یخیلون الناس کالکلاب النیاح ویغیبون عن اعینہم کانہم بلا اشباح عزم یدعواہم الی الارشاد ویزجرہم من البغی والفساد ویامرہم لکلمۃ الاسلام وبہدم الکنائس والازلام فبینما ہو علی الہدایۃ مستعینا باللہ فیہا علی الولایۃ صار السحرۃ یسحرونہ وبدین الاسلام یسخرونہ وبما عندہم من الشعور لا یدعونہ فلم ینفذ فیہ من سحرہم شیٔ بل ولا یضر حمارہ بان یبادرہ قیٔ فلما قنطوا من تاثیرہ اہرعوا الیہ لتعذیرہ فقال ان تنتہوا فہو خیر لکم وان تعودوا فلا یہلک الا انفسکم وہلکم ثم تسلموا لہ وقبلوا رجلہ الحکایۃ الثانیۃ عشر انہ رضی اللہ عنہ کان سائرا فی بعض المیدان فاطلع ہناک علی جمجمۃ الناس فدناہا وسلہا من انت یا جمجمۃ قصنی علینا من قصصک المبہمۃ فانطقہا اللہ وقالت ایہا الولی الصدیق منی الاخبار ومنک التصدیق کنت اجیر فلان بن فلان واقنع بخراج اجرتہ من الولدان فیوما من الایام کنت امشی اثرہ متعاقب الاقدام فجاءنی عزرائیل وقبض روحی علی التعجیل ولقد مضی علی من ذاک اثنا عشرۃ سنۃ من الاعوام فلا زالت اعذب بانواع العذاب فتعجب رضی اللہ عنہ من کلامہا فجعل تتضرع الی اللہ

بحوالہ تنویر الکواکب الدراریہ صفحہ ۱۴۸

فی احجار و التنامہا فالتصقت الجمجمۃ بالبدن و فشت الاعجوبۃ فی المدن حتی اذا بعثہ اللہ تعالے بشراسویا و خاطبہا خطابا جلیا قالت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثم قال لہا تعیشین انت تسع سنین و تعلین صالحًا مع الاہل الحکایۃ الثالثۃ عشر ان الشیخ رضی اللہ عنہ لما اتخذ الخلوۃ ملکا عظیمًا و العزلۃ غنما نعیما۔ اسرع الیہ منہم زوجان یتضرعان الیہ و یبکیان و قال الغیاث الغیاث یا ولی اللہ وکان لنا من ثمرات القلوب ابن محبوب و فرد مطلوب لقدمات عنا و ہو مرغوب و قرارنا منہ مسلوب فان احییتہ فکانما احیینا جمیعا فان القادر اعطاک ما تشاء وسیعا۔ فاشفق رحمۃ اللہ و عطف علیہما و سار الی قبرہ و قام علی شفیرہ فقال قم باذن اللہ فانفلق عن شخص قائل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثم قال یا سیدی لا خیر فی عیش الدنیا و الآخرۃ خیر و ابقی فردنی الیہا و مالی حاجۃ الی الدنیا و ما علیہا فقال رضی اللہ عنہ عیش الدنیا مع البر و التقوی خیر من الموت بلا عمل و لا فحوی ثم ان الی ربک الرجعی صلی اللہ علیہ وسلم علی من امن بہ النصب و الیعفور و اجابہ الدب و المقبور۔

الغرض آپ بعد قطع منازل و طے مراحل داخل مکہ معظمہ ہوئے بعد فراغ حج مدینہ طیبہ میں زیارت حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ و آلہ الطیبین الطاہرین سے شرف اندوز ہو کر پھر روانہ ہندوستان ہوئے

مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے بغرض تبلیغ ... اور ہندوستان کو واپسی ہوا

نظم

سیر کرتے ہند کی پہیر ان پیر — الغرض آئے قریب راجگیر
تھا ہوا پر آپ کا تخت رواں — جلوہ فرما اس پہ تھے شاہ زماں
جنتی سے شیر کے اوپر سوار — سانپ کا کوڑا لیے بس ذی وقار
راکب دیوار تھے اسدم اخی — حضرت مخدوم خالق کے ولی
دیکھ تخت شہ معلق بر ہوا — آپ نے دیوار سے تب یوں کہا
دس قدم تو بھی تو اے دیوار چل — شہ کے استقبال کو اس جا سے ٹل
تخت جسکا یہ ہوا پر ہے رواں — آتا ہے اس جا پہ وہ شاہ شہاں
سنکے ظاہر حسب ایماے اخی — دس قدم دیوار مٹی کی چلی
جب چلا دیوار پر یہ سعد بخت — پاس اسکے آگیا حضرت کا تخت
دیکھا جب بحر حقیقت کا ہے دُر — تب اخی نے لے کے قدح آب پُر

پیشکش حضرت کے فوراً ہی کیا | سب سمجھے اُسکی رمز شاہِ اولیا
آستین کو کر دیا جب شہ نے وا | اک گل ور و آستین سے گر گیا
جسکی بیان تفصیل کرنا ہے ضرور | جو ہوئی وان رازِ مخدوم وحضور
اُس پیالہ پُر سے بس مطلب یہ تھا | ہین بکثرت یان مزار اولیا
آستین سے آپ کی نکلا جو گل | شرح اُسکی اسجگہ کرتا ہون کل
یعنے اے مخدوم تو اسپیر نہ بھول | یون ہون گا جسطرح پانی مین پھول
جب ملاقی ہو چکے مخدوم سے | حکم حق سے وارد صحرا ہوے
وہ بیابان آپ کو آیا نظر | تھا درندون کا جہان بالکل گذر
جسجگہ وارد ہوے وہ شاہ پھر | جنتی نے وان یہ فرمایا گذر
دیکھتا کیا ہے وہان وہ نیکنام | وہ خبائث سب پکاتے ہین طعام

غرض وہ سب جب کھانے کو طیار کر چکے تو سید محمد جنتی سے کہنے لگے کہ کوئی ظرف لاؤ اور یہان سے کھانا لیجا اُنکو ان اشرار کا یہ کہنا گونہ ناگوار گذرا مگر آپنے جو ظرف آپکے پاس تھا پیش کیا اُنھون نے اپنی کم ظرفی سے اُس محقر ظرف پر خندہ کیا اور ظرف کلان کے طالب ہوے سید محمد نے فرمایا کہ تمکو جو دینا ہو اس مین دیدو غرضکہ جسقدر وہ اُسمین دیتے تھے وہ ظرف پر نہ ہوتا تھا یہان تک کہ تمام کھانا اُسمین سما گیا اور وہ ظرف ویسا ہی خالی رہا ۔

جب نکچھ کھانا وہان باقی رہا | تب یہ اُن لوگون نے آپس مین کہا
ہے نہایت یہ کراماتی فقیر | گو کہ ہے سارے زمانہ کا یہ پیر
مار کر کھا جاؤ اسکو ایکبار | جو یہان موجود ہو آپس مین یار
اُسنکے کھانے سے یہ تھا اُن کا مآل | مثل اُنکے ہونگے ہم اہل کمال

غرضکہ یہان جب یہ حادثہ وقوع مین آیا تو وہان حضور پر یہ حال منکشف ہوا حضرت سید محمد کے چھوٹے بھائی سید احمد کو واسطے اتمام حجت اور دینے خجالت اُس گروہ سراپا ضلالت کے جو بزعم باطل اپنے آپکو اہل کمالات سے جانتے تھے روانہ فرمایا اُنھون نے وہان جاکر تازہ خون جو پڑا ہوا دیکھا تو خدمت اقدس مین فوراً حاضر ہوئے اور کل حال عرض کیا اُسوقت

آپ مع رفقا وہان پرتشریف لیگئے یہ تشریف لیجانا آپ کا محض واسطے کسرشان اُس گروہ دشمن ایمان کے تھا غرض وہان جاکراُن اشقیا سے استفسار فرمایا اُنھون نے اپنی لاعلمی ظاہر کرکے کہا کہ جہان ہون تلاش کرلو اُسوقت آپنے آواز دی کہ جانمن جنتی قدرت حق سے اُن اشقیا کے جسمون سے یہ آواز ائی سے کہا گئے مجکو ہین یا شاہ ہدا ٭ جمع ہین اس جا پہ جتنے اشقیا ٭ سب مین فدوی آپ کا موجود ہے ٭ کھا گیا مجکو ہراک مردود ہے ٭ جنتی بولے جب اس انداز سے ٭ رہ گئے حیران سب اس آواز سے ٭ اُسوقت آپنے درگاہ حی وقیوم مین یون التجا کی کہ اسے خالق کائنات واسے جان بخش ہر ذی حیات جنتی کو حیات تازہ عطا فرما اور اُسکے اجزا متلاشی بہم پہونچا سے اسطرح پر آپ نے جب کی دعا ٭ دفعتاً یون آئی ہاتف کی صدا ٭ تو ازل سے صاحب مقدور ہے ٭ تیرا کہنا حق کو سب منظور ہے ٭ جب یہ ندا گوش زد ہوئی آپ نے جنتی کو آواز دی قدرت حق سے وہ اُس گروہ کے سرخیل کا ثانی اثنین کو البرز تھا قصر قصرد فلتح توڑکر باہر نکل آئے اور شکر اُس حی لایموت کا بجالاسے الغیب عنداللہ اس زمانہ کے لوگ ضرور ہے کہ اس حکایت پر حرف گیری کرین قدرت حقسے کچھ بھی بعید نہین ہے چونکہ سے خاصان خدا خدا نباشند لیکن زخدا جدا نباشند۔

زندہ شدن جنتی دوبارہ

حالات قصبہ مکن پور دار السرور

المختصر اُس عرصہ مین یہان جنگل تھا اور درمیان جنگل کے ایک تالاب تھا مختصر کہ آواز یا عزیز کی آتی تھی اُس تالاب کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی مقام ہے کہ جسکی ہدایت حضور سرور کائنات علیہ التحیہ نے فرمائی تھی آپ نے قیام فرمایا قدرت قادر مطلق سے معاً وہ تالاب خشک ہوگیا اور آواز یا عزیز بند ہوگئی حکمت الٰہی اُس تالاب کے پیشتر جاری رہنے مین یہ تھی کہ وہ زمین بوجہ پانی کے نجاست سے پاک رہے اور دفعتاً خشک ہو جانا اُسکا محض بحکمت بالغہ الٰہی تھا کہ مردان میدان رضا وتسلیم کو اُسکے خشک کرنے مین تکلیف نہ ہوا لحق سے نیست ہر چیزے بعالم بے سبب جملہ موقوف ست بر الطاف رب ٭ اولیا را لطف حق ہادی بود ٭ زان سبب در جان شان شادی بود ٭ الغرض رفقا نے کہ ہمرکاب فیض انتساب تھے اور اُنکے دستور مین تھا کہ جہان

حضرت واسطے عبادت کے قیام فرماتے تھے یہ حجرہ طیار کر دیتے تھے یہان بھی حسب دستور مرور جہان پراب روضہ منورہ ہے حجرہ طیار کردیا جسکا مرقعہ متبرکہ درگاہ مدینۃ الہند مکن پور شریف ہمارے دوست حکیم وصی عالم صاحب خلف الصدق ابو علی محمد شاہ عالم صاحب نے طیار کیا ہے بغرض دلچسپی عقیدت مندان کے اسجگہ ہم بھی درج کتاب کرتے ہین جسکو شائقین ملاحظہ فرماکر حضرت کے روضہ منورہ کی زیارت فرمائینگے الغرض سبحان اللہ اُس مفضل حقیقی نے اپنے فضل وکرم سے اُس اراضی کو بہ برکت ورود یا عزیزکے وجود منبع الجود ایسے عزیز الوجود سے عزت بخشی کہ جسکا ذرہ ذرہ نور آفتاب عالمتاب پر صدہا شرف رکھتا ہے ۔

نظم

تا مشرف شد مکن پور از قدوم آن جناب
ذرۂ خاکش شرف دارد بنور آفتاب

چون بنا شد واجب التعظیم آن اقدس زمین
زانکہ جان دو جہان کردہ دران سیدان خراب

مرقدش فیض مجسم قبہ اش نور جسیم
حضرتش خیر المرابع عتبہ اش حسن المآب

معنی نور علے نور بیاض گنبدش
مصرعۂ بالش زبیت اللہ گشتہ انتخاب

رخنہاے پنجرہ بنگر کہ ہر آئین آن
عینک نور خدا بینی است نزد نکتہ یاب

تاب مہ در حضرتش تا بے زمین افتادہ
مہر پیش ذرہ اش نازد بتاب خواجہ تاب

تا مشام زائرانش را نماید تر دماغ
مشک بیزی میکند در حضرتش عطر و گلاب

ذکر حق در حلقۂ بزمش بدین شان داخل است
رحم چون در لفظ رحمت تاب چون در آفتاب

المختصر اُسی زمانہ مین وہ جنگل صاف ہوگیا اور صورت آبادی کی نظر آئی کسی نے سچ کہا ہے ؎
اولیا را ہر کجا مسکن بود ٭ گر ہمہ دشت است گلشن میشود ٭ اور لکھا دیو کہ اُس جنگل مین رہتا تھا حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر بعد حصول شرف اسلام بخضوع وخشوع تمام ملتجی ہوا کہ غلام بھی خدمت لائقہ سے سرفراز فرمایا جاوے حضرت نے کہ کریم ورحیم تھے اُسکی التجا کو قبول فرمایا اور خدمت صفائی سواد مکن پور کی عطا فرمائی اور شاہ ایسن کو کہ ارادت کیشان خاص اور جان نثاران ذی اختصاص سے بڑے صاحب کمال تھے واسطے پانی لانے کے حکم ہوا اُنکی جد وجہد کے نتیجہ سے ایک چشمہ کہ جو بہ نام ایسن مشہور نزدیک و دور ہے سواد مکن پور مین جاری ہوا اُسکی تاثیرات سے ہنوز ایک

(حال چشمۂ ایسن)

بات عجیب وغریب ظہور مین آتی ہے کہ ہر سال بتاریخ سترہوین جمادی الاول وقت شب کے اُسکا
پانی دودھ سے زیادہ تر لذیذ ہو جاتا ہے گروہ اہل عقیدت اُس شب کو اُس مین چاول پکاتے ہین
اور لذت شیر برنج کی اُسمین پاتے ہین القصہ جب مکن پور قبلہ حاجات نیازمندان اخلاص کیش کا
ہوا اور صیت کامیابی حاجتمندان کہ بیمن برکات ذات قدسی صفات کی ظہور مین آئی گوش گذار
ذات عالم کے ہوئے اور شہرہ کمالات حضرت کا شرق سے غرب تک محیط ہوا اسی عرصہ مین عالم
متبحر فاضل متبصر قاضی مطہر مع دو سو طلبا فارغ التحصیل اپنے ساتھ لیکر بارادہ مباحثہ مسئلہ وحدۃ
الوجود کے حضور مین آئے آپنے قبل انکے پہونچنے کے اپنے ارادت مندان سے کہ تجرید و تفرید مین
یگانہ تھے فرما دیا تھا کہ قاضی مطہر مع اپنے تلامذہ کے تشریف لاتے ہین وقت مناظرہ کے تم لوگون
سے درمیان مین کوئی دخل نہ دے انشاء اللہ تعالی بطرز شایستہ مسائل سمجھا دیے جاینگے الحاصل
قاضی موصوف وفور علم سے مسرور تھے بمجرد ملاقات مشغول مناظرہ ہوکر ادلہ و براہین ابطال اس
مسئلہ مین جیسا کہ مذہب علماے قشریہ کا ہے لائے حضرت نے کمال علم و حلم کو کام فرمایا اور
واسطے جانب مقابل کے میدان وسیع چھوڑا اور بطرز عالمانہ خود ہی دلایل علم صوری سے اس
مناظرہ مین مانع وناقص ہوتے رہے ایک ہفتہ کامل یہ صحبت گرم رہی آخر بقول مولف شعر ہر چیز
کی ایک انتہا ہے ٭ وہ جور کے بعد کیا کرینگے ٭ چونکہ ہر امر کی ایک انتہا ہوتی ہے کلام بدرجہ اتم
پہونچا اور استدلالات عقلیہ کے حقایق و معارف کے سامنے کچھ حقیقت نہین ہے حضرت کو احدیت
کی غیرت جوش مین لائی حالت قوی رونما ہوئی نقاب کو روے مبارک سے اُٹھایا اور زبان معرفت
ترجمان سے فرمایا کہ اے طفل مکتب پروردگار واحد ہے قاضی اور اُنکے تلامذہ دیکھتے ہی لمعان
بارقہ تجلی کی کہ حضرت کی طلعت سے نمایان ہوئی ایسے از خود رفتہ ہوگئے کہ تین روز تک ہوش نہ آیا
تب حضرت نے شاہ اعلی ناگوری سے فرمایا کہ ہماری طہارت کا بقیہ آب انپر چھڑکدو جب
ہوش مین آئین ہمارے پاس لاؤ بہ تعمیل حکم حضور شاہ اعلی قاضی کو مع تلامذہ حضور مین لائے
پھر آپنے دوبارہ انوار تجلی پیکر اطہر سے انکو سرفراز فرمایا تاکہ لوث طبیعت سے پاک و صاف
ہو جائین چنانچہ قاضی مع تلامذہ خودبینی سے نادم ہوکر تائب ہوئے اور بہ ہزاران ہزار اخلاص
حلقہ بیعت مین داخل ہوئے حضرت نے واسطے تعلیم آداب صحبت و اصطلاحات طایفہ کا دستہ

(مسئلہ وحدۃ الوجود اور قاضی مطہر کی بحث)

(نقاب کا اُٹھانا اور لمعہ نوری دکھانا)

رجال اللہ کے اُن سب کو سید محمد جمال الدین و سید احمد بادیہ پا کے سپرد کیا غرضکہ بعد چند مدت کے جب وہ آراستہ و پیراستہ ہو کر حاضر خدمت ہوئے تو قاضی کو بیک نگاہ فیض ایسا سرشار فرمایا کہ اُنکے نفوس متبرکہ سے ہزارہا اہل خلاف راہ حق پر آئے الحاصل بعد مرید ہونے قاضی قدس سرہ کے خلق بے شمار حلقہ بیعت مین داخل ہو کر مفاخرت اندوز دنیا و آخرت ہوی ایک روز آپ رونق بخش مسند افادہ تھے کہ ایک جم غفیر اور انبوہ کثیر قنوج اور حوالی اُسکے سے حاضر ہو کر فریاد کرنے لگا کہ یا ابن رسول اللہ آپکے جد امجد رحمۃ للعالمین تھے آپکے گھر سے ہمیشہ مشکل کشائی خلق ہوتی ہے اور پرورش امت مدنظر رہی ہے آپکے آبا و اجداد نے مصیبت سے عالم کو بچایا ہے جسنے جو کچھ کہ پایا ہے اسی در سے پایا ہے ہم لوگ وبا سے خانمان خراب ہو رہے ہین سیکڑون کو رو چکے ہین اور ہزارون کو رو رہے ہین آپ مدد کیجیے وم امداد ہے حضرت نے ذرا تامل فرمایا کہ قاضی شہاب الدین قدوائی کو واسطے مدافع اس بلا کے حکم دیا حق تعالے نے اُن لوگون سے وبا کو دور کیا اس عرصہ مین اکثر رقائم ضراعت ضمایم سلطان ابراہیم شرقی اور اہل جونپور کے متضمن اشتیاق ادراک برکت ملازمت مع ہدایا و تحایف وارد ہوے اور آپ بحکم الکریم اذا وعد وفی بہ نیت ایفار وعدہ عازم جونپور ہوے جبکہ رونق بخش لکھنؤ ہوے اور شہرہ کامیابی خلائق گوش زد ہر صغار و کبار ہوا تو شیخ مینا بخلوص عقیدت و صفاے طینت حاضر ہوے اور مراسم خدمت بجالائے آپنے ایک روز بحالت انبساط ارشاد فرمایا کہ شیخ مینا لایق و مستحق اسکے ہین کہ صاحب ولایت یہان کے کیے جائین غرض پھر جو اہل حوائج حاضر ہوے اُن سبکو حکم ہوا کہ یہ شہر شیخ مینا کے متعلق ہے اور اُنکو دیا گیا ہے اور انتظام اسکا اُنکے حوالہ کیا گیا ہے اُسوقت تک لوگ شیخ مینا سے واقف بھی نہ تھے آپ نے بکمال عنایت و شفقت تبرک ایک جانماز قاضی شہاب الدین کے ہاتھ شیخ مینا کو بھیجی اور اُن لوگون کو اُنکے ساتھ کیا کہ اُنکے پاس جاؤ شیخ مینا علیہ الرحمہ نے اُس جانماز کو سر پر رکھا اور دعا کی کہ الٰہی بہ برکت اس مصلی کے اُن لوگون کی حاجتین برلا حق تعالیٰ نے دعا اُنکی قبول فرمائی اور حضرت شاہ مینا علیہ الرحمہ واسطے ادا ے شکریہ اس نعمت عظمیٰ کے حضور مین حاضر ہوے اور ہمراہ حضور چند روز رہے غرضکہ آپ وہان سے حل مشکلات فرماتے اور خلایق کو راہ راست پر لاتے جب مع احباب و اصحاب قریب جونپور پہونچے سلطان ابراہیم و مفتی سید صدر جہان اور ملک العلما وغیرہ عمایدو روسا شہر باستقبال حاضر ہو کر

باعزاز واحترام تمام شہر مین لے آئے اور بہ سبب کیفیت رسوخ عقائد اور مخالست محبت اس جماعت
کے چند سال جونپور ٹھہرے اور ایک عالم فیضیاب اور ارشاد سے ذخیرہ اندوز فواید بیشمار کا ہوا اور
ازدحام خلائق خارج از حد وحساب ہوا ہزارہا آدمی گرد حجرہ متبرکہ حضرت کے جمع رہتے تھے ایک بار
شیخ عیسے جونپوری شاگرد رشید ملک العلما سنے دریافت کیا کہ آپ کھانا کیون نہین کھاتے فرمایا (ریاضت وغیرہ)
کہ تلاوت قرآن مجید اسطور پر چاہیے کہ نقوش حروف کلمات طیبات اُسکی قوت جسم اور معنی قوت
روح ہون سو الحمد للہ اُس مفضل حقیقی سنے اپنے فضل وکرم سے مناسبت اسکی عطا فرمائی دیکھو
ایام قحط مین حضرت یوسف علیہ السلام کے دیکھنے سے بھوک اور پیاس اہل مصر کی جاتی رہتی تھی
پھر خدا جسکو توفیق استغراق اپنی تجلیات کی عطا فرمائے اُسکو اگر گرسنگی اور تشنگی نہ ہو تو کیا
عجب ہے اور آپ ایسے محو در تجلیات انوار الٰہی تھے کہ نور خدا آپکے چہرہ مبارک سے ایسا تابان
تھا کہ دیکھنے والا تاب نظارہ نہ لاکر بے اختیار سر بہ سجدہ ہو جاتا تھا بدین نظر بپاس شرع شریف
آپکے چہرہ منورہ پر ہمیشہ نقاب پڑا رہتا تھا۔

باب سوم آپ کے قول کی تصدیق مین پھول کا گواہی دینا

ایک مرتبہ شیخ عیسی سنے ایک پھول کیوڑہ کا حضور مین پیش کیا آپ سنے اُسے واپس کر دیا شیخ نے
کہا کہ رد طیب جائز نہین فرمایا بشرطیکہ جائے شبہ سے نہ ہو اسمین شیخ سنے کچھ گفتگو زیادہ کی
قدرت حق سے پھول سنے ایسی گواہی دی کہ شیخ کو اُس مجمع مین خجالت نصیب ہوئی اسیطرح
آپ ایک بار جامع مسجد جونپور مین بارادہ نماز تشریف لیگئے بعد تکبیر تحریمہ پیش نماز کے ویسہی
واپس ہوے ملک العلما سنے وجہ معاودت دریافت کی آپنے فرمایا کہ لا صلوۃ الا بحضور القلب
نماز بے حضوری قلب نہین ہو سکتی عارفون کے نزدیک تمام نماز مین حضوری واجب ہے
اور شرعاً وقت تحریمہ کے ضرور مگر اس پیش نماز کو اسقدر بھی نہین چونکہ نماز مقتدیون کی تابع نماز
مقتدا کے ہوتی ہے اور جو لوگ واقف نہین معذور ہین آخر عند الاستفسار پیش نماز معترف ہوا کہ
اُسوقت خیال اُسکو اپنے بچھیرے کا تھا علی ہذا القیاس اسیطرح کے حکایات عجیبہ وغریبہ
متضمن کرامات اکثر ہین اس مختصر مین اُنکے لکھنے کی گنجایش نہین غرض چند سال باجمعیت

صوری ومعنوی جونپور مین مخیم خیام جناب والا ہوا ہر گاہ کہ تکمیل طالبین اور مسترشدین سے فارغ ہوئے اور حرف ارادہ مکن پور کا زبان شریف پر آیا شاہ اور اہل جونپور اور قرب وجوار کے لوگون کو جدائی آپکی شاق ہوئی ہر شخص متمنی تھا کہ آپ یہان سے تشریف نہ لیجائین مگر چونکہ طایفہ قادسہ اہل اللہ تمامی امور مین محض مامور بامر اللہ اور راضی برضاے حق ہوتے ہین وہان کے لوگون کو تسلی فرما کر عزم مکن پور کا فرمایا تو اُن لوگون نے متفق اللفظ والمعنے ہو کر عرض کیا کہ اگر حضور تشریف نہین رکھتے تو صاحبزادہ سید ابو محمد خواجہ ارغون کو ہماری مفارقت پر ظل گستر چھوڑ دیجے کہ ہم انھین کی فرمانبرداری سے سعادت اندوز سعادت دارین ہوتے رہین حضرت نے اُن لوگون کی اس ہمت بلند پر آفرین فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ پیارا خدا کا کہ میرا لخت جگر اور نور بصر رفیق سفر وحضر ہے یہ کسی حالت مین مجھسے جدا نہین ہو سکتا چنانچہ حضور کے ارشاد کا یہ ظہور ہوا کہ بعد وفات کے بھی مقبرہ شریف آپکا حضرت کے خانقاہ اقدس سے ملا ہوا زیارت گاہ خلق اللہ ہے غرض حضرت وہان سے مع صاحبزادہ ورفقا وغیرہ کے روانہ ہوے اور چند سے بپاس قاضی محمود کنتور مین قیام فرمایا اور اکثرون کو ورطہ ضلالت سے خلاص کر کے ساحل نجات پر پہونچایا ایک روز تخصیص نظر عنایت قاضی کے حال پر تھی قاضی نے عرض کیا کہ بتوجہ حضور کل مطالب صوری ومعنوی حسب دلخواہ حاصل ہو گئے مگر ایک تمنا باقی ہے حکم ہوا کہ وقت رحمت الٰہی ہے جو حاجت ہو ظاہر کرو عرض کیا کہ اگر خداوند تعالی بہ برکت انفاس والا ایک فرزند صاحب مقامات علیہ اور حالات سنیہ عطا فرما دے کہ جو میرا وارث ہو بعید از بندہ نوازی نہ ہوگا فرمایا کہ حق تعالی فرزند رشید تمھاری خواہش کے موافق تمکو عطا کریگا قاضی اس بشارت سے خوشدل ہو کر سجدہ شکر بجا لاے حکم ہوا کہ نام اُسکا مُہی مدار رکھنا اور اُسکی تولد کی خوشخبری مجکو بھی پہونچانا الغرض آپ وہان سے حل مشکلات فرماتے ہوئے ظل گستر مکن پور ہوے اور شغل ہدایت خلق اس دیار کا شروع کیا دردمندان حوائج قرب وجوار دیار وامصار نزدیک ودور کا کمال ہجوم ہوا کہ کثرت خلائق سے کوئی رستہ تک نہین پا سکتا تھا اس عرصہ مین صاحبزادہ والا تبار سید ابو الحسن خواجہ طیفور کا واقعہ پیش آیا کہ چورون نے اُنکو شہید کر ڈالا پھر دوبارہ بہ برکت دعا حضرت کے حق تعالی نے اُنکو حیات تازہ بخشی چونکہ آپ انکو نہایت عزیز رکھتے تھے بعد اس واقعہ کے ایک مرتبہ خواجہ موصوف کا گذر جانب جنوب مکن پور کے بسر ہن

مین ہوا وہان دیکھا کہ ایک جوگی مربع نشین معلق بہوا ہرا صاحب استدراج ہے یہ آگے بڑھے تو وہ زمین پر گر پڑا سخت حیران ہوکر آپکے ذریعہ سے ایک سوال کوچہ فقر کا بزبان بھاشا حضرت کی خدمت مین عرض کیا اور مآل اس سوال کا یہ سمجھا تھا کہ آپ آشناے زبان بھاشا نہ ہونگے اُسکے بیان سے عاجز رہینگے مگر چونکہ کرامت اولیاء اللہ معجزہ انبیاء ہے حضور نے اُسکا جواب خواجہ ممدوح کو تبلا کر اُسی زبان مین ایک سوال متضمن اسرار معارف کہلا بھیجا جب اُسنے اپنے سوال کا جواب پایا اور اُس سوال کا اُس سے جواب نہ بن آیا تو بعقیدت تمام حاضر ہوا اور حضور کی خدمت مین ملتمس ہوا کہ حکم ہو تو چبوترہ طلائی واسطے حضور کے طیار کیا جاوے فرمایا کہ آنکھ بند کر اُسنے جو ایسا کیا اور آنکھ کھولی تو تمام در و دیوار بلکہ جہان تک اسکی نظر کام کر سکتی تھی طلا ہی طلا نظر آیا فرمایا کہ آنکھ بند کر پھر اُسنے تعمیل ارشاد کی اور جو آنکھ کھولی تو اُسکا کچھ نشان نہ پایا سخت گھبرایا آپ نے فرمایا کہ یہان خاک و طلا سب یکسان ہے غرضکہ وہ بھی مشرف باسلام ہوکر زمرہ نیازمندان مین داخل ہوا الغرض آپ سے اسیطرح کرامات و تصرفات اکثر ظہور مین آئے۔

جوگی کے سوال کا جواب دینا

ذکر عشق

تعریف عشق

ایک دن حضرت کی مجلس مین عشق کا ذکر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا سہ بنیاد کردہ کہ کنی خانہا خراب ٭ اے خانماخراب چہ بنیاد کردہ ٭ اسجگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین ناظرین کو عشق کی ماہیت سے جو مین نے اپنی ایک غزل مین لکھی ہے دلچسپی پیدا کرون - غزل مولف اوراق ہذا - یاس و حسرت کے سوا کچھ دل ویران مین نہین ٭ دست وحشت سے کوئی تار گریبان مین نہین ٭ ایسی کیا چیز ہے جو حسن کا شیدا رکھے ٭ ایسی کیا بات ہے جو عشق کے امکان مین نہین ٭ حسن کیا شے ہے کہ عاشق کو کیے ہے بیکل ٭ عشق کیا چیز ہے جو قبضۂ انسان مین نہین ٭ عشق دریائے تلاطم ہے کہ موج گرداب ٭ حسن دریاے تحیر ہے کہ امکان مین نہین ٭ باقی اشعار چھوڑ کر مقطع عرض کرتا ہون - اک فقط وصل کا جھگڑا ہے کہ ہے قضیۂ شوق ٭ اور کیا بات ظہیری ہے جو امکان مین نہین ٭ ایک شخص مکتوبات حضرۃ شیخ شرف الدین یحیی منیری کے پڑھتا تھا جب اُس مقام پر پہونچا کہ عالم دو نوع ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ وحدۃ سوائے نکتہ کے زیادہ نہین ہے پھر اُس شخص نے کلام ایک مجنون کا پڑھا

آپ نے فرمایا مجنون خرومند سے برتر ہے (مؤلف) ظہیری قیس ومجنون طفل تھے میرے دبستان کے ✣ قدم رکھا ہے مین نے اُس جگہ پر جس جگہ دل ہے ✣ جب مجنون نے اسطرح ظہور کیا تو عاشقی کا نام پایا اور لباس آلہی کرشمہ کنان بدنپر کھیچا تا معشوق کے بام پر چڑھے (مولف) بام پر اُس نور زیبا کا نظارہ ہو گیا ✣ ہمیہ راز لن ترانی آشکارا ہو گیا ✣ اُسیقدر کہ حکم ہوا پہونچنے والے پر ایک حالت طاری ہو گئی اور سات روز اُسکی زبان پر ہو ہو ہو بیس سواہ جاری رہا۔ آپ سے پھر پوچھا گیا کہ آدمی افضل ہے یا کعبہ فرمایا کہ آدمی ذات اور کعبہ صفات جیسا کہ مشہور ہے ؎ دل بدست آور کہ حج اکبر است ✣ از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است ✣ مگر انسان آنکھون سے دیکھے کہ کیا کیا نظر آتا ہے اس جگہہ بھی مؤلف اوراق ہذا اپنی ایک غزل اسی مقام کے متعلق لکھتا ہے جو خالی از لطف نہو گی۔ غزل مولف اوراق ہذا۔

مولف کی غزل

ظاہرا سب مین خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا ✣ پردہ آنکھون مین پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا
دیر و کعبہ مین جسے ڈھونڈتا پھرتا تھا سدا ✣ وہ میرے دل مین چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
ایک نکتہ ہی مین وحدة تھی محمد مین نہان ✣ وہ ہی وہ جلوہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا
کچھ نہین یاد رہا آکے یہان عہد الست ✣ جانے کیا راز کہا تھا مجھے معلوم نہ تھا
حشر کے روز میرا ساتھ ہر اک نے چھوڑا ✣ مجھسے ہر عضو جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
کون شبلی تھا بنا کسنے دیا تھا فتوا ✣ دار پر کون کھنچا تھا مجھے معلوم نہ تھا
راز کہنے کا نہین ہے یہ ظہیری لب سے ✣ شان مرشد مین خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

[illegible]

ایک مرتبہ مخدوم شیخ ابو الفتح نے حضور سے عرض کیا کہ ماہیت کارخانہ الٰہی عدم سے وجود مین لانا اور وجود سے معدوم کرنے کی کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ؎ ورق سوزو قلم بشکن سیاہی ریزدم درکش ✣ حمیدا این قصۂ عشق است در دفتر نمے گنجد ✣ اور کسیوقت یہ رباعی زبان فیض ترجمان سے آپ ارشاد فرماتے رباعی۔ حاجی کہ بج صبح و مسا میگردد ✣ ہر چند کہ خوبست خطا میگردد ✣ دل کعبہ است گرد او میگردیم ✣ کان کعبہ طواف دل ما میگردد ✣ اسجگہ فقیر ظہیری مولف اوراق ہذا کو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عقائد صوفیہ ومسائل ترتیب سلوک لکھکر اپنے ناظرین کو مذاق فقر سے آشنا کرے کہ آیا فقر ہے کیا چیز اور صوفیا ے کرام کا فقر مین کیا مسلک ہے اور صوفی کسے کہتے ہین چونکہ زمانہ کو جسقدر بعد رسول اللہ

کتاب البدر از راقم کا اقتباس

صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا گیا ہے اُسیقدر زمانہ مین نام کے فقیر اور فقیر بھی ہوے مگر اس زمانہ مین گروہ کا گروہ اس فرقہ کا ہوکر زمانہ کو گمراہ کر رہا ہے اور جب کسی درویش سے کسی مسئلہ درویشی کی بابت کچھ دریافت کا موقع ملا ہے تو یہ کہکر ٹالدیا ہے کہ جب تک تم ہمارے سلسلہ مین داخل نہین ہوگے تمکو یہ معلوم نہین ہو سکتا بلکہ اکثرون نے اس کو پیشہ قرار دے لیا ہے ہر ششماہی وسالانہ دورا کرتے ہین اور بطور ٹیکس کے مریدون سے وصول شدنی کی ٹھہراتے ہین اور گھر پر آکر اپنی اوقات عزیز کو لغویات مین صرف کرتے ہین جسکے سو دو سو مرید ہوگئے اُسکی جائداد ہمیشہ کے واسطے معافی دائمی الاخراجی قائم ہوگئی اور اُسکی توریث ورثہ بھی پہونچی ایہا الناظرین میری اس تحریر سے آپ ناخوش نہ ہون خدانخواستہ مین منکر فقر نہین خود اپنے بادشاہ دوجہان مولانا سید دلدار علی شاہ صاحب مذاق بدایونی علیہ الرحمہ کا مرید ہون اور فقرا کا خادم ہون اسوجہ سے اسجگہ مجکو یہ بتا دینا لازمی تھا کہ مین نے جو کچھ حالات حضرت قطب المدار سید بدیع الدین محبوب حبیب رحمۃ للعالمین لکھے ہین اُنپر آپ کو بوجہ لاعلمی اس امر کے لب کشائی کا موقع نہ ملے کہ حضرت کا تخت معلق ہوا مین کسطرح چلا کرتا اور حضرت نے کسطرح مردون کو زندہ کیا تھا قوم جنی جان سے یا دیوزاد سے آپ نے کیونکر تسخیر کرلی تھی یہ سب کرشمہ فقر تھا گو اس بحث کو مین اپنی کتاب البدر یعنے تاریخ عرب مطبوعہ مطبع نولکشور لکھنؤ صفحہ ۶ لغایۃ ۱۰ - ملائکہ کے وجود خارجی کے بحث مین لکھ چکا ہون اسجگہ بھی تاہم اجمالاً اُسکا کچھ ذکر کرتا ہون صوفیاے کرام کا جو کچھ دارومدار ہے وہ یہ ہے کہ باوجود تعدد مظاہر وکثرت اسما کے وجود مطلق واجب الوجود کثرت سے مبرا اور روح اعظم ہے جسکی نسبت یوم یقوم الروح والملائکۃ صفاً اور اُسیکی نسبت آیۃ وجاء ربک والملک صفا صفا - ارشاد ہے - بعض کے نزدیک ہمہ اوست - ہمہ از وست - اوست - ہمہ مائیم - ہے بعض کہتے ہین کہ تمام صفات واسما مظہرات عالم وجود مین انا من نور اللہ والخلق من نوری سے کہتے ہین متاخرین والخلایق کلہم من نوری فرماتے ہین - اہل تصوف نے اس نور وصفات کے تین مراتب بیان کیے ہین - وحدت - احدیت - واحدیت - فرماتے ہین کہ وحدت مرتبہ ذات بحت کا نام ہے جسکی جانب مخالف کثرت ہے اور احدیت درجہ ظہور صفات الٰہیہ کا نام ہے جسکا عکس کثرت ہے واحدیت عبارت ہے کثرت مع الوحدت سے جسکی مثال ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے باعتبار ذات کے وحدت شخصی ہے اور بلحاظ صفات کے مظہر ہے جمیع صفات الٰہیہ کا جو عبارت

وحدۃ الوجود کی بحث

اقسام توحید و ترتیب سلوک کا بیان

کثرت سے ہے بعض لکھتے ہین کہ نور وحدت اسمار جبروتی کا نام ہے یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جسکو صور علمیہ الٰہیہ کہتے ہین یہ مقام تشبیہ ہے اوراسی تشبیہ سے علم وعلم آدم الاسمار کلہا سے حضرت آدم ممتاز ہوئے اور اُنکی اولاد کو اسمار تشبیہ کا مشاہدہ نصیب ہوا چونکہ ذات عشق صورت سے منزہ ہے اسوجہ سے اُسکو تنزیہ وروح اعظم بھی کہتے ہین متصوفین توحید کو بہت سے اقسام پر منقسم کرتے ہین اُنہین سے ہم تین قسمین ترکیب سلوک کی بابت اپنی کتاب مقالات ظہیری مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ صفحہ ۶۔لغایۃ ۱۲ مطبوعہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری وکتاب البدر سے بغرض دلچسپی ناظرین اسجگہ لکھتے ہین —

قسم اول توحید افعالی ہے کہ عبد مقید اپنے تمام افعال اور حرکات وسکنات حق سبحانہ تعالی کے افعال سمجھتا ہے اسلیے کہ عبد کا وجود چونکہ اعتباری ہے اُسکے افعال بھی اگر اسکی جانب منسوب ہونگے اعتباری ہون گے۔ جیسے کہ زید کے افعال انسان کے افعال سمجھے جاتے ہین اور مقید کے افعال مطلق کے کہے جاتے ہین۔ اسیطرح عبد اعتباری کے بھی تمام حرکات وسکنات حق جل وعلی شانہ کے حرکات ہین جسطرح کہ بندہ تمثیل یا تجلی الٰہی ہے اُسکے امتحان بھی متجلی سے تعلق رکھتے ہین۔ یہ اور بات ہے کہ اُسکے احکام ذاتی جو تعلق اعتبار سے پیدا ہوے ہین اُنکا ابلاغ بندہ ہی تک منحصر ہے۔ پس اس امر کا شہود جس کامل کو ہر وقت حاصل ہے وہ صاحب توحید افعالی ہے۔ دوسری قسم توحید صفاتی ہے اور اُس سے یہ مراد ہے کہ تمام صفات انسانیہ اور کمالات ممکنہ سے متصف اور متکمل ذات اور حقیقت کاملہ جیسے کہ ذات مین تمام موجودات مستہلک ہو رہی ہین اُسکی صفات بھی ذات مین فناپذیر ہین۔ مثلاً جو علم کہ زید کو حاصل ہے جس قدرت اور کلام سے زید متصف ہے وہ تمام قدرت انسان کی ہے اسلیے کہ زید کا وجود تو فرضی اعتباری ہے اس سے اوپر چل کر انسان اور تمام کائنات یہ لیجیے کہ وہ وجود مطلق مین جاکر متحد ہوتے ہین اُنکی صفات صفات مطلق ہوتے ہین۔ اسلیے کہ انسان اصلی مطلق کی ایک فرد ہے جو کمال کہ مطلق کو حاصل نہین ممکن مقید کو کہان سے آسکتا ہے بخاری شریف مین حدیث ہے مَازَالَ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ ترجمہ ہمیشہ رہتا ہے عبد قربت حاصل کرتا ہے ساتھ واسطہ نوافل کے یہان تک کہ چاہتا

ہون مین اُسکو پس ہوتا ہون مین کان اُسکا کہ سنتا ہے ساتھ اُسکے اور آنکھ اُسکی کہ دیکھتا ہے ساتھ اُسکے اور ہاتھ اُسکا کہ پکڑتا ہے اُس سے اور پیر اُسکا کہ چلتا ہے اُس سے اگر سوال کرے مجھسے بیشک عطا کرتا ہون مین اُسکو اور اگر پناہ چاہے مجھسے پناہ دیتا ہون مین اُسکو کذا فی البخاری تیسرے توحید ذاتی ہے اُس سے یہ مراد ہے کہ تمام عالم ہستی واجب تعالی وتقدس سے عبارت ہے اور کوئی موجود ہستی مطلق کے احاطہ سے نہین نکل سکتا لابد زید جو کہ ایک شخص ہے اُسکی ذات غیر حقیقت واجب تعالی موجود نہین ہو سکتی عالم کا ذرہ ذرہ اُسکی ذات اقدس مین سباحت کر رہا ہے یعنے ہم اپنے واجب تقدس وتعالی کی ذات والا مین ہر وقت تیر رہے ہین ہمارا وجود بعینہ اُس حباب کی مثال ہے جسکی متعلق ہم اپنے پیر ومرشد کا ایک شعر نقل کرتے ہین آپ فرماتے ہین ؎ حباب سوج سے ٹوٹا جو آشنا ہوکر ✣ وہ آب بحر بقا ہوگیا فنا ہوکر ✣ نمود ہے جو ہر وقت دریا مین تیرتا ہے اور چیزے از دریا بیش نیست کی عینیت رکھتا ہے یہ تمام مشخصات اکوان تنزلات واعتبارات واجب الوجود مطلق ہین توحید ذاتی کی طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ - اہل توحید کا عرفان اسجگہ پر ختم ہوتا ہے ؎ وصلی اللہ علی نور کز و شد نورہا پیدا ✣ زمین از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا ✣ معزز ناظرین آپ رموز فقر سے تو آشنا ہوچکے اب حالات برزخ سے بھی آپ صاحبون کو آشنا کرنا چاہتے ہین کہ بعد وصال خاصان پروردگار اور روح مومن وکفار کا کہان مقام ہوتا ہے چونکہ بعض فرقہ آواگون کے قائل ہین بعض جزا وسزا کے قائل ہین بعض کے نزدیک جب انسان مرجاتا ہے تو اُسکا جسم خاک ہوجاتا ہے اور روح جو جوہر لطیف ہے وہ اپنی کل کی طرف رجوع کرلیتی ہے نہ عذاب ہے نہ ثواب ہے اور اس لکھنے کی اس موقع پر ہمین یون ضرورت ہوئی کہ اب ہمین ذکر وصال حضرت قطب المدار محبوب حبیب مختار علیہ الرحمہ لکھنا ہے لہذا بطور تمہید کچھ حالات برزخ کتب معتبرہ سے لکھتے ہین الٰہی بطفیل ان بزرگون کے میرا خاتمہ بخیر کرے اور میرے آل واولاد کو دین ودنیا مین خوش آباد رکھے آمین بحرمتہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم -

حالات برزخ

حالات برزخ

فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ابو نعیم مجاہد سے اس آیت کی

تفسیر مین روایت کیا ہے کہ برزخ وہ زمانہ ہے جو کہ درمیان موت کے ہے بعثت تک یعنے اُنکے آگے ایک حجاب ہے اُسدن تک کہ اُٹھائے جائینگے۔ اور برزخ نام ہے اُس چیز کا جو درمیان دو شئے کے ہو صحاح مین کہا ہے کہ برزخ حاجز ہے درمیان دو شئے کے اور برزخ وہ ہے کہ درمیان دنیا و آخرت کے ہے حشر سے پہلے وقت موت سے حشر تک فرا نے کہا برزخ مرنے کے دن سے بعثت کے دن تک ہے جو مرگیا وہ برزخ مین داخل ہوا حاصل یہ ہے کہ عالم برزخ عالم قبر ہے جو کہ مابین موت کے ہے بعثت تک۔ فائدہ حق سبحانہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کو مشت خاک سے اپنے ہاتھ سے بنایا اپنی روح اُنمین پھونکی سب چیزون کے نام اُنکو سکھائے سارے فرشتون کو اُنکے سجدہ کا حکم دیا جنت مین رہنے کو جگہ دی پھر بوجہ خطا کے جسمین ہزار ہا حکمتین تھین وہان سے نکال کر دنیا مین آباد کیا پس اُنکے لیے پہلا گھر جنت دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتھا پھر جنت مقرر فرمایا اور اُنکی اولاد کے واسطے پہلا گھر مان کا پیٹ دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتھا جنت یا نار قرار دیا اور ہر گھر کے لیے جدا گانہ احکام مقرر فرمائے یعنے مان کے پیٹ کو خلق و تقدیر کا گھر ٹھہرایا اسکے بعد دنیا کو دار عمل بنایا مزرعہ آخرت مقرر فرمایا اصلاح معاش و معاد کے طریقے تعلیم فرمائے اُسکی درستی کے لیے نبی بھیجے کتابین نازل فرمائین اوامر نواہی کا نقشہ جمایا ترغیب و ترہیب کا تماشا دکھایا پھر جن لوگون نے ظاہر و باطن اُسکے موافق اپنا برتاو کیا توحید پر قایم رہے انبیا و رسل کا کہا مانا اُنکی اچھی طرح سے اطاعت کی اُن کے طریقون کو مضبوط پکڑا اُنکی چال کو آرام و تکلیف مین مرتے دم تک نہ چھوڑا وہ پکے اور سچے مومن و مسلم ٹھہرے اور جنھون نے کاروائی دنیا کے لیے دین اسلام کو بظاہر قبول کیا باطن مین کفر و عناد پر جمے رہے وہ منافق ہوے اور جو لوگ ظاہر باطن مین کفر پر رہے دین سے کسیطرح کا سروکار نہ رکھا بلکہ رسولون کی تکذیب کی اُنکو ہر قسم کی ایذا پہونچائی وہ پکے کافر سمجھے گئے اللہ سبحانہ نے دار دنیا مین شان ربوبیت کو کام فرمایا مومن منافق کافر کو حسب مقتضاے حکمت روٹی کپڑا جاہ و منصب صحت و عافیت وغیرہ عطا کی بلکہ بہ نسبت مومنین کے منافقون کافرون کو زیادہ دیا ہر قسم کے عیش و آرام مین رکھا مال و دولت اولاد حکومت سے اُنکی آنکھون کو ٹھنڈا کیا حساب کتاب جزا سزا کو قیامت کے لیے رکھ چھوڑا لیکن قیامت سے پہلے ایک اور گھر مین بسایا جسکو برزخ کہتے ہین یہ دنیا سے اتنا زیادہ

وسیع ہے جتنی دنیا ماں کے پیٹ سے زیادہ وسیع ہے یہاں ایمان و کفر و نفاق و اخلاص و ریا اچھے برے اعمال کی جانچ ہوتی ہے خدا اور رسول کی طاعت و معصیت کا اثر آنکھون سے نظر آجاتا ہے قرآن و حدیث کی باتین جو دنیا مین کہتے سنتے لکھتے پڑھتے تھے وہ سب ظاہر ظہور دکھائی دیتی ہین فرمان برداروں کی قدر و منزلت ہوتی ہے فرش فروش اسباب عیش و آرام اُنکے لیے مہیا کیا جاتا ہے نافرمانون کو ایذا و تکلیف دیجاتی ہے طوق بیڑی آگ سانپ بچھو وغیرہ ایذا و تکلیف کا ساز و سامان درست کیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ بطور ماحضر کے ہے پوری پوری جزا و سزا قیامت کے دن حساب و کتاب ہو کر ملے گی پھر مومنین مخلصین ہمیشہ ہمیشہ کو جنت کے غرفون مین سے عیش و آرام کرینگے کفار و منافقین ابد الآباد تک جہنم کے درکات مین جلین گے موت کو موت آجاینگی حیات ابدی اپنا سماد کھائے گی سارے جھگڑے بکھیڑے طے ہو جائین گے پھر مومنین ہین اور حور و غلمان جنت ہے اور رضائے رحمان۔ اور کافر و منافق ہین اور آگ کا عذاب دوزخ ہے اور قہار جبار کا غصہ و عقاب سے اے تپ ہجر دیکھ مومن ہین ٭ ہے حرام آگ کا عذاب ہمین ٭ اللھم احفظنا اللھم اغفرنا وارحمنا وعافنا وارزقنا واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاٰخرۃ بجاہ سیدنا و مولانا شفیع المذنبین رسول رب العالمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین

اب ہم قبض روح عارف باللہ کی بابتہ لکھتے ہین تا ہمارے ناظرین کو یہ بھی واضح ہو جاوے کہ اہل اللہ کی روح کسطرح قبض کیجاتی ہے۔ سلفی رحمہ اللہ نے مشیخہ بغدادیہ مین کہا ہے کہ مین نے اپنے والد کو سنا وہ کہتے تھے کہ مین نے ابو سعید بن حسن علی واعظ کو سنا وہ کہتے تھے مین نے محمد بن ابی الحسن واعظ کو سنا وہ کہتے تھے کہ مین نے بعض کتب مین دیکھا ہے سمعت ابا سعید الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن محمد الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت اور بعض نسخہ مین سمعت ابا سعید الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن الحسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت واللہ اعلم کہ اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے ملک الموت کی ہتیلی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خط نور سے پھر حکم کرتا ہے کہ وہ اپنی ہتیلی کو عارف باللہ کے لیے کھولے اسکی وفات کے وقت اور اُسے اُس کتابت کو دکھادین پس جبکہ عارف کی روح اُسکو دیکھتی ہے تو طرفۃ العین سے بھی زیادہ جلد اسکی طرف اُڑ جاتی ہے انبیا اور اولیا اپنی اپنی قبرون مین زندہ رہتے ہین اور اپنے قبور مین نماز

(انبیا و اولیا کی روح کس طرح قبض کیجاتی ہے اسکا بیان)

پڑھتے ہین اخرجہ ابو یعلی والبیہقی وابن مندہ۔ اسکی تائید مین دو ایک اور حکایت لکھکر اس ذمہ سے سبکدوشی حاصل کرتے ہین مراۃ الجنان مین یزید نحوی وابو مسلم خراسانی وابراہیم بن صائغ رضی اللہ عنہم کی نسبت حضرت ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے خواب مین دیکھا گویا مین ایک موضع فراخ مین داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تخت پر بیٹھا ہوا ہے واذا رجل یقلی بین یدیہ مین نے کہا یہ بیٹھنے والا کون ہے کہا گیا کہ یزید نحوی ہے اور یہ ابو مسلم یعنے خراسانی صاحب دعوت ہے یقلی بین یدیہ مین نے کہا ابراہیم صائغ کا کیا حال ہے کہا وہ تو اعلی علیین مین ہے اُس تک کون پہونچتا ہے ابو الحسن فرماتے ہین کہ مجھسے خواب مین کہا گیا کہ یہ جو تو نے دیکھا ہے اسکو ایک صالح آدمی نے گور خراسان مین دیکھا ہے سو وہ بعد اسکے تمھارے پاس آتا اور ذکر کرتا تھا کہ بلخ مین ایک آدمی ہے کہ اُسنے یہ خواب دیکھا سمرقند وجرجان وگور خراسان مین اخرجہ ابن عساکر وفات ان بزرگ کی سنہ ۱۶۱ یا ۱۶۲ ہجری مین ہوئی ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم کسی آدمی کی طرف دیکھو کہ وہ کرامات سے یہان تک دیا گیا ہے کہ ہوا مین اُڑتا ہے تو تم اُس سے دھوکا نہ کھاؤ یہان تک کہ تم اُسکو دیکھو کہ کیسا پاتے ہو نزدیک امر ونہی وحفظ حدود وآداب شریعت کے اُنکی کرامات ومجاہدات بکثرت ہین اور حضرت ابو یزید بن طیفور بسطامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے حضرت علی علیہ السلام کو خواب مین دیکھا عرض کیا یا امیر المومنین، آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھائین جو مجھکو نفع دے فرمایا کیا اچھی ہے تواضع اغنیا کے واسطے فقرا کی اور امید اللہ کے ثواب کی عرض کیا اور زیادہ فرمائیے فرمایا اس سے زیادہ تر اچھا ہے فخر فقرا کا اغنیا پر اُس چیز کے اعتماد پر جو کہ اللہ کے پاس ہے عرض کیا اور زیادہ فرمائیے تو اُنھون نے اپنی ہتیلی کھولدی اُسمین سونیکے پانی سے لکھا تھا قد کنت میتا فصرت حیا وعنقریب تکون میتا۔ فابن بدار البقاء بیتا۔ واہدم بدار الفناء بیتا یعنے تو مردہ تھا پھر زندہ ہوگیا اور عنقریب تو مردہ ہوگا سو تو دار بقا مین گھر بنا اور دار فنا مین گھر گرادے اخرجہ ابن عساکر۔ ایہا الناظرین اس تمہید سے آپکو مرتبہ اولیاء اللہ معلوم ہوگیا ہوگا چونکہ ہمنے جو سوانح عمری حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ کی لکھی ہے اُسمین ہمین جو مضمون جس جگہ مناسب معلوم ہوا ہے اضافہ کردیا ہے تاکہ اُس سوانح عمری سے ہر شخص اپنے مذاق کے موافق فیضیاب ہو اب ہم وصال قطب المدار محبوب حبیب مختار اسجگہ لکھتے ہین اور ایک دُر بے بہا کو خاک مین پوشیدہ کرتے ہین جسکا ظاہری نام پردہ ہے اور وہ پردہ بھی ہم لوگون سے ہے ورنہ اُنکا ظاہر وباطن یکسان ہے سہ رازدار اپنا ظہیری کیا

سکے ۔ کنت کنزاً مخفیاً دیکھا تھے ✤ المختصر ایک روز حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ زیب و سادہ
فیض بخشی سے تھے اور خواص و عوام حل مہمات سے شاد کام ہورہے تھے کہ آپنے یکایک دستار مبارک
سید ابو محمد خواجہ ارغون کے سر مبارک پر رکھدی اور جانشینی کی نسبت آپ سے ارشاد فرمایا
اور واسطے دلجوئی و خاطرداری سید ابو تراب خواجہ منصور و سید ابو الحسن خواجہ طیفور برادران
حقیقی سید ابو محمد خواجہ ارغون کو وصیت فرمائی سے اور کہا مین ہون قریب انتقال ✤ جانشین میرا
تو ہے اے خوشخصال ✤ جبکہ یہ ارغون کو بخشا شرف ✤ پھر مخاطب ہو مریدون کیطرف ✤ سب سے فرمایا
کہ اسکو نذر دو ✤ اور جسے جو عرض کرنا ہے کرو ✤ حسب ایمائے ولی ایزدی ✤ حضرت ارغون کو سب نے
نذر دی ✤ جب اس کلام سے مضمون فراق ظاہر ہوا تو یہ تینوں صاحبزادہ و جملہ یاران حضار خدمت
کہ عاشق جمال و شیفتہ کمال اس عاشق ذوالجلال کے تھے بے اختیار نوحہ و زاری کرکے مدہوش
ہوگئے اور عنان شکیبائی ہر ایک کے ہاتھ سے چھوٹ گیا ہر شخص زار زار روتا تھا اور سخت مضطرب
و بیقرار ہوتا تھا حضرت نے اُن سب لوگون سے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ باوجود علم حُسن
صبر اور قبح جزع و فزع اور علم اس امر کے کہ اولیائے ربانی کو حیات معنوی جاوید ہے پھر یہ
اضطراب و بیقراری کیون ہے خاطر جمع رکھو اور اپنا کام کرو مجکو خود سے جدا نہ سمجھو غرض کہ اس قسم
کے کلمات فرماکر فرمایا کہ تمکو خوب معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے مجکو اس عالم مین بہت زندہ رکھا اور
کوئی حادثہ مجھپر مسلط نہین کیا ہمیشہ ظل حمایت مین محفوظ اور تمکو میری دعا سے بہ تعجب اسرار محظوظ فرمایا
تمپر لازم ہے کہ اسکا شکر بجا لاؤ اور مجکو کریم کارساز کے سپرد کرو ان کلمات روح افزا سے سبکو تشفی ہوئی
اُسوقت کسینے عرض کیا کہ بعض احباب صحبت شریف سے معلوم ہوا کہ حضرت کو علم نقل روح کا معلوم
ہے فرمایا کہ درست ہے لیکن اسکا عمل مین نے نہین کیا ہے حق تعالی نے ہر روح کو علی قدر استعداد
ایک جسم عطا فرمایا ہے پس جبکہ اس محل علیہ حق مین ذکر و فکر بھی ہو تی ہو تو وہ جسم خود تجلیات انوار جلال
و جمال ذات واجب الوجود جل و علا سے منور ہو گیا پھر واسطے ایک خم جام کے ایسے فعل کامل کو چھوڑ کر محل
ناقص جسنے اختیار کیا اُسنے آپ کو ازخود ضایع کیا بعض اشخاص کو مین نے دیکھا ہے کہ نقل روح کا
کیا اور وجود ناقص کے مقلد ہوکر افسوس کرتے تھے اس سے لازم ہے کہ کوئی عاقل اس جسم کا حوصلہ
نکرے جو جسم اللہ جل شانہ نے عطا فرمایا ہے اسی پر راضی رہے اور کسب کمالات کی کوشش کرے

بیان وصال

کہ نہایت کار سالکان راہ خدا کا رضا بقضا ہے یہ مجلس غرہ جمادی الاول مین واقع ہوئی پھر انواع فوائد
و مواعظ سے ہر مرید مطالب کو سرفراز فرمایا اور موافق ہر ایک کی قابلیت کے ہر ایک کو بہ افاضہ نعمت
خاص مخصوص و دستار فرمایا الغرض اس امر آخر ایام مین ارادت مندون کو کہ فائز درجات ارشاد
و تکمیل تھے جدا جدا خلوت مین بلا کر وصیت اور تعمیل خاص اور تجویز ساکن و عطا خرقہ صاحب العرا
اجازت بحسب وارشاد سے منور و مسرور فرمایا جب نوبت اصلا کار پروازان نوشت درگاہ سید ابوسعید
خواجہ ارغون و سید ابوتراب خواجہ منصور و سید ابوالحسن خواجہ طیفور کی آئی تمنون نے متفق اللفظ
والمعنی عرض کیا کہ اس دیار مین ہم غریب الوطن ہین ہمکو ملازمت آستانہ شریف و زینہ مفاخرت دنیا
و آخرت بس ہے فرمایا کہ اگر خواہش ہو تو ممکن ہے کہ تکلیف والی جونپور کفاف معین ہو جائے
گذارش کیا کہ ہمکو اللہ کافی ہے اور وسیلہ حضرت وافی ہے ہمت عالی پر آفرین فرمائی اور اجازت
قیام مکن پور کی دی سترھوین جمادی الاول روز سہ شنبہ ۸۴۳ھ و بقول بعض ۸۴۲ھ بالعفۃ
کو سعادت مندان خدمت سے ارشاد فرمایا کہ چند سبوچہ نو لینے کوزے دریاے الین سے بھر کر حجرہ مین
رکھدو آج ہفتہ وصال محبوب و مطلوب حقیقی درپیش ہے درباب غسل و تلقین کے دریافت کیا گیا
فرمایا کہ حسام الدین رہیگا یہ کام آخر اسکے ہاتھون سے مقدر ازل ہے انجام پائیگا سب کو حیرت تھی
کہ بجا آوری حکم کی منظور و ضرور ہے مگر فی الحال حسام الدین کا جونپور سے آنا مقدور سے دور ہے
پس حضرت نے دروازہ حجرہ متبرکہ کا خود بند کر لیا اور مشغول بحق ہوئے بعد چند ساعت کے اندر حجرہ
سے آواز آئی کہ شہا مردانہ بحق ہوے انا للہ وانا الیہ راجعون حسب الارشاد اسوقت حسام الدین حاضر
آگئے اور خدمت غسل وغیرہ بجا لائے بجماعت حضار نماز جنازہ ادا کر کے قالب عنصری کو کہ خزانہ برکات
ہے حجرہ مین کیا بعض راویون نے لکھا ہے کہ یہ امر مردان غیب کے ہاتھون سے ہوا حاضرین بیرون
حجرہ نے لاش کو مغسول و مکفن پایا مکن پور مین روضہ منورہ زیارت گاہ خلایق خاص و عام ہے اور
ہندوستان مین ہر فرد بشر کی زبان زد آپکا نام ہے فقرا کا میلہ سترھوین جمادی الاول کو ہر سال
ہوتا ہے اور مید ٹی اطراف و جوانب ہندوستان بالخصوص پنجاب کی طرف سے آتی ہے اور اہل حاجت
کا گروہ کا گروہ آتا ہے اور ایک میلہ بسنت پنچمی کو ہوتا ہے اس میلہ مکن پور مین قریب دو لاکھ آدمیون
کا مجمع ہوتا ہے اور ہر ایک اپنی مراد کو پہونچتا ہے (غزل مؤلف اوراق ہذا)

مؤلف کی غزل

عجب دربار ہے تیرا بدیع الدین والدنیا نہین کچھ بھید سے ہے کھلتا بدیع الدین والدنیا
نواسہ شافع روز جزا دلبند زہرا کا ترا دادا اعلی اعلی بدیع الدین والدنیا
ولی اللہ وہین وہ فضل حق سے ہوگیا دم مین اشارہ سے جسے دیکھا بدیع الدین والدنیا
ترے چہرہ سے ظاہر سر وحدت راز کثرت ہین کھلے وجہ اللہ کے معنے بدیع الدین والدنیا
علی اسے علے سے پایا ارث مین الفقر فخری کو نبی کی ارث کا حصا بدیع الدین والدنیا
کرامت مین ولایت مین لیاقت مین شرافت مین تو اپنے آپ ہے یکتا بدیع الدین والدنیا
فنا فی الذات کے معنے کو ظاہر کردیا تو نے فنا مین جب بقا ٹھہرا بدیع الدین والدنیا
ترے در پر جو حاجتمند آیا مانگنے حاجت تو حاجت سے سوا پایا بدیع الدین والدنیا
ترے فیض کرم سے چور بھی پاتا ولایت ہے ترے کیا فیض کا کہنا بدیع الدین والدنیا
تو وہ فیاض دوران ہے اشارہ جسجگہ کردے بنے کوثر کا وہ چشما بدیع الدین والدنیا

مرادین سب ظہیری کی ولاد وفضل سے اپنے
خدا سے تم دعا کرنا بدیع الدین والدنیا

گروہ طبقاتیہ مداریہ کا ذکر اور حصہ دوم سیر المدار کا وعدہ

اسجگہ یہ بھی بتادینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعد وصال حضرت (قطب المدار) رضی اللہ عنہ طریقہ رشد ورشاد کیا ہوا اور کتنے گروہ سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین ہوئے اگرچہ اسس بحث کو ہمنے اپنی کتاب سیر المدار کے حصۂ دوم کے واسطے رکھا ہے انشاء اللہ تعالے بشرط زندگی اور بتوجہ مدار صاحب رضی اللہ عنہ ہم دوسرے حصہ مین مفصل ذکر کرینگے مگر اجمالاً اس جگہ بھی کچھ ذکر کرتے ہین جسکی تفصیل یہ ہے پہلے گروہ کا نام خادمان ہے یہ گروہ حضرت سید ابو محمد خواجہ ارغون سجادہ نشین وخلیفہ حضرت قطب المدار سے نافذ ہوا ہے اہل تجرید سے اس مین پانچ گروہ نکلے ہین جو بنام نقد ارغونی ابتی سلوتری سرموری سکندری کہلاتے ہین ان گروہ مین اکثر فقرا صاحب کمال ہوتے آئے ہین۔

دوسرا عاشقان ہے اسکا سلسلہ حضرت قاضی مطہر قدس سرہ اجل خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار سے جاری ہوا اسکے نو شعبہ ہین مثل امام تن کمر بستہ۔ ستار۔ کمال قادری وغیرہ۔

تیسرا گروہ دیوانگان ہے اس مین بہتر گروہ حضرت سید جمال الدین عرف جانمن جنتی خلیفہ حضرت

قطب المدار سے نکلے ہین اور بلقب دیوانگان مشہور ہین اونکے کمالات اُن حضرات سے یہ ہے کہ نقل روح ہر ایک بزرگ جانتا ہے بلکہ کثر اُس گروہ مین ہونگے جو یہ حال نہ جانتے ہونگے۔

چوتھا گروہ طالبان ہے یہ گروہ حضرت قاضی محمود گرگ و دانشمندان تیغ برہنہ خلیفہ حضرت قطب المدار سے ہے یہ ایک بھی گروہ ہے جو طالبان کہلاتا ہے یہ بھی ارباب تجرید و تفرید سے ہین باقی سلسلہ مولانا حسام الدین سلامتی سے جاری ہے چنانچہ مشائخ کرام کاکوری شریف انھین بزرگ سے سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین ہین حضرت شاہ تراب قدس سرہ العزیز اپنی کتاب اصول المقصود صفحہ ۴۳۔ سطر ۱۰۔ مین فرماتے ہین مخفی مباد کہ سلسلۂ مداریہ در فصول مسعودیہ پنج قسم مرقوم است مداریہ [1] طیفوریہ جعفریہ و مداریہ [2] بصریہ و مداریہ [3] صدیقیہ و مداریہ [4] اولیہ و مداریہ [5] مہدویہ و شجرات آن بتفصیل دران مرقوم است اور حضرت شاہ ضیاء اللہ قادری اپنی کتاب نسب نامہ کلان صفحہ ۲۴۔ مین مولانا وجیہ الدین گجراتی و حضرت محمد غوث گوالیاری وغیرہ کو ایسے سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین تحریر فرماتے ہین اور حضرت سید اجمل بہرائچی بھی اسی سلسلہ طبقاتیہ مین تھے اور حضرت خواجہ محمد معصوم نقشبندی مجددی نے اپنی کتاب اسرار سبع مطبوعۂ کلکتہ شجرہ سلسلہ مداریہ لکھا ہے جو حضرت سید اجمل بہرائچی خلیفہ حضرت قطب المدار تک پہونچا ہے مؤلف اوراق ہذا فقیر ظہیر احمد ظہیری نے بھی سلسلہ چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ و سلاسل خمسہ قدیمہ و جدیدہ برکاتیہ و مداریہ کی اجازت اپنے مرشد برحق مولانا سید دلدار علی صاحب مذاق بدایونی علیہ الرحمہ سے پائی ہے

الحاصل ان بزرگان دین کے پوری تفریح اور گروہ خادمان و عاشقان و طالبان و دیوانگان کے واقعی حالات ہم اپنی کتاب سیر المدار کے حصۂ دوم مین ذکر کرینگے جو انشاء اللہ تعالی ایک مستقل کتاب ہوگی جن سے واضح ہوگا کہ اس گروہ کے درویش اطراف ہندوستان مین کہان اور اور کس کس جگہ زیب سجادہ ہین اور کن سے سلسلہ جاری ہے اور کن سے جاری نہین ہے اگرچہ ہمارے پاس اسکا سرمایہ بافضال ایزدی اور توجہ حضرت قطب المدار کافی وافی ہے تاہم اسجگہ یہ بھی لکھدینا مناسب جانتے ہین کہ جو صاحب اس کتاب کو ملاحظہ فرمائین اور اس کتاب کے علاوہ سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ کے حالات اُنکو معلوم ہون تو مہربانی فرماکر مؤلف اوراق ہذا کے پاس بھیجدین جو کمال شکریہ کے ساتھ درج کتاب کیے جائینگے۔

اصول المقصود و نسب نامہ کلان و اسرار سبع

حالات کتاب حصہ دوم

باب چہارم سلسلۂ مداریہ کے اشغال مین

سبق اول یہ جاننا چاہیے کہ سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ کے اشغال کا یہ قاعدہ ہے کہ اول جذب و سلوک کے بعد آپ کو بھول جانا اور آپ کو نہ دیکھنا پروردگار عالم کو دیکھنا ہے سخود کو اتنا مٹا کر تو نہ رہے تیری ہستی کا رنگ و بو نہ رہے ÷ اور آپ کو نہ پانا حق کو پانا اپنے آپ سے عداوت خدا سے محبت آپ سے جدائی خدا سے آشنائی یہی اسرار کلمہ لا الہ مین مندرج ہین جو نفی اور اثبات سے مرکب ہے چونکہ کلمہ لا نفی مطلق ہے ہر سہ زمانہ ماضی و مستقبل اور حال کے واسطے اسواسطے کہ سوائے خدا کے نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہوگا الآن کما کان یعنے جیسا کہ تھا اسیطرح ہے اور ایسا ہی رہے گا ظاہر مین وہی ہے باطن مین وہی ہے۔ مؤلف۔ مین ترا جان تری دل مین ہے جلوہ تیرا پھر سبب کیا ہے نہین بھید جو کھلتا تیرا ÷ اول وہی ہے آخر وہی ہے۔ دوسری کوئی شے نہین ہے واللہ سب وہی ثم باللہ سب وہی ہے جسکا مطلب ان رباعیون سے ظاہر ہے۔

سلسلۂ مداریہ کے اشغال

رباعی

عین است و عیان بمہر و ماہ ہمہ اوست	در دیر بدل بکعبہ ہمہ اوست
لاحول ولا قوۃ الا باللہ	باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

رباعی

کہین عین حق ہے کہین پر نہان ہے	کلیسہ و کعبہ کی دھن مین جہان ہے
مین قربان مرشد کے جسنے بتایا	ظہیری دل ہی مین نہان اور عیان ہے

پس اسے بھائی جو چیز کمال پر پہونچی ہے برعکس ہو جاتی ہے اور چیز سے مراد جوہر ہے جسکی مثال تخم ست ہے اور ہمارا آکمال پر پہونچا درخت سے مراد ہے جب تخم کمال پر پہونچتا ہے درخت ہو جاتا ہے اور جب درخت کمال چاہتا ہے تخم ہو جاتا ہے اب جاننا چاہیے کہ یہ درخت کلمۂ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسکی شریعت نفی اور اثبات ہے اور اسکی طریقت اثبات الاثبات ہے اور اسکی حقیقت اسقاط الاسقاط ہے اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اسکی معرفت ہے اگر سچا طالب ہے اور مقصد پر پہونچا چاہتا ہے تو اُسکو چاہیے کہ بموجب اس رتبہ شریف کے جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ کوشش کرکے آپ کو تخم بنائے اور عدم کے کھیت مین ڈالکر اُسکے وجود کو جمائے اور زبان کے ذکر مین مشغول ہو اور یہ ہی ذکر فی الشریعت ہے یعنی الا اللہ زبان سے کہنا اور کان سے سُننا اور دل سے جاننا اور جان سے سمجھنا پس تو معرفت معبود کی دیکھیگا جب تو نے ذکر کے پانی سے زبان کو پرورش کرلیا اب دل کے ذکر کی نگاہبانی کرنی چاہیے اور اُسیکو ذکر فی الطریقۃ کہتے ہین یعنی الا اللہ دل سے کہنا اور کان سے سننا اور جان سے جاننا اور جان سے سمجھنا پس تو معرفت مقصود دیکھیگا جب دل نگاہبانی ٹھیک کرے وہ درخت ہو جاوے اُسکے بعد اپنی روح کو ذکر سے آراستہ کرے اور اُسکو ذکر فی الحقیقۃ کہتے ہین الا اللہ دم مین کہنا اور تن مین سننا اور جان مین جاننا اور جان جان مین سمجھنا پس دیکھ کہ معرفت موجود ہے جب ذکر روح سے آراستہ ہو جاوے اب محبت کل کی پیدا ہوگی پس دیکھ کہ یہ معرفت وجود ہے جان کہ ذکر سے مقصود سر ہے اور یہ ذکر فی المعرفت ہے یعنے ہو ہو ہو زبان اور دل اور جان اور تن سے کہے اور دیکھے اور جانے اور سمجھے اسکے بعد اپنے پاس انفاس مین یار کی پختگی کرنا چاہیے اور ذکر اللہ کا بھی کرے کیونکہ صفت باغبان کی رکھے اور تو مزدور کی جب محبت کی نظر سے دیکھے گا تو کسی جگہ پر تجکو مقرر کرے گا اور باغبانی دیکھ روبرو خلیفہ کے لے جاوے اور خلیفہ اپنی محرمی کے وسیلہ سے سلطان کی بارگاہ مین پہونچاوے اور سلطان اُس لانے والے کے ذریعہ سے اپنا حبیب اور محرم اسرار کرے جب تو محرم اسرار ہوا حر ہوگیا یعنے آزاد اور جب تو حر ہوا تو اب تیرے ہاتھ مین اختیار ہوگیا چنانچہ مولوی معنوی نے فرمایا ہے ؎ بلکہ ذاتے گشت موجودات را ✤ نے گمان و نے نفاق و نے ریا ✤ نے شال و نے مکان و نے نشان ✤ نے زبان و نے جنین و نے جنان ✤ نے شکال و نے سوال و نے جواب ✤ دم مزن واللہ اعلم بالصواب ✤

اسجگہ پر خوب ہوشیار رہنا چاہیے بہت لوگ اس مقام پر عبرت مین پڑ گئے ہین
پس عاجزون کے مانند نالان اور سوزان راستے کے دروازہ پر قائم رہ انما
المخلصون علی خطر عظیم اس کو خیال مین رکھ کیا تو نے محمود و ایاز کے قصہ
کو نہین پڑھا ہے کہ کبھی تخت پر بٹھلا کر پیشوا مخلوق کا بناتا ہے اور کبھی بلا اور آفت کے
تیر کا نشانہ بنا کر ذلیل و رسوا کرتا ہے ؎ چہ کند بندہ کہ گردن نہ نہد فرماں
چہ کند گوے کہ تن در ندہد چوگان را ❖ جو کوئی بسبب غرور کے خالق کو اپنی سلطنت
کے تحت مین سمجھیگا وہ شخص مردود ازل اور ابد کا ہوگا نعوذ باللہ منہا اے عزیز ذکر کی
شرطون مین سے سب سے ضروری شرط یہ ہے کہ شیخ کامل سے پہونچا ہو اسواسطے
کہ ذکر تقلیدی اگرچہ شیطان کو دفع کرتا ہے لیکن اس سے مقصد اور مطالب بہت کم اور
نادر حاصل ہوتا ہے ؎ ہر کہ در رہ بے قلاوزی رود ❖ ہر دو روزہ راہ صد سالہ بود
ہر کہ تازد سوے کعبہ بے دلیل ❖ ہمچو آن سرگشتگان گردد ذلیل ❖ ہر کہ گیرد پیشہ
بے روستا ❖ ریش خندی شد بہ شہر و روستا ❖ زانکہ نادر باشد اندر جا نبین ❖ کادمی
سر بر زند نے والدین ❖ مال او باید کہ کسبی میکند ❖ نادرے باشد کہ گنجے سر زند
مصطفاے کو کہ چشمش جان بود ❖ تا کہ رحمن علم القرآن بود ❖ اور ذکر کے
طریقون سے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ذکر کرنے والا متوضی یعنے وضو پہلے یا تیمم کرلے
اور اگر غسل کرسکتا ہو تو کرلے بہت اچھا ہے اور نجاست سے جامہ کو پاک کرے اور
ذکر کی کیفیت یون ہے کہ مربع قبلہ کی طرف منھ کرکے بیٹھے اور مربع بیٹھنا منع ہے
لیکن ذکر کے وقت جائز ہے اپنے دونون ہاتون کو زانون پر رکھے اور آنکھون کو بند
کرے اور ہونٹون کو بھی اور اپنی نظر کو دونون ابرو کے بیچ مین رکھے کیونکہ کام کی
کشادگی اسی جگہ سے ہوتی ہے دس مرتبہ درود پڑھے اور چالیس بار یا خیر
الفاتحین کہے اور بعد فاتحہ کے یہ دعا پڑھے رَبِّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُكْرِكَ
وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَتَوْفِيْقِ طَاعَتِكَ وَاجْتِنَابِ مَعْصِيَتِكَ يَا رَبِّ
هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ

محمد وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد اپنے شیخ سے مدد چاہے اگر اُسکی
حضوری حاصل ہو تو شیخ الشیخ کی حضوری چاہے اسیطرح سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک
اور جسوقت کہ حضوری حاصل ہووے اور جس کسیکی ہووے ذکر کی ابتدا اُس سے ہے اُسکے بعد ناف
تک سر کو نیچا کرے اور کلمہ لا شروع کرے اور سر کو سیدھا کرے خوب اچھی طور سے کھینچکر اور الہ
سکہے اور سیدھی چھاتی کی جانب اشارہ کرے سر سے اور دوسری مرتبہ لا کہنے کے ساتھ
سر کو سیدھا کرے مد طویل کے ساتھ اور الہ سکہے اور دل کی طرف جو اُلٹے پہلو کی جانب ہے اشارہ
کرے اور یہ کلمہ متصل ہووے اور پوری قوت اور طاقت کے ساتھ چپکے چپکے کہے ہونٹھ باندھکر اس
غرض سے کہ ذکر کی گرمی رگون اور پٹھون مین جاوے اور کدورت کو جلا دیوے اور اس طور کا ذکر
دل کو بہت خالص کرتا ہے اگرچہ ذکر بالجہر یعنے چلا کر بھی سنت ہے لیکن کتاب اور حدیث
اور فقہا کی روایتون سے اور آثار اور مشایخون کے عمل سے ذکر خفی یعنے لب بند کرکے کرنا
ثابت ہے حضرت والد اور مرشد صاحب تحفۃ الابرار کا قاعدہ تھا کہ مغرب کی نماز کے بعد اور اول
عشا مین ذکر خفی کیا کرتے تھے اور اُس ذکر کے درمیان ایسی بتین جو دل کو کھولین اور
حقیقتون کو ظاہر کرین فرمایا کرتے تھے جو طالب کے شوق کو بڑھاتی تھین چنانچہ اُن
بیتون مین سے بعضی یہ ہے سے مستم کن آنچنان کہ ندانم زبیخودی * درعرصۂ خیال کہ آمد
کدام رفت * اے عزیز ذکر کرنے کے وقت نفسانی اور شیطانی اور ملکی خطرون سے نفی کرنا اور
ان خیالات سے آپ کو بچائے رہنا واجب ہے اور جو نفی نہو سکے تو تین بار کہے سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم اگر نفی ہو جاوے تب حلقہ مین مشغول ہووے دم کھینچے
اور اگر نفی نہووے تو فوراً اُٹھے اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرے اور خلوت
مین جاوے اور اللہ تعالے کے شکر کی دو رکعت نماز ادا کرے اور سلام کے
بعد سو مرتبہ استغفار کرے اور سجدہ مین جاوے اور کہے اے خداوندا مددکر
تیرے لشکر کے ساتھ مین نہین اٹھسکتا جان کہ اگر نفس دنیا کی لذتون اور
خواہشون کے واسطے تقاضا کرے اسکو خطرہ نفسانی کہتے ہین اور

خطرہ شیطانی وہ ہے جو گناہون اور ممنوعات شرعی اور بدکاری کی طرف کھینچے
اور خطرہ ملکی جو اپنے پروردگار کی طاعتون اور خیرات اور نیک کامون کے اوپر
حریص کرے اور ایک خطرہ رحمانی ہے مگر خطرہ ملکی اور رحمانی مین فرق
یہ ہے کہ ملکی عوض کا متلاشی ہوتا ہے بخلاف خطرہ رحمانی کے کہ احتمال
تلاشی کا نہ رکھے اور حضرت شیخ تاج الدین مدا اللہ ظلہ اپنے مسبحہ مین فرماتے ہین
اور شیخ محمد جیدی سے نقل کرتے ہین شغل طیفوریہ مین کہ حضرت شاہ مدار کا ذکر (ہو)
مین عمل ہوا یعنے مدہبت کھینچے ایسی کوشش کرے کہ ذکر ہو مین ناف کے نیچے
سے دم کو نہایت سختی کے ساتھ کھینچے اور تارک یعنے ما فوخ تک لیجاوے اور
اُس سے باہر نجانے دے راستہ دم کے باہر آنے کا روک دے یہانتک
کہ گرمی انفاس کی وہم مین کھلے اور فہم مین بند ہے یہ اک سر ہے کہ جو مرشد کامل
سے ظاہر ہوتی ہے ہر ایک بوالہوس کو اسجگہ دخل نہین ہے ٭ انفاس
پاس دار اگر مرد عارفی ٭ ملک دو کون ملک توان کرد یک نفس ٭ اور پاس
انفاس طیفوریہ حق یا ہو کے ساتھ ہے ٭ ہر دل کہ در ہوا ہے ہویت
مجال یافت ٭ عنقا ہمتش دو جہان زیر بال یافت ٭ دوسری فصل مداریہ
مراقبہ کے بیان مین المراقبۃ جلوس الموحد فی میدان التوحید
یعنے مراقبہ کی تعریف یہ ہے کہ بیٹھنا موحد کا توحید کے میدان مین اور بعض نے
یون کہی ہے کہ رویۃ اللہ بلا حجاب یعنے اللہ جل جلالہ کا بغیر حجاب کے
دیکھنا اور بعض نے کہا ہے کہ النظر بصفاء العین الی المغیبات
یعنے آنکھ کی صفائی کے ساتھ غائب چیزون کو دیکھنا اور مراقبہ کی
کیفیت یہ ہے کہ پہلے طہارت یعنے وضو کرے اور کپڑون کو پاک کرے اور تنہائی
جو حال کو پریشان نہین کرتی اور بات کرنے کی خواہان نہین ہوتی ہے اُسمین
قبلہ کی طرف منھ کرکے بیٹھے اور اپنی پیٹھ کو سیدھا رکھے اور دونون آنکھین
سامنے اور اللہ کے نقش کو سینہ مین تصور کرے اور انفاس کو پاس رکھے

اور دل مین سوائے حق کے اور کسیکو دخل نہ دے اسیطور سے اس حال کو اپنے
اوپر لازم پکڑے یہانتک کہ ایک ہفتہ مین مراقبہ کا کام پورا ہو جاوے توحید
کی مجلس مین دوست کے ساتھ ہمنشین اور حضور اسکے امین ہو جاوے گا۔ چو نقش
اللہ را در سینہ دارد ✤ نفس را پاس با آئینہ دارد ✤ شود عالم وصال دوست حاصل ✤
چو این را دائما در سینہ دارد ✤ تمام مداریہ مراقبون سے اس مراقبہ کو حضرۃ قدوۃ
الکبرے شاہ اشرف جہانگیر نے اچھا فرمایا ہے اور لطائف اشرفی مین ذکر کیا ہے
مراقبہ اللہ ناظری اللہ حاضری اللہ شاہدی اللہ معی مراقبہ بی یسمع وبی
یبصر وبی یعلم وبی ینطق وبی یبطش وبی یمشی مراقبہ اللہ ن ق س ال د ج
ش م ب و اور یہ مراقبہ صاحب تحفۃ الابرار نے مناقب قطب المدار کے والد
ماجد کو حضرت سلطان محمود قدس سرہ سے پہونچا ہے ان حروف مقطعات
سے مراد اللہ جل شانہ کی صفتین ہین مراقبہ کرنے والے کو چاہیے کہ مراقبہ کے
وقت اُن کو ملاحظہ کرے چنانچہ نون سے اشارہ ناظر کی طرف ہے اور قاف
سے قادر اور قائم اور سین مہملہ سے سمیع کی طرف اور الف سے احد
اور لام سے لطیف اور دال سے دائم اور جیم سے جلیل ہے اور شین معجمہ
سے شاہد کی طرف اور میم سے مہیمن اور بے موحدہ سے باسط اور واو سے
ودود اور سوائے اسکے جو اسم مصدر ان حروف کے ہون یہ حروف
سر کے ہین جاننا چاہیے کہ جب مراقبہ کرے پہلے پوری پوری طہارت کرے
باطن کی خلوۃ کے واسطے کوشش کرے اور قبلہ کی طرف منھ کرکے سر نیچا کرکے اپنے اعضا کو
اکٹھا کرے یعنے اسطرح سے بیٹھے جیسے تشہد کے واسطے بیٹھتے ہین اور دل کو حق کے ساتھ
متوجہ کرے یعنے یہ جانے کہ اللہ حاضر ہے اور اللہ ناظر ہے اور اللہ میرے ساتھ ہے اور یہ
بات ہمیشہ دل مین رکھے کہ اللہ سمیع ہے اور بصیر اور دلون کے حال سے
خبردار ہے اور علم اُسکا سب فعلون پر محیط ہے اور خطرات کلیہ
اور جزئیہ اور کیفیہ اور کمیہ اور ظاہرًا اور باطنًا کو جو سوا اسکے اور کوئی

بات اور خطرہ دل مین گذرے تو مراقبہ کرنے والے کو چاہیے کہ مراقبہ از سرنو شروع کرے اسواسطے کہ مراقبہ رقیب ہے اور رقیب نگاہبان کو کہتے ہین پس چاہیے کہ اپنے دل کے خطرات سے پرہیز کرے اور اگر ایک لمحہ بھی خطرات غیر سے غافل ہوگا مراقبہ نہوگا (صفت محمد علیہ السلام کا مراقبہ) چونکہ حقیقت تخم کی مثال ہے دو اعتبار سے یہ تخم جو ظاہر ہوا ایک اعتبار سے ہے اور جو تخم کہ بطون مین ہے اُسکو بیج کہتے ہین اور اسیکو احدیت کہتے ہین اس جگہہ نفی عدد کے ساتھ ہے اسپر سب کا اتفاق ہے اور دوسرا اعتبار ظہور کہ اُس کو درخت کہتے ہین اور اسی کو واحدیت بھی کہتے ہین اور اس جگہ عدد کے ساتھ اثبات ہے اور اُس درخت کی شاخین مانند اسمار الٰہی کلی کے ہین اور پھول اُس درخت کا مانند بہشت کے اور کانٹا اُسکا مانند دوزخ کے اور میوہ اُسکا مانند محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چنانچہ آپ نے خود فرمایا ہے ونحن الآخرون السابقون یہ اشارہ اسبات کی طرف ہے کہ پہلے اس درخت کا تخم صورت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوا اور اُسکے طفیل مین آدم علیہ السلام اور سواے اُنکے اور اشیا ظاہر ہوئین اور پتا اس درخت کے اٹھارہ ہزار عالم اور ذات اُس درخت کی حق ہے اور جعلنا من الماء کل شی حی محیط ہے جڑ اور شاخ کے ساتھ اور نہ اندر ہے اور نہ باہر نہ بیج مین ہے نہ شاخ مین بلکہ تمام درخت کے ساتھ محیط ہے جیسے کہ ذات حق سبحانہ تعالیٰ اسمار الٰہی اور کونی کو محیط ہے اور ہر ذرہ ذات سے ہے پس سب وہی ہے اور اسمار اُسی کے ہین دوسرا کوئی نہین ہے اور یہ مراقبہ ہمیشہ اپنی بصارت پر رکھے کتنی مرتبہ اس ذکر مین مشغول ہووے یا ہوا ین یا ھو ہمیشہ اُسکو جانے اور بالکل ہر چیز کو ہستی اُسکی جانے کہ ظاہر اور باطن اور اول اور آخر سب وہی ہے پس شک نہین ہے کہ اس ملاحظہ سے توحید کا آفتاب حاصل ہووے اور غیریت کے وہم سے بچکر اخلاص کے ذکر کے ساتھ ہوکے عالم مین محو در محو اور بے نام و نشان ہو۔

باب پنجم دعای بشمخ باترجمہ فارسی مع موکلات مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ یَابَشْمَخُ بَشْمَخُ ذَاالْاَھَا مُوْشَیْطِیْثُوْنَ - احب ہیطیایل بحق ہذاالاسماء-

یا بارخدایا ای بزرگوار بزرگوار عظیم خداوند عظیم قدیم-

اَللّٰھُمَّ یَدَانُوْ مَلْخُوْثُوْدَ مُوْثُوْدَ اِیْمُوْنَ - احب طوراییل یا سماییل بحق ہذاالاسماء-

یا بارخدایا داننده سرِ بندگان راہبر بندگان-

اَللّٰھُمَّ یَا خِیْثُوْمِیْمُوْنَ اَرْقِشْ دَارَعِلْیُوْنَ - احب یا میتاییل ہذاالاسماء-

یا بارخدایا ای بزرگ کسانیکہ ایشان از کرم خویش دہشت خواہی کرد-

اَللّٰھُمَّ یَا رَخْمِیْشَارَ ھِلْیُوْنَ مَیْتَطِرُوْنَ - احب یا عنائل بحق ہذاالاسماء-

یا بارخدایا ای گرامی کننده گرامی کنی ما را بہ پرہیزگاری-

اَللّٰھُمَّ یَا رَخِیْثُوْ اَخْلَاقُ اَخْلَاقُوْنَ - احب یا بینائل بحق ہذاالاسماء

یا بارخدایا ای ور گردہ جملہ آفریدگان آفریدگان -

اَللّٰھُمَّ یَا رَخْمُوْثُ اَرْخِیْمَا رَخِیْمُوْنَ — اجب یا سمائل یا اسمائیل بحق ہذاالاسماء

یا بارخدایا رحمت کن ما را در رضای خویش-

اَللّٰھُمَّ یَا اَھْیَبًا اَشْرَاھِیًّا اَذُوْنِیْ اَمْیَاؤُتَ اَمْبَاوُنُوْنَ - احب یا قرائیل بحق ہذاالاسماء-

یا بارخدایا ای زنده پاینده دور دار ما را از بلاہا و آفت ہا-

اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرُ اَرْغَیْشَ اَرْغِیْ تَتْلِیْثُوْنَ - اجب یا جبرائیل بحق ہذاالاسماء-

یا بارخدایا ای روشن کننده خلائق -

اَللّٰھُمَّ یَا شَبْرُ اَسْمَاءُ اَسْمَاؤُنَ - احب یا دردائیل بحق ہذاالاسماء-

یا بارخدایا ای آنکہ تو در کار دین گنہگارم-

اَللّٰھُمَّ یَا مَلْبُعُوْنَا مَلْبِغَا مَلْخَا مَلْخُوْنَ - احب یا میکائیل بحق ہذاالاسماء-

یا بارخدایا ای آنکہ تو بادشاہی دین گدا در تو-

اَللّٰهُمَّ يَاءَ لَاٰمُ اَدْغِدُ اَدْغِيْ يَدْنُوْنَ ـــ احب يا اسرافيل بحق هذا الاسمار.

یا بار خدایا ای ہمہ دان فریاد رس جملہ درماندگان۔

اَللّٰهُمَّ يَا مُشْمَخُ مُشْمَخِيْنَا مُشْلَامُوْنَ

یا بار خدایا ای آنکہ تو محروم مکن خواہندگان رخودرا۔

بين الكاف والنون انما امره اذا اراد شيئاً ان يقول له كن فيكون فسبحان الذى بيده

بہ برکت کاف و نون   بدرستیکہ کار او ست چون بخواہد چیزے کہ بگوید او را باش پس بباشد پس پاک ست

ملكوت كل شئ واليه ترجعون

آنکہ بدست اوست بادشاہی ہر چیزی و سوئے او باز گردند۔

حصار دعائے شیخ

(دعائے شیخ کا حصار)

اَللّٰهُمَّ يا حافظ النوح فى الماء ويوسف فى البير وايوب فى البصر وموسى فى اليم وعيسى فى الرحم

یا بار خدایا نگہدارندہ نوح در آب   و یوسف را در چاہ   و ایوب را در بیماری   و موسی را در دریا   و عیسی در شکم

ويونس فى بطن الحوت وابراهيم فى النار واسمعيل فى تحت السكين ومحمد رسول الله صلى الله

و یونس را در شکم ماہی   و ابراہیم را از نار   و اسماعیل در زیر کارد   و محمد رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم فى الغار واحفظنا من اعداء والحصار وافوض امرى الى الله ان الله بصير بالعباد

علیہ وسلم   در غار   پناہ دہ از دشمنان غصہ۔

برحمتك يا ارحم الراحمين قال امام حسين عليه السلام المدار شان ربه بشيره قال حسن بصرى المدار

عاشق امنة قال حق المدار برزخ بين النبوة والولاية قال شيخ نصير الدين مسطور الانام اظهر البديع

مناجات قطب المدار

(مناجات قطب المدار)

بسم الله الرحمن الرحيم يا الله يا الله يا مدار يا منير المدار يا منير المنير يا برقليطس يا اهيا

يا اشراهيا اذونى اثباوث اثباوثن يا مدار الذى لا بداية بذاته ولا نهاية بصفاته يا مدار

الدنيا والاخرة يا مدار السموات والارض يا مدار الارواح وروح الامين يا مدار فى السماء

والارض الى يوم القيامة مظهر قضاء قدر اُس سے ظاہر ہووے بحکم من له المولى فله الكل سے کے متصرف

ہووے یہ مقام مداریہ کا منتہائے عالم غیب ہے اور اولیاء اور اتقیاء کی جائے بازگشت قطب المدار ہے جیسا کہ

بقیہ

پیغمبرون کو بزرگی ایک دوسرے پر ہی اولیاء کے درمیان مین بھی ایسا ہی ہی اس مقام کے دو مرتبہ ہین ایک نبوت دوسری ولایت مگر اولیاء کو مرتبہ ولایت حاصل ہی اور مداریہ کا مقام نبوت اور ولایت کے درمیان ہی ابوالعباس ظہیر الدین الیاس نے اپنے رسالہ مین ذکر کیا ہی کہ المدار محل بین النبوۃ والولایۃ یعنے مداریہ مقام درمیان نبوت اور ولایت کے ہی رسالہ حالیہ مین ہی کہ قطب المدار کو فیض اللہ سے بلا واسطہ ہی پھر اُن سے قطب الاقطاب کو پھر اُنسے قطب عالم کو پھر اُنسے قطب الاوتاد کو پھر اُنسے قطب الابدال کو پھر اُنسے قطب الارض کو اور وہ سب ابرار ہین پھر اُنسے قطب ولایت کو پھر اُنسے نقباء کو پھر اُنسے نجباء کو درجہ بدرجہ پھر زاہدون کو اور عابدون کو درجہ بدرجہ پھر اُنسے تمام مخلوق کو اور کل عالم کو درجہ بدرجہ ہی - کتاب بحر المعانی مین لکھا ہی کہ مدار کار موجودات کونی کی ذات قطب المدار ہوتی ہی - نفاس الاخیار مین ہی کہ شاہ مدار گلزار ابراہیم علیہ السلام ہی حصول اس مرتبہ کا باعث عالی مرتبت ولایت ہی عزل و نصب رجال اللہ و انتظام کونی اُسکے ہاتھ ہی اُسی کو قطب الاقطاب قطب العالم قطب الارشاد قطب کبریٰ قطب اکبر کہتے ہین اسکی مشرح کیفیت آگے آتی ہی جسکو بڑی تحقیق سے ہمنے مرتبہ قطبیت وغیرہ کی بحث مین لکھا ہی -

(اولیاء کے افراد کی تعداد و مرتبہ قطبیت وولایت کی بحث)

باب ششم اولیاء کے افراد کی تعداد مین اور اُنکے نامون کی تحقیق مین اور مرتبہ قطبیت وولایت کی بحث مین

واضح ہو کہ اولیاء کی ایک جماعت ہی جسکو افراد کہتے ہین یہ جماعت قطب کے تحت و تصرف مین نہین ہوتی ہی اور تعداد افراد کی ہر صدی مین زیادہ ہوتی ہی اسم ظاہر کے محل کے موافق اور اسکے عکس کے موافق تعداد کم ہوتی ہی اور یہ لوگ محبوبون سے ہین انکی استقامت بلا واسطے کے فیاض سے ہی پس قطب الافراد و قطب المدار مین مساواۃ یعنے برابری ہی لیکن شیخ اکبر یعنے حضرت محی الدین ابن العربی نے بعض افراد کو قطب المدار سے افضل قرار دیا ہی اسواسطے کہ اُنھون نے فرمایا کہ بعض افراد حبیب اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرب پر ہوتے ہین قطب المدار کے خلاف کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ افراد سے ہین اسواسطے کہ ولایت نبوت پر مقدم ہی جس طرح ایمان ولایت پہ مقدم ہی اور شیخ علاؤ الدولہ سمنانی اور مولانا نور الدین جعفر بھی افراد سے تھے عمدۃ المحققین مولانا قاضی محمود نے لکھا ہی من المحقق الراسخ فی العلم بذات اللہ وصفاتہ بتعلیمہ تعالےٰ بواسطۃ وبلا واسطۃ للنبوت المداریۃ قطب المدار اور وہ غوث الاعظم ہین نظیر النبی صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی جانب سے جنکو مرتبہ مداریۃ اپنے خزانہ سے عطا فرمایا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو مرتبہ مداریۃ پروردگار عالم نے عطا فرمایا - اور جب کوئی سائل سوال کرے کہ مدار کیا ہے تو اُسکو یون
جواب دیا جاویگا کہ مدار علت ہے اور علت اصل ہے محکوم بہ کے ثابت ہونے کے واسطے اور مدار اصل ہے
ثبوت حکم کے واسطے - اور ہوگی اصل مدار وہ شئے کہ جسکی طرف وجود اشیاء کا دورہ کرے اور رجوع
کرے - اور مدار علت ہے واسطے ثبوت بہا کے جیسے کہ کوئی کہے کسی چیز کے واسطے ہذا الشئی مدار الاشیاء
یعنے یہ چیز علت ہے اُسکے واسطے اور علت اصل ہے حکم بہا کے ثابت ہونے کے واسطے - اور ایک یہ بات بھی
ہے - کہ اصل الحکم کی دو قسمین ہین اول مدار اصل حقیقی بنفسہ الحقیقی المطلق من کل الوجوہ - اور دوسری مدار اصل
جسکو اللہ تعالے نے بعض وجوہ سے مدار کرے - پس جاننا چاہیے کہ مدار الاصل الحقیقی بنفسہ المطلق من کل الوجوہ
اُسکے واسطے مداریہ حقیقیہ ذاتیہ غیر المتناہیہ ہے اور وہ ایسی ذات حقیقی ہے جو جوہر بنفسہ الحقیقی ہے یعنی وحدۃ
احدیت ذاتیہ حقیقیہ مطلقہ غیر متناہیہ کے ساتھ اور اُسکی ہویت بسیط ہے - اور مدار اصل مشتق ہے - قائم بنفسہ
الحقیقی المطلق غیر متناہی وجود حقیقی مطلق غیر متناہی کے ساتھ - اور واحد ہے اپنی صفات حقیقیہ ذاتیہ ثبوتیہ
مطلقہ غیر متناہیہ اور اضافیہ کے ساتھ اور واحد ہے اپنی صفات سلبیہ حقیقیہ اور اضافیہ کے ساتھ اور وہ ذات
اُس اللہ برتر کی ہے ایسی مدار ہے جو اصل ہے اُس اصل کی جو موصوف ہے مداریہ اصلیہ حقیقیہ بنفسہ الحقیقی کی -
اور وہ مدار اصل جسکو اللہ تعالی نے بنایا مدار اصل اور مصدر مادہ اپنی مداریۃ کی بخشش کی ساتھ اور بنایا
خزانہ فرعیہ اضافیہ کے ساتھ اپنے نفس حقیقی سے کہ مدار اصل بنفسہ روح انسان الکل کی ہے پس مدار الاصل
الحقیقی بنفسہ الحقیقی المطلق من کل الوجوہ مدار المدار اور اصل الاصل ہے - اور حکماء کے نزدیک کل الکل ہے - اور
روح مدار مصدر اصل ہے امر کی ہے اسرار اللہ تعالے سے جیسا کہ حکم فرمایا اللہ تعالے نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو قل الروح من امر ربی یعنے کہہ دواے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ روح حکم رب کا
ہے - صادر کرتا ہے اُسکو اللہ تعالے اپنے نفس حقیقی مطلق سے یعنی علم نفس حقیقی مطلق سے جیسا کہ قول اللہ برتر
کا ہے ونفخت فیہ من روحی - یعنی پھونکی مین نے اُسمین اپنی روح کہ وہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے اور وہ روح الکل ہے جیسا کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ ہم اللہ سے ہین اور سب مسلمان مجھسے اور
ظاہر کیا اُسکو بدون مادہ اور مٹی کے عالم جبروت مین بہتر پھر مختار کیا اُسکو بخشش اختیار کے ساتھ
جو فرع ہے اُسکے نفس مختار حقیقی اصل کے اور بنایا اُسکو مدار اور علت اصل مصدر مادہ کل مخلوقات کے
صادر ہونے کے واسطے - اور اُسی سے وہ غوث الاعظم ہے جسکا مدار اللہ تعالے ہے اور وہ بھی

(روح کی بحث)

اپنی ذات فرعی اضافی مین اور آحد ہی بباعث عطا کرنے اُسی اللہ برتر کے احدیۃ فرعیۃ اضافیہ کو اپنی ذات حقیقی کی احدیت سے جو اصل ہی اس سبب سے کہ بیان فرمایا نبی علیہ السلام نے انا احمد بلا میم یعنے مین احمد ہون بلا میم کے۔ اور احد ہی اپنی صفتون مین اُس سے اور اُسکے ساتھ اور وہ روح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی جو امین مومن مسلم عارف موحد محب عاشق معشوق وہ ولی ہین جسکو اللہ تعالی نے قطب الولایت پھر قطب الارض پھر قطب الابدال پھر قطب الاوتاد پھر قطب العالم پھر قطب الاقطاب پھر قطب المدار اور وہ غوث الاعظم ہی پھر نبی پھر رسول پھر اولوالعزم پھر خاتم پھر مصدر مدار مادہ پھر مصدر مدار مادہ کل ارواح کے واسطے اور وہ روح قطب المدار ہی جو ولی مطلق ہی اور نبی علیہ السلام کی نظیر۔ اسواسطے کہ وہ انسان الکل کی حقیقت ہی اور حقیقت متحد ہی وقال الصوفیہ لیس نے الوجود الا حقیقۃ واحدۃ وہذا فی مقام التوحید اور اسمین فرق نہین ہی اسپر تمام علماء کا اتفاق ہی۔ اور وہ مدار اصل مجعول مصدر مادہ کی ہی واسطے پیدا کرنے تمام مخلوقات عالم کے جو اللہ تعالے کی ذات کے ساتھ قائم ہوا ایسا اللہ جو مدار المدار اور اصل الاصل ہی اپنے الیہ نفس حقیقی کے ساتھ جو غیر مجعول ہی اور یہ مدار اصل مجعول مدار اصل مصدر مادہ کا ہی تمام عالم کے واسطے اور وہ روح ہی جو مدار ہی اول مخلوقات کی بقول نبی علیہ السلام کے اول ما خلق اللہ نوری۔ یعنے سب سے پہلے جو چیز اللہ تعالی نے پیدا کی وہ میری روح ہی یہ اشارہ ہی طرف لولاک لما خلقت الافلاک کے جو انسان الکل کی روح ہی اور قطب المدار غوث الاعظم کی روح ہی جو ذات اللہ تعالی کی مظہر اور نبی علیہ السلام کی نظیر ہی اور نام رکھی گئی ساتھ اسماء مسمی کے جیسا کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اول جو چیز پیدا کی اللہ تعالی نے عشق ہی اور اول جو چیز پیدا کی اللہ تعالے نے عقل ہی۔ اور اول جو چیز پیدا کی اللہ تعالی نے قلم ہی۔ اور یہ کل نام روح کے نام ہین جسکی خبر اللہ تعالے نے دوسری آیت جو خواص اور اخص الخواص کے حق مین ہی دی ہی اور حضرات صوفیہ عقل و روح و نفس کو شئے واحد کہتے ہین اور ملاقی ہوتی ہی روح اللہ تعالے کے حکم سے روح اعظم سے جیسے کہ ملاتا ہی اللہ روح اعظم کو اپنے حکم سے نبی علیہ السلام سے شب معراج مین۔ اور وہ روح اعظم قدسی ذات اللہ تعالے کی صفت قدیم غیر مخلوق ہی پس القادس روح کا خواص بلکہ اخص الخواص کے

واسطے ہی اور روح اس حیثیت سے کہ وہ روح بھی واحد ہی اسواسطے کہ وہ حقیقت ہی اور حقیقت متحد ہی جسمین تعدد کا اعتبار نہین ہی بلکہ کل مخلوقات عالم کی روح روح قدسی اصل اصل الاصل ہی اور حکماء کے نزدیک کل الکل ہی اور عرفاء کے نزدیک اللہ پر لفظ کل او ربعض کا اطلاق نہین ہوسکتا - اور جسوقت کہ نسبت کیجاوے خاصکر بغیر نسبت کرنے کے طرف کسی شئے کے تو کہا جاویگا الروح الاعظم القدسی اور روہ صفت ہی قدیم غیر مخلوق سے صفت ذات اللہ تعالے کی - اور جبکہ نسبت کیجاوے طرف انسان کے تو کہا جاویگا کہ روح الانسان - اور جسوقت کہ پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے روح کا حال تو حکم فرمایا اللہ تعالی نے نبی علیہ السلام کو قل الروح من امر ربی یعنے کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ روح حکم میرے رب کا ہی اور روہ تمام افراد انسان کے ساتھ ہی اور روح اس حیثیت سے کہ وہ روح ہی اللہ تعالے کی روح ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے ونفخت فیہ من روحی یعنے پھونکی مین نے اُسمین اپنی روح بلکہ تصریح کی کلمہ توحید مین جو حضرت عیسیٰ کے حق مین کہا جاتا ہی واسطے تعظیم اور تخصیص کے لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ - اور نہ ظاہر ہوئی روح انسان سے کوئی شئے ابھی تک مگر ساتھ ظاہر کرنے اللہ تعالے کے اُس انسان سے - اور جب کوئی سوال کرے انسان کے ساتھ تو یون جواب دیا جاویگا کہ انسان حیوان ناطق ہی پس حیوان ناطق روح ہی اور انسان الکل ہی ماہیتہ روح کی ظاہر کرنے مین اہل تحقیق کے نزدیک اور اس جگہہ دو مقدمہ سر ربوبیت کے ظاہر کرتے ہین جنکا ظاہر کرنا کفر ہی مگر بسبب ضرورت کے مین نے اُنکو لکھا ہی جیسا کہ فرمایا اہل سلوک نے کہ ظاہر کرنا ربوبیت کے سر کا کفر ہی پس عبرت پکڑو تم اے فہم والو - پس ثابت ہوئی مداریتہ ایسے قطب کے واسطے جو قطب اُن لوگون کے فرقہ سے ہی جنپر مدار عالم کا ہی وہ وہ لوگ قطب ہین اور اُنہین سے قطب المدار ہین فرمایا نبی علیہ السلام نے اُنکے حق مین تحقیق زیادہ جانتا ہون مین اُن تو مونکو جو میرے مرتبہ مین ہین اللہ کے نزدیک نہ وہ نبی ہین اور نہ شہید افسوس کرتے ہین جنپر ابنیاء اور شہداء اُنکے مرتبہ کے باعث اللہ کے نزدیک - اور فرمایا نبی علیہ السلام نے بطور حکایت کے اللہ کی جانب سے اُنکے حق مین کہ تحقیق میرے بندون سے دوست ہین افسوس کرینگے جنپر ابنیاء اور شہداء قیامت کے دن اُنکے مرتبہ کے سبب سے جو اللہ کی طرف سے ہوگا - اور حالانکہ نہ وہ نبی ہین اور نہ شہید یہ سنکر کہا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اُن لوگون کا آپ وصف بیان فرمایئے تاکہ ہم اُنکو دوست بناوین اور اُنسے محبت کرین پس فرمایا

نبی علیہ السلام نے وہ شخص ہین جو دوست رکھتے ہین روح اللہ کو۔ اور یہ بھی فرمایا بطور حکایت اللہ تعالے کی طرف سے یعنی میرے اولیا میری قبا کے نیچے ہین اُنکو کوئی نہین پہچانتا ہی سوا میرے اور علی کے چونکہ حضرت بدیع الدین قطب المدار کو جو کچھ فیض روحانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا وہ بواسطے علی کے جسکا مفصل حال ہم احوال سفر حضرت قطب المدار مین لکھ چکے ہین مرویات صوفیہ مین ہی کہ تمام عالم مین خدا تعالی کی طرف سے ایک شخص فیض پہونچانے کی غرض سے مامور رہتا ہی اُسکو قطب الارشاد وبالاتمام وقطب الاقطاب وغیرہ الفاظ سے تعبیر کرتے ہین اور حضرت احدیت سے اولاً وہ فیض پاتا ہی اور پھر وہ تمام مخلوق کو فیض پہونچاتا ہی لکھا کہ تمام عالم مین قبل ولادت حضرت علی علیہ السلام کی روح کو یہ خدمت سپرد تھی اور بعد ولادت آپ بھی اس خدمت کو انجام دیتے رہے اور ائمہ مین منتقل ہوتے رہے اور برزخ مین خود اس کام کو کرتے رہے جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ پیدا ہوے تو یہ خدمت آپ کو سپرد ہوئی اور ہندوستان مین حضرت خواجہ خواجگان معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری کے سپرد ہوئی جب حضرت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے یا پیدا ہوونگے تب آپ کے یہ خدمت سپرد ہوگی اور فرمایا نبی علیہ السلام نے اُنکے حق مین اور شوق دلاو طرف ملاقات میرے بھائیون کے جو ہونگے میرے بعد اور حالانکہ وہ تھے ہمسے اور سوتے ہین اب اور قیامت کے دن تک میرے بعد حالانکہ وہ چھپے ہوے ہین خلائق سے اور مدار ہین اللہ اور رسول کی جانب سے عالم کے واسطے حالانکہ وہ مقر عالم کے ہین کیونکہ قرار عالم کا اُنکے ساتھ اسواسطے ہی کہ اللہ تعالے اُنکو عالم کے واسطے مدار اور مقر بنا دے۔ اور اُنمین سے قطب المدار ہین جنسے فیض پہونچا اللہ کی طرف سے بلا واسطے پھر اُن مین سے قطب الاوتاد ہین پھر اُن مین سے قطب الابدال پھر اُن مین سے قطب الارض ہین اور وہ ابرار ہین پھر اُن مین سے قطب الولایت ہین پھر اُن مین سے نقبا اور نجبا ہین درجہ بدرجہ پھر اُن مین سے زاہد اور عابد ہین درجہ بدرجہ پھر اُن مین سے تمام عالم درجہ بدرجہ ہی۔ اور فرمایا شیخ عالم محقق راسخ نے کہ مدار وہ ہی جسکے ساتھ عالم کا قرار ہو وجوداً اور عدماً۔ اور نیز کہا شیخ موصوف نے کہ مدار وہ ہی کہ جس سے عالم فیض حاصل کرے بالواسطے اور وہ اللہ سے بلا واسطے اور دوسرے قول مین شیخ محقق سے تعریف مدار مین مذکور ہی۔ کہ مدار وہ ہی کہ جسکی طرف

وجود ہر شئے مخلوق کا دورہ کرے جیسی کہ ابتدا ہوئی اُس سے اور مقرر ہوا اُس سے اگر نہ ہووے وہ تو نہ باقی رہے وجود مخلوقات کا بلکہ قیامت قائم ہووے ما لا نہایہ بعد ہو االلہ تعالے سے اور عود کرتی ہر چیز اُسکی طرف جیسی کہ شروع ہوئی اُس سے۔ واضح ہو کہ جسطرح کہا جاتا ہی کہ قدم اور قلب اور مشرب فلان نبی کا ہی اسکے یہ معنی ہین کہ جو اسرار اور معرفت کہ مبدء فیاض سے اُس نبی کے دل پہ فائض ہوتا تھا وہ اُس ولی کے دل پر بھی فائض ہوتا ہی پس حضرت بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمۃ قطب اپنے وقت کے تھے اور قطب المدار کے تصرفات کو مخلوق نے اُن سے مشاہدہ بھی کیا یعنے مردہ کا زندہ کرنا اور مٹی کا زر بنا دینا آپ کے ادنی تصرفات مین تھا اور سوائے اسکے آپ سے ظہور مین آئے مخدوم شیخ ابو الفتح نے حضرت قطب المدار سے ایک روز دریافت فرمایا کہ مدار کیا خطاب ہی اور کسکو اس خطاب کا مخاطب کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ مدار اُسکو کہتے ہین جو سر دفتر کارخانہ الٰہی کا ہو اور جو کوئی کہ لفظ حی اور قیوم سے موصوف ہوتا ہی اُسکا نام مدار رکھتے ہین اور مدار یہ خطاب کے ساتھ اُسکو مخاطب کرتے ہین واللہ اعلم۔

باب ہفتم (مرتبہ ولایت کا بیان

(مرتبہ ولایت کا بیان)

اس مرتبہ ولایت کی بابت متصوفین کا مذہب ہی کہ ماسوائے اللہ تعالے کے اور سب عالم ہی اور نبوت ورسالت وولایت درمیان عالم کے ہوتی ہی پس حق سبحانہ تعالے عالم مثال مین واسطے انتظام عالم کے اوپر درجہ قطبیت کے قطب کو تخت پر بٹھلاتا ہی اور خلعت سب اشیاؤن کا اُسکو پہناتا ہی اور سب عالم کو اُسکے دست بیعت کا حکم کرتا ہی بلکہ روح علویات اور سفلیات کو بھی یہی ہوتا ہی۔ صاحب مظہر باطن نبوت فرماتے ہین کہ اول قطب سے بیعت عقل ہوتا ہی پھر نفس بعد آسمان والے بعد وہ روحین کہ جو بدن سے جُدا ہوئی ہین بعد قوم بنی جان بعد موالید ثلثہ بعد مسبحات بعد ملاء اعلے اور جو چاہے سوال کرتے ہین تو جواب عمدہ پاتے ہین اور وہ وہ جواب جو کہ وہ جانتے ہون اور یہ سوال معین نہین ہی بلکہ مکرر ہوتے ہین ہر ایک قطب سے اور ہر ایک سے دوسری طرح پیش آتے ہین اور بعضے افراد باہر ہین دائرہ قطبیت سے کہ وہ کامل ہین مثل قطب کے اور افراد مین بعضے لوگ بزرگ زیادہ تر ہین قطب سے یعنی قطب کی خصوصیت یہ ہین کہ اُنکو خداوند تعالے کے ساتھ خلوت ہوتی ہی دوسرے کو اُسمین دخل نہین ہوتا ہی اور جب قطب حکم الٰہی سے نقل کرتا ہی اس دار فنا سے طرف دار بقا کے تو مقرر ہوتا ہی دوسرا قطب اُس خلوت مین اور یہ خلوت علوم اسرار انفراد عبد سے ہی نہ انفراد حق سے اور قطب نہین قدرت رکھتا کہ جسکو چاہے مرتبہ قطبیت کا

دے تو ہاتف غیب نے منع کیا کیونکہ یہ ورثہ ظاہر اور ورثہ باطن جس کسی کو خداوند تعالے چاہے دیوے - اور سبب قطب کے دائرہ وجود عالم قائم و محفوظ ہی - اور سبب دو وزیرون قطب کے عالم غیب اور عالم شہادت قائم ہی - اور سبب افراد کے خبر رستی ہین - اور سبب اوتاد کے چارون طرفین - اور سبب ابدال کے ساتون ولائتیں ولیکن ابدال کو قوت امداد روحانیت ساتھ ستارون کے ہی کہ یہ سیر کرنے والے ہین ہر ایک اقلیم کے اور ہر ایک اقلیم ساتھ ستارون کے متعلق ہی جیسے کہ پہلا اقلیم ہندوستان ساتھ ستارہ زحل کے اور دوسرا اقلیم چین ساتھ ستارہ مشتری کے اور تیسرا اقلیم ترکستان ساتھ ستارہ مریخ کے اور چوتھا اقلیم خراسان ساتھ ستارہ شمس کے اور پانچوان اقلیم ماوراءالنہر ساتھ ستارہ زہرہ کے اور چھٹا اقلیم روم ساتھ ستارہ عطارد کے اور ساتوان اقلیم بلغار ساتھ ستارہ قمر کے ہی کہ پہلی ولایت مین حکم ہوتا ہی پہلے آسمان زحل سے اور نظر کرتی ہی اُس ملک کی طرف روحانی ستارہ زحل کی اور بدل اُسکا قلب حضرت ادریس علیہ السلام پر ہی اور دوسری ولایت مین حکم نازل ہوتا ہی دوسرے آسمان مشتری سے اور نظر کرتی ہی اُس ملک کی طرف روحانی ستارہ مشتری کی اور بدل اُسکا قلب حضرت نوح علیہ السلام پر ہی اور تیسری ولایت مین حکم نازل ہوتا ہی تیسرے آسمان مریخ سے اور نظر کرتی ہی اُس ملک کی طرف روحانی ستارہ مریخ کی اور بدل اُسکا قلب ابراہیم علیہ السلام پر ہی اور چوتھی ولایت مین حکم نازل ہوتا ہی چوتھے آسمان شمس سے اور نظر کرتی ہی اُس ملک کی طرف روحانی ستارہ شمس کی اور بدل اُسکا قلب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ہی اور پانچوین ولایت مین حکم نازل ہوتا ہی پانچوین آسمان زہرہ سے اور نظر کرتی ہی اُس ملک کی طرف روحانی ستارہ زہرہ کی اور بدل اُسکا قلب حضرت یوسف علیہ السلام پر ہی اور چھٹے ولایت مین حکم نازل ہوتا ہی چھٹے آسمان عطارد سے اور نظر کرتی ہی اُس ملک کی طرف روحانی ستارہ عطارد کی اور بدل اُسکا قلب حضرت یحیی علیہ السلام پر ہی - اور ساتوین ولایت مین حکم نازل ہوتا ہی ساتوین آسمان قمر سے اور نظر کرتی ہی اُس ملک کی طرف روحانی ستارہ قمر کی اور بدل اُسکا قلب حضرت آدم علیہ السلام پر ہی اور یہ ساتون ابدال ہین کہ مکہ معظمہ مین موجود رہتے ہین اول مقام ملتزم ابدال کا ہی دوم مقام میزاب ابدال کا ہی سوم مقام ابراہیم ابدال کا ہی چہارم مقام بالائے چاہ زمزم ابدال کا ہی پنجم مقام مصلی حنفی ابدال کا ہی ششم مقام مصلی شافعی ابدال کا ہی ہفتم مقام اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ابدال کا ہی کہ پیچھے خطیم حنابلہ کے یہ سب جماعت سے نماز پڑھتے رہتے ہین ان سب سے زیادہ کوئی مشغول عبادت الٰہی مین نہین ہی اور جماعت قطب الاقطاب کی افراد

واوتاد وبدلا ونجبا ونقبا کی ہی یہ قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تھی اور اب بعد حضرت کے بھی چلی آتی ہی بلکہ جناب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم قبل نبوت کے سردار جماعت مفردون سے تھے پھر جب آپ کو جناب باری عزاسمہ سے پیغمبری ملی تو آپ پیغمبر ہوے اور وہی جماعت مفردون کی نقیب نسبت نبوت کی مقرر کی گئی اس سبب سے جناب خضر علیہ السلام وجناب مہتر الیاس علیہ السلام وغیرہ اب نقیب نسبت نبوت کے ہین یہ جماعت مفردون سے ہین کہ طالب الی اللہ سالک حقیقت کو ہر امر سے آگاہ کرتے ہین اور قطب ہر صفت عالم وفاضل وزاہد وعابد ومتوکل مین ہوتا ہی اور کبھی اُسکے عرف مین دوسرے بزرگ زیادہ کو بھی قطب کہتے ہین کہ ہر ایک شہر مین ہوتا ہی اسی سبب سے عالمون کے عمل درست ہوتے ہین اور بغیر مرضی قطب شہر کے عمل درست نہین ہوتے یہ لوگ نظر ڈالنے والے ہین ہر ایک شئے پر اور مرتبہ انکا استاد کامل جانتا ہی ولیکن قوم کی اصلاح مین قطب وہی ایک شخص ہی جسکو غوث بھی کہتے ہین اور جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بحکم الٰہی بالاصالت فریادرس ہین اور تمام غوث وقطب آپ کے خلیفہ ہین کہ فریادرسی اُنکی طبیعت اور خلافت سے کرتے ہین یہ مرتبہ کسی کو حاصل نہین ہوتا ہی بجز نیابت نسبت نبوت کے کیونکہ تمام انبیاء اور اولیاء اللہ یہ نائب جناب حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین اور جہان اب بھی رسولون سے خالی نہین ہی کیا معنی کہ رسولون سے جسم کے ساتھ اللہ تعالے نے چار شخصون کو اس جہان مین زندہ رکھا ہی یعنے حضرت ادریس علیہ السلام وحضرت عیسی علیہ السلام وحضرت خضر علیہ السلام وحضرت الیاس علیہ السلام کو اور وہ ہر ایک اپنی صفت مین موجود ہین اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ دین مخفی کے چار رکن ہین وہ چار رسول ہین اور انبیاء اور اولیاء بیچ رسالت کے رکن جامع ہین کہ ہر ایک زمانہ رسولون سے خالی نہین ہوتا ہی اور جو جسم روح کے ساتھ اس عالم مین ہمیشہ قائم رہتا ہی زمانہ آدم علیہ السلام سے آجتک اور روز قیامت تک تو یہ مرتبہ نسبت نبوت کا ہی کہ اس بنی آدم کو بعد مرنے کے جی اُٹھنے کا درجہ پہونچتا ہی پھر وہ ساتھ ذکر نفی اثبات لاالہ الا اللہ کے ہی اور یہ کلمہ نفی اثبات کا ہر نبی اور پیغمبر کے کلمہ کے قبل مین تھا کہ بسبب بزرگی کلمہ توحید کے جسم کے ساتھ حضرت ادریس وعیسیٰ وخضر والیاس علیہم السلام زندہ ہین اور اب داخل ہین بیچ شریعت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور حضرت ادریس اوپر ساتوین آسمان یعنے بیچ بہشت کے اور عیسی چوتھے آسمان پر اور خضر والیاس اوپر زمین عالم کے قائم ہین اور ان چار رسولون مین سے ایک قطب ہی اور دوسرا افراد ہی

(اور نبی زندہ ہیں وہ داخل ہیں شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین)

اور تیسرا اوتاد ہی اور چوتھا امام ہی کہ یہ لوگ قائم ہین آسمان دنیا کے ساتھ سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے اور ساتون آسمان دنیا مین داخل ہین برخلاف آسمان اطلس کے کہ وہ علاقہ ساتھ آخرت کے رکھتا ہی کیونکہ دن قیامت کے تمام زمین و آسمان تبدیل ہونگے ساتھ کمال لطف وصفائی کے یہانتک کہ وہان کی مخلوق بول وبراز نہین رکھتی ہی اور یہ چارون مرسل ہین جب یہ مرسل زمین پر ظاہر ہونگے تو دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حنفی مذہب پر ہونگے بلکہ اللہ تعالے نے اس امت مین سے چار شخص کے قلب اُن چار مرسلون کے قلب پر بنائے ہین اور وہی چار شخص ان چار مرسلون کے نائب ہین اور ان چارون نائبون کو اکثر اولیا نسبت غیر سالک مجذوب کے نہین جانتے ہین اور جو کہ ان چار مرسلون سے ایک قطب ہی اسکے چار نام ہین قطب الاقطاب و قطب الارشاد و قطب عالم و قطب المدار کہ بالاصالت یہ کلید عرفان کی ہی اور اس قطب کے دو وزیر ہین جنکو قطبین کہتے ہین اور عوام قطب جو واصل خدا ہین وہ قطب الاقطاب کے نائب ہین وہ چاہین تو قطبیت اُنکی سلب کرلین اور قطب الاقطاب یہ ایک شخص مظہر باطن نبوت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ دل اُسکا مثل دل فرشتہ خاص حضرت اسرافیل علیہ السلام کے بنایا گیا ہی اور افراد یہ تین شخص ہین کہ دل اُنکا مثل دل فرشتہ خاص حضرت میکائیل علیہ السلام کے بنایا گیا ہی اور اوتاد یہ پانچ شخص ہین کہ دل اُنکا مثل دل فرشتہ خاص حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بنایا گیا ہی اور بدلا یہ سات شخص ہین کہ دل اُنکا مثل دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بنایا گیا ہی اور نجبا یہ چالیس شخص ہین کہ دل اُنکا مثل دل حضرت موسی علیہ السلام کے بنایا گیا ہی اور نقبا یہ تین سو شخص ابرار ہین کہ دل اُنکا مثل دل آدم علیہ السلام کے بنایا گیا ہی اور فرد وہ ولی ہی کہ بے واسطہ قطب الاقطاب کے جناب باری سے فیض لیتا ہی اور فرد محبوب وہ ولی ہی کہ فردیت کے بعد محبوبیت جسکو حاصل ہوتی ہی اور فرد الافراد وہ ولی ہی کہ صاحب تمام ولایت محمدی کا ہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جامع تنزیہ و تشبیہ مین اور اُسکے اوپر کوئی ولایت کا مرتبہ نہین ہی اور فرد الافراد کا نام اللہ ہی ۔

باب ہشتم مرتبہ ولایت متعدی کا بیان

مرتبہ ولایت متعدی کا بیان

صوفیاے کرام نے مرتبہ ولایت متعدی کی تین قسمین بیان فرمائی ہین اول مرتبہ ولایت متعدی یہ ہی کہ تہذیب وسیاست ظاہر احوال خلق پر ہو دوم مرتبہ ولایت متعدی یہ ہی کہ تہذیب وسیاست باطن اخلاق خلق پر ہو سوم مرتبہ ولایت متعدی یہ ہی کہ تہذیب وسیادت ظاہر احوال خلق پر ہو و تہذیب سیادت باطن اخلاق خلق پر ہو یعنے مرتبہ ایک ودرجہ دو ظاہر اور باطن تو۔ اول مرتبہ ولایت متعدی یہ ہی کہ

تہذیب و سیاست ظاہر احوال خلق پر ہو یہ مرتبہ اللہ تعالی نے بادشاہون اور وزراؤن اور امراؤن کو دیا ہی قال اللہ تعالی اُولی الامر منکم یعنے یہ قول اللہ تعالے کا ہی کہ جو آدمی صاحب حکم ہین تم مین سے اور دوم مرتبہ ولایت متعدی یہ ہی کہ تہذیب و سیادت باطن اخلاق خلق پر ہو تو یہ مرتبہ اللہ تعالے نے عارفون اور کاملون صاحب نسبتون کو دیا ہی۔ اور سیوم مرتبہ ولایت متعدی یہ ہی کہ تہذیب و سیاست باطن اخلاق خلق پر ہو یعنے مرتبہ ایک و درجہ دو ظاہر اور باطن یہ دونون مراتب اللہ تعالے نے اصحاب اربعہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و جناب عمر رضی اللہ عنہ و جناب عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ و جناب علی علیہ السلام رضی اللہ عنہ کو دیا ہی اور جو کہ دوم مرتبہ ولایت متعدی یہ ہی کہ تہذیب و سیاست باطن اخلاق خلق پر ہو تو اس مرتبہ ولایت دوم متعدی کی پھر تین قسمین ہین جنکو نسبت نبوت کہتے ہین اول مرتبہ نسبت ولایت سالک مجذوب کی دوم مرتبہ نسبت ولایت مجذوب سالک کی سوم مرتبہ نسبت ولایت غیر سالک مجذوب کی ہین پس ان ہی نسبتون کو نسبت نبوت کی کہتے ہین اور صاحب نسبت شخص ان ہی نسبتون کے راستہ سے انوار الہی کو مشاہدہ کرتے ہین بلکہ ذکر لطائف ستہ کو بھی معائنہ فرماتے ہین اور اکثر کرامتین بھی ان لوگون سے بمقام عالم ارواح راستہ معرفت پر ظاہر ہوتی ہین اور مرتبہ نسبت ولایت سالک مجذوب اُسکو کہتے ہین کہ بتدریج منازل ناسوت یعنی شریعت بمقام ناف و منازل ملکوت یعنی طریقت بمقام قلب و منازل جبروت یعنی مقام شہ رگ بمقام گردن و سدرۃ المنتہے یعنی پیشانی بمقام زیر دماغ و منازل لاہوت یعنی معرفت بمقام خاص دماغ کو ساتھ طریقون اور ذکر دن اور فکر دن اور خطراتون سے خبردار رہو کر پہونچے اور اندر حطیم مسمت چار بارش آجاوے کے ہمیشہ مستغرق و بیہوش رہے کہ بیان نزدیک ظاہری کے قائم ہی شاہد اور گواہی اُسکے گنگ ہونے سے زبان کی ہی مثل حدیث من عرف ربہ فقد کل لسانہ یعنے جسنے پہچانا رب اپنے کو پس تحقیق گنگ ہوئی زبان اُسکی۔ اور مرتبہ نسبت ولایت مجذوب سالک اسکو کہتے ہین کہ یہی شخص سالک مجذوب صاحب لاہوت کا تجاوز کر جاوے مقام لاہوت سے طرف پشت مہر نبوت کے تو یہ مجذوب اوپر مقام مہر نبوت کے ساتھ ہوش و عقل سلیم کے ہوگا اور نگہبانی حکمون شرع شریف کو لازم پکڑیگا اور جانے والا افضل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین ہوگا کہ جو جانے بغیر عارفون کی ہی پھر اس مجذوب کو اوپر مقام مہر نبوت کے مجذوب سالک کہتے ہین۔ اور مرتبہ نسبت

ولایت غیر سالک مجذوب اسکو کہتے ہین کہ جو شخص اُن دونون نسبتون سالک مجذوب اور مجذوب سالک سے
کچھ واسطہ نہ رکھے اور کسی صاحب نسبت سے دست بیعت نہ لیوے علم کی جہت سے ولیکن اُن دونون
نسبتون کو حق و درست جانے اور علم شریعت کی پوری پوری تائید مثل علماء دین و مفتیان شرع متین
کے کرے اور پنج بنائے اسلام یعنے نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج و کلمۂ شہادت و تہجد و اشراق و چاشت
و نوافل و تلاوت قرآن شریف و ذکر کلمۂ طیب تمام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کیا کرے اور بجز حکم
آیات قرآنی و حدیث نبوی کے کام نہ کرے مثل عالم و فاضل و زاہد و عابد باعمل کے ہمیشہ خلوت کو
اختیار کر کرے تو مدت مقررہ پر یہ لوگ سالک غیر مجذوب اور مجذوب غیر سالک کے ہین پس اِن ہی نسبتون
کے علم باطن نبوت کو جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چار یار بزرگوار اصحاب کبار کو بحکم
خدا تعالے عنایت فرمایا ہی بعد پھر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے طور پر جسکو چاہی نسبت باطن
نبوت کی دی کہ خلیفہ اُنکا قطب زمانہ کا ہی اور ہر ایک زمانہ مین اور ہر ایک شہر مین قیامت تک
رہیگا اور تین دوسرے خلیفہ ہین کہ وہ نامبردہ اصحاب جناب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ و
جناب امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ و جناب علی رضی اللہ عنہ کے اوتاد ہین کہ یہ تینون اُس قطب سے
نیچے مرتبہ رکھتے ہین تو جناب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ و امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ
نے اپنے طور پر وہی نسبت باطن نبوت کی علم کو عنایت فرمایا ہی اور جناب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے اپنے چار خلفاؤن یعنے جناب امام حسن رضی اللہ عنہ و جناب امام حسین رضی اللہ عنہ و جناب
خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ و جناب کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ کو وہی نسبت باطن نبوت کی علم کو
عنایت فرمایا ہی بعدہ جناب خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے اپنے دو خلفاؤن یعنے جناب حبیب عجمی
رحمۃ اللہ علیہ و جناب عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کو وہی نسبت باطن نبوت کی علم کو عنایت فرمایا ہی
اور جناب حبیب عجمی علیہ الرحمہ سے وہی نسبت باطن نبوت کی نو قادر خانوادون پر جاری ہوئی اور جناب عبد الواحد
بن زید علیہ الرحمہ سے وہی نسبت باطن نبوت کی پانچ چشت خانوادون پر جاری ہوئی اب تک لب بلب
بترتیب تعلیم سلسلہ بسلسلہ جناب سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چہار یار بزرگوار اصحاب
کبار و چار پیر طریقت و چودہ خانوادون سے لیکر سلسلہ وار امام طریقت کے نام اُسی نسبت نبوت پر چار
خاندان عالیہ قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ اوپر مذاق کے قائم ہوئی پھر جو کوئی شخص جس خاندان سے

رجوع ہوکر دست بیعت لیگا اُسی خاندان کے گروہ کا آدمی کہلائیگا اور تجلیات انوار آلہی راستہ نسبت نبوت سے سلسلہ وار ہمارے پیران طریقت و امام طریقت پہ ہوکر خاص ہمارے پیر و مرشد و کامل الاکمل و ہادی آگاہ دل برحق سے ہمکو فیض بتوسل لطائف ستہ ناسوت و ملکوت و جبروت و سدرۃ المنتہیٰ و لاہوت و مہر نبوت سے پہونچتا ہی بلکہ مرتبہ ولایت سالک و ولی و مجذوب و غوث و قطب و ابدال و قطب الاقطاب و افراد و اوتاد و بدلا و نجبا و نقبا کا ازبارگاہ جناب باریتعالےٰ عزاسمہ و حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و پیشگاہ علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ و ائمہ معصومین علیہم السلام کے ملتا ہی حدیث قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌ بَابُھَا یعنے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین شہر علم کا ہون اور علی دروازہ علم کا ہی وصلی اللہ تعالےٰ علےٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین الےٰ یوم الدین۔

(فقرا و اولیاء کا ذکر)

باب نہم سلسلہ اویسیہ کی تحقیق اور اُسکا بیان

(سلسلہ اویسیہ کی تحقیق اور اُسکا بیان)

واضح ہو کہ اویسیہ گروہ اولیاء اللہ مین اُس گروہ کو کہتے ہین جسکو ظاہراً کسی مرشد کی حاجت نہین ہوتی بعض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعض جناب علی علیہ السلام بعض دیگر بزرگان دین سے بلا واسطے نسبت باطنی رکھتے ہین جسکی مفصل تفصیل کتب صوفیہ مین مرقوم ہی اس سلسلہ کا آغاز حضرت اویس قرنی عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہ سے ہی اور آپ کا یہ شرف خاص کہلاتا ہی اسی طرح اور بھی اولیاء اللہ ہین جو بلا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیاب ہوتے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی آغوش رحمت مین اُنکی پرورش فرماتے ہین بغیر واسطے کسی غیر کے بعضے طالبون کو روحانیت سے تعلیم کرتے ہین اور بعض کو ظاہر ظہور لہذا یہ سلسلہ طبقاتیہ مداریہ بھی اویسی ہے جسکی نسبت حضرت عاشق ربانی میر اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس مکتوب مین ذکر دسییت حضرت قطب المدار کو لکھا ہی۔ جو مکتوب یہ ہی

(مکتوب) برادر اعز السعدا شیخ سعد الدین دعاے سعادت آمیز وثناے افادت انگیز از درویش اشرف قبول فرمایند انچہ مندرج بود بہ استفسار منشار سلاسل مشایخ و مندرج نمود بر استفسار منشار رواسخ بوضوح پیوست ای برادر چہاردہ خانوادہ کہ در اصحاب طریقت و ارباب حقیقت مشہور اند از راس التابعین حضرت شیخ حسن بصری اشتہار گرفتہ چہ خواجہ حسن بصری مرید امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ بودہ اند خواجہ حسن بصری دو خلیفہ داشتہ اند یکے شیخ عبد الواحد بن زید۔ دوم شیخ حبیب عجمی

(چہار دہ خانوادہ کا ثبوت)

پنج خانواده از حضرت عبدالواحد بن زید بر آمده اند زیدیه که خاص اند از ایشان و عیاضیه که از حضرت
فضیل بن عیاض بر آمده اند بحضرت عبدالواحد بن زید میرسد و ادهمیه که از ابراهیم ادهم بر آمده اند که وے
با براهیم ادهم میرسد و وے بعبدالواحد بن زید و وے به حسن بصری رسند و هبیریه که بخواجه هبیرة البصری
میرسد که وے بحذیفة المرعشی رسید و وے با براهیم ادهم رسید و وے بفضیل عیاض رسید و وے
بعبدالواحد بن زید و وے بحسن بصری و وے بامیرالمومنین علی رضی الله عنه و چشتیه که بحضرت خواجه
مودود چشتی میرسد و وے به پدر خود خواجه یوسف چشتی رسید وے به پدر خود خواجه محمد چشتی رسید و وے
به پدر مادرین خود به احمد چشتی رسید و وے باسحق چشتی شامی رسید و وے بعلو دینوری رسید و وے به هبیرة
البصری رسید هشت خانواده از حبیب عجمی بر آمده اند حبیبیه که بخاصه خود میرسد و وے بحسن بصری رسید
طیفوریه بحضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی میرسد سرآمد و مقتدای اولیای روی زمین و پیشوای
اصفیای یسار و یمین میرسد یکی بحضرت امام الهمام علی ثانی بالاهتمام واثق بعلوم الغائق امام جعفر صادق
رضی الله عنه و وے به پدر خود امام محمد باقر و وے به پدر خود امام زین العابدین و وے به پدر خود
امام الشهداء امام حسین و وے به پدر خود امام علی مرتضی و محمد مصطفی علیهما السلام و یک نسبت امام جعفر
صادق بجد مادرین خود قاسم بن محمد ابابکر صدیق رضی الله عنه میرسد دوم نسبت سلطان العارفین بحضرت
حبیب عجمی قدس سره میگویند سلطان را صد و سیزده عزیز اوستاد شریعت و طریقت بوده اند و کرخیه
که بحضرت خواجه معروف کرخی میرسد و سلسله خواجه معروف بدو جا میرسد یکی بحضرت داؤد طائی و وے
بحبیب عجمی و وے بحسن بصری و وے بامام علی مرتضی رضی الله عنهم و دیگر نسبت بامام علی رضا و وے
به پدر خود امام موسی کاظم و وے به پدر خود امام جعفر صادق و وے به پدر خود امام محمد باقر و وے
به پدر خود امام زین العابدین و وے به پدر خود امام الشهداء حسین مجتبی و وے بامام علی مرتضی رضی
الله عنه و عن جمیع ائمة المعصومین سقطیه که بحضرت سری سقطی میرسد و وے بمعروف کرخی رضی الله عنه
که پیر و اوستاد سید الطائفه اند سائر بغدادیان محاسبی و حارسی و بشر حافی شاگرد اویند جنیدیه که بحضرت
جنید بغدادی میرسد جنید بسری و سری بمعروف و معروف بامام علی رضا و امام داؤد طائی رضی الله
عنهم گازرونیه بابو اسحاق گازرونی میرسد وے بعبدالله خفیف میرسد وے به محمد دوم وے
به جنید بغدادی فردوسیه بحضرت نجم الدین کبری میرسد وی را باسه عزیز نسبت است نخستین فیض نظر

از بابا فرخ سیر تری و از آنجا روان شد اراده بحضرت شیخ اسمعیل قیصری آورد و آنجا هم کار تمام نه شد بعمار یاسر آمد از انجا هم نیکاره بحضرت روزبهان بقلی آمده که سیلے هستی از سر وے فرو برده و مس قلبش زر کامل العیار کرده بخدمت شیخ اسمعیل فرستاده روزبهان بحضرت شیخ روزبهان نجیب الدین السهروردی میرسند طوشیه میگویند که با امام جنید بغدادی میرسند و نیز شیخ سلیم طوسی میرسند سهروردیه میرسند بحضرت ابونجیب الدین السهروردی وے را بحضرت غوث الثقلین عبد القادر جیلانی صحبت است و حضرت شیخ شهاب الدین را نسبت به عم خود حضرت شیخ ابونجیب الدین و حضرت شیخ شهاب الدین را نسبت دیگر با امام احمد غزالی و وے با بابکر نساج و وے با بوالقاسم وے با بوعثمان مغربی وے با بوعلی کاتب وے با بوعلی رودباری وے بحضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالے عنہم چہار دہ خانوادہ کہ معروف دنیا کابر اند منشا ہر کدام مذکور شد و بعضے سلاسل بدوازدہ امام میرسد بہ تکمیل زیادہ ہم زیادہ نمیرسند سلسلہ حضرت بہاء الدین نقشبند بحضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نیز میرسند و یک سلسلہ دیگر است کہ بحضرت خواجہ اویس قرنی میرسد شیخ الطریقۃ شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ میگوید کہ قومے از اولیاء اللہ عزوجل باشند کہ ایشانرا مشائخ طریقت و کبراء حقیقت اویسیان گویند کہ ایشانرا در ظاہر بہ پیری احتیاج نبود زیرا کہ حضرت رسالت پناہ علیہ السلام ایشانرا در حجرۂ خویش پرورش میدہد بے واسطہ غیرے چنانکہ اویس را داد رضی اللہ عنہ و این بغایت رتبت عالی است تا کرا اینجا رسانند و این دولت بکہ روی نماید ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ہمچنین اولیاء روے زمین کہ متابعان آنحضرت اند علیہ السلام بعضے طالبانرا بحسب روحانیت تربیت میکنند بے آنکہ او را در ظاہر پیری باشد و این جماعۃ را نیز داخل اویسیان نمایند و بسیارے از مشائخ طریقت را در اول سلوک توجہ باین مقام بودہ است چنانکہ ابوالقاسم الگرگانی طوسی را و شیخ ابوالحسنات نجم الدین و شیخ ابوالحسن خرقانی را در ابتداے سلوک ذکر این بودہ است کہ علی الدوام اویس گفتندے آخر بدستیاری پیران خود نسبت ظاہری ہمچون درست کردند چنانکہ سائر مشائخ بعضے ہمچنان دران درطہ بمانند در متقدمین محمد معشوق ترک قبا بستہ و حضرت خواجہ نظام الدین گنجوی چنانکہ خود باین معنے اشارہ میکنند ۔ ع ۔ چو از ران خود خورد باید کباب ٭ چہ گردم بدر ریزہ چون آفتاب ٭ اگر بہ زخود گلبنے دیدمے ٭ گل سرخ یا زرد زو چیدمے ٭ سر حلقہ اویسیان زمین د مقدسہ مجذوبان یسار و یمین وے بودہ است در متاخرین حضرت

(حضرت قطب المدار کے سلسلہ اویسیہ کا ثبوت)

شیخ بدیع الدین الملقب بہ شاہ مدار حضرت خواجہ کہ نسبت بہ پیر ظاہر نکردہ اند ○ ہر کرا خورشید چرخ اقتدار + داد برادر رنگ قربت خویش جاے + نیست حاجت با وزیر و میر ہم + گر عنایت می برد دیر سرز پاے + این فقیر صحبت بایشان داشتہ بعضی از نوادر علوم از ایشان معائنہ کردہ شد و غرائب آثار مشاہدہ نمودہ کہ در اکثر اولیاء روزگار مکشوف نہ شد از علم سکر بہرہ تمام داشتہ اند ○ در تہ دوران گیتی از ہواے + رفت از پے کار ہمت بر مدار + گفتگوئے سر وہمی بر تر ہست + بر مدار از ہر چہ گوید بر مدار + اے عزیز کارخانہ الٰہی ست غرائب روزگار و عجائب اسرار بسیار مینماید اما مرد آنست کہ سیر و سلوک خویش بسر حد واحدیۃ رسانیدہ باشد و کمند شوق بہ کنگرۂ وحدت براندہ - خواہ رسد یا نرسد حق سبحانہ تعالے ہر طالب صادق را بمقصد خویش رسانا د بالنبی وآلہ الامجاد ہذا المکتوبات السید میر اشرف جہانگیر سمنانی قدس اللہ اسرارہ کو بھی اسمقام کی طرف توجہ ہوئی تھی آپ فرماتے ہین کہ بعضے جب یہ مرتبہ ظاہر کرتے ہین آخر کو کسی بزرگ کی مدد سے شرف سلوک کے ساتھ بھی مشرف ہو جاتے ہین اور بعضے شروع سے اسی مقام مین رہتے ہین جسطرح حضرت نظامی گنجوی و خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ بلکہ خواجہ حافظ کا یہ شعر اس معنی پہ دلالت کرتا ہی - بیر گلرنگ من اندر حق ازرق پوشان + رخصت گفت ندادار نہ حکایتہا بودے + اور تذکرۂ دولت شاہی مین لکھا ہی کہ حضرت گنجوی علیہ الرحمۃ مرید شیخ اخی فرح ریحانی کے اور حضرت قطب المدار شروع سے اویسی تھے اور بہت عالی مشرب رکھتے تھے اور بعضے نادر علوم مثل ہیمیا و سیمیا و ریمیا و کیمیا کے آپکی طرح کوئی نہین جانتا تھا بلکہ اس گروہ سے کسی کو ایسا مرتبہ کم حاصل ہوتا ہی چونکہ ان علوم کی تعریف سے لوگ محض ناواقف ہین فقیر ظہیر مولف کتاب کو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ان علوم کی تعریف سے بھی ناظرین کو محروم نہ رکھے جیسا کہ دیباچہ کتاب مین وعدہ کیا ہی لہذا چند کتب معتبرہ سے علم ہیمیا و کیمیا و ریمیا و سیمیا کی تعریف مع اقسام سحر بیان کرتا ہی جنکا وجود آج صفحۂ ہستی پر مشکل سے ملتا ہی یہ سچ ہی کیمیا و سیمیا و ریمیا + این نیاید جز بذات اولیا + مین کوئی درویش کامل نہین مگر ان علوم سے کسی قدر بتوجہ مرشد آشنا ہون اور مجکو علوم سے ہمیشہ دلچسپی رہی ہی مگر مین تو یہی کہونگا کہ - خاصان خدا خدا نباشند + لیکن ز خدا جدا نباشند + یہ سب کرامات اولیاء حقہ سے ہی اب مین ناظرین کے سامنے ان علوم کی تفصیل پیش کرتا ہون خدا میری مدد کرے -

(علوم ہیمیا و سیمیا و ریمیا و کیمیا کا ذکر)

باب دہم علوم ہیمیا و سیمیا و ریمیا و کیمیا کی پوری تفصیل اور اُسکا بیان مع اقسام سحر

جاننا چاہیئے کہ ہیمیا و سیمیا یہ دونون اقسام سحر مین سے ہین اور معجزہ اور کرامت اور سحر ادراو رجو کچھ از قسم خرق عادات ہی سوا ے شعبدات و طلسمات کہ وہ اور بات ہی سب نفس کی کرامات ہی مگر فرق اتنا ہی کہ انبیا ر اولیا ر نے اُن افعال کو خدا کی طرف منسوب کیا ہی اور ساحرون نے غیر خدا دخل دیا ہی پس چونکہ (یعنے دیوون ۱۲ منہ) بحث سحر طویل ہی ہم حقیقت اُسکی بطریق اجمال و اہمال لکھتے ہین اور اپنے کام سے کام رکھتے ہین الحاصل سحر حاصل کرنا قدرت کا ہی افعال خارقہ عادات پر بمزاولت اسباب خفیہ اور چونکہ وہ تمام بہت ہین اسکے بھی اقسام بہت ہین مثل تاثیر روحانیات و تاثیر جسمانیات اور روحانیات یا روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب و افلاک و عناصر یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مثل روحانیات جن و شیاطین و نفوس مفارقہ بنی آدم جنکو بعد از تسخیر بیر کہتے ہین اور جسمانیات یا بسبب ترکیب کیفیات[لہ] تاثیر عجیب پیدا کرتی ہین یا بسبب خواص یعنے بمقتضاے صور نوعیہ بے توسط کیفیات جیسا کہ مقناطیس کا لوہے کو کھینچنا یا بطریق تحصیل مناسبت روحانیات کہ ذکر اُسکا زیادہ ہی بیان اجمالاً کچھ بیان کیا ہی پس اس صورت مین اقسام سحر بہت معلوم ہوتے ہین لیکن جس قدر رائج ہین اُنمین سے ایک سحر کلدانین و سحر بابل ہی جنکے دفع کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا ے تعالے نے پیدا کیا تھا تواریخ معتبر مین (تمام قوم اہل بابل ۱۲) نظر سے گذرا ہی کہ حکما ر بابل نے عہد نمرود مین ایک بط تانبے کی بنائی تھی جسوقت جاسوس یا چور بابل مین آتا وہ آواز دیتی فوراً پکڑا جاتا دوسرا طبل تھا جسکی کوئی چیز کھوئی جاتی تھی اُسکو بجاتا تھا اُسمین سے آواز آتی تھی کہ فلانی جگہ ہی بعد تلاش وہین سے پاتے تھے تیسرا آئینہ تھا جسوقت کوئی غائب معلوم کرنے جاتا اور اُسمین دیکھتا جس جگہ جس حال مین ہوتا نظر آتا چوتھا حوض تھا جسکے کنارہ پر ہر سال ایکبار اعیان و اشراف جمع ہو کر شربت یا پانی ڈالتے تھے ساقی پلانے کے لیے حاضر رہتے تھے ہر شخص کے واسطے جو اُسنے ڈالا نکالتے تھے۔ پانچوان تالاب تھا کہ وہ سب سے نایاب تھا جب دو شخص آپسمین لڑتے اور جھگڑتے اور اُسمین گرتے جو حق پر ہوتا پانی اُسکی ناف سے نہ گذرتا اور جو ناحق پر ہوتا ڈوب مرتا یا دعوے ناحق سے توبہ کرتا چھٹا دربار نمرود مین ایک درخت تھا جسقدر لوگ آتے سایہ اُسکا پھیلتا جاتا حتی کہ لاکھ تک نوبت پہونچی جب اِس

لہ یعنی کبھی بسبب تناسب مزاجی کا ہوتا ہی جیسا کہ لوہے کا مقناطیس سے ملنا اور کبھی تباین مزاجی کا ہوتا ہی جیسا کہ سنگ یغض الخل کا سرکہ سے نکلنا ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ

تعداد سے ایک بڑھ جاتا سایہ پری بنکر اُڑ جاتا - الحاصل کنہ اس صنعت کا اسطرح پر سمجھ مین آسکتا ہی کہ فلک سے لیکر تا عناصر و موالید ہر جسم روح رکھتا ہی اور تاثیرات اجسام تمام بطفیل ارواح ہین جسوقت کسی نے ارواح عالم کو مسخر کرلیا گویا تمام عالم کو قابو مین کرلیا - چنانچہ ارسطو نے حکیم برہاطوس و بیداغوس سے نقل کی ہی کہ ایکبار بیداغوس نے برہاطوس سے یہ بات کہی کہ تو مجھسے دعوی برابری کیا کرتا ہی مجھسے مریخ و زحل ڈرتا ہی برہاطوس نے روح مریخ سے استعانت کی فوراً اُسکے جسم مین آگ لگ گئی پس اہل بابل ہاروت و ماروت سے تسخیر کلیہ و جزئیہ و علویۂ و سفلیہ و فلکیہ و عنصریہ و بسیطہ و مرکبہ کا طریق حاصل کیا کرتے تھے اور اعمال عجیب عجیب پیدا کرتے تھے اور یونانیون نے طریق تسخیر روحانیات علویہ پر اکتفا کیا تھا اور سمجھ لیا تھا کہ جب روحانیات علویہ مسخر ہو جائین تو حاجت تسخیر روحانیات سفلیہ نہ رہے کیونکہ انکو سوائے قبول و تاثیر کے منصب نہین فاعلیت اور تاثیر مخصوص علویات ہی اور انفعال مخصوص سفلیات اور قدماء ہند نے تمام روحانیات کو تسخیر کیا ہی اور جو کام جس سے متعلق تھا لیا اور قسم دوسرے سحر کی تسخیر جن و شیاطین ہی اور یہ سہل الوصول و کثیر الرواج ہی اسمین کبرائے جن مثل بھوانی و ہنومان و امثالہما کے التجا کرنی لازم آتی ہی اور قسم تیسری پیدا کرنا بیر کا ہی اسمین انسان قوی القلب و الجثہ کا مردہ تلاش کرنا پڑتا ہی اور اُسکی روح کا کھینچنا بعض الفاظ پڑھ کر جنمین کبرائے شیاطین کا ذکر ہوتا ہی قسم چوتھی افساد تخیل ہی اسمین جو کچھ موجود نظر نہین آتا ہی شاید اسی سے خدا تعالے نے قرآن شریف میں اشارہ فرمایا ہی کہ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِھِمْ اَنَّھَا تَسْعٰی قسم پانچوین تعلیق الوہم ہی اسمین واقعہ مطلوبہ کا تصور کرکے وہم کو اُسپر متعلق کیا کرتے ہین اور تقلیل غذا اور اعزال وغیرہما سے کام لیا کرتے ہین قسم چھٹی نیرنج ہی یہ بیرنج ہی مثلاً نورہ کابلی سرکہ مین ملاکر کف دریا اسمین ملائین اور انگلیون مین ملکر اسپر رال چھڑکین اور قریب آگ کے لیجائین اور مثل مشعل جلائین - قسم ساتوین حیل ہی کہ استعانت آلات عجیبۃ الصنعۃ سے اُمور غریبہ حادث کرین مثل حیل نبی موسیٰ و الات ساعت شناسی قوم عیسیٰ - قسم آٹھوین شعبدہ بازی ہی یہ ہاتھ کی کارسازی ہی یہانتک قول حاوی علوم عقلی و نقلی صاحب تفسیر عزیزی کا ہی اور معلومات راقم سطور کا یہ نتیجہ ہی کہ فروع علم طبیعی سے ہی خمسۂ محتجبہ کہ حکما نے اُن نامون مین سحر کیا ہی کہ اُنکے سرے کا حرف ایک لیا ہی اور اُنسے نکتہ کلہ سر پیدا کردیا ہی اور پھر ہر نام سے دو حرف جدا کئے پھر فصیح ترین لغات مین اشارہ کئے کہ وہ دریا ہی مشتمل اصداف غرائب اور اسمین ہر صدف ہی محتوی

جواہر رغائب اسمین اول جو علم ہی اُسکا نام کیمیا ہی اور وہ بدلنا ہی قواے اجرام معدنی کا تاکہ حاصل ہو چاندی اور سونا اس فن مین معتبر کتابین یہ ہین سبعہ سبعین بحث جابری صدور الذہب۔ مکتسب۔ زرعت الذہب۔ رسائل جلداکی۔ میزان اشعار خالد۔ طغراے حضرت مولوی معنوی۔ دوسرے علم کا نام ریمیا ہی اس سے معلوم ہوتی ہی کیفیت تمزیج قواے فاعلہ عالیہ منفعلہ سافلیہ سے تاکہ فعل غریب اُس سے صادر ہون اسمین بھی کتابین اس فن کی بہت ہین مثل مصحف ہرمس۔ ہرامسہ۔ طلسمات طمطم ہندی رسالہ والیس اسکندری ہیاکل تماثیل ابوبکر بن وحشیہ۔ تیسرا علم ہیمیا ہی اسمین طریق دعوت سبعہ سیارہ ہی اُنکی حیثیت تصرف سے کہ فواعل علوی ہین توابل سفلی مین اور قریب اس علم کے ہی علم زبر بینات اسمین جو کتابین نظر سے گذرین شاملین رسالہ جلال الدین دوانی۔ سر مکتوم فخر رازی۔ رسالہ ہلالیہ۔ چوتھا سیمیا ہی اسمین دخل کرتے ہین خیالات حالیہ مین اور پیدا کرتے ہین اور اشکال خیالیہ کہ جنکے خارج مین وجود نہ ہون یعنے بظاہر موجود نہ ہون مثلاً خاطر حاضرین سے اپنے حاضر ہونے کا خیال دفع کر کے تصور غیبت جمانا اور غائب ہوجانا یا خیال اپنی بشریت کا اُنکے دل سے کھو کر جانور نظر آنا اور اپنی روح کو قالب غیر مین لیجانا۔ اور تعلیق الوہم جسکو علم مقناطیس حیوانی کہتے ہین اسی کتاب کے ایک فقرہ کا مضمون ہی اس فن مین جو کتابین مشہور ہین وہ یہ ہین نوامیس افلاطون۔ مختصر جالینوس۔ عشر مقالات۔ خلاصہ کتب بلیناس وغیرہ وغیرہ

تحقیق علم کیمیا۔ تحقیق علم ریمیا۔ تحقیق علم ہیمیا۔

معنی علم ریمیا کا بیان

(معنی علم ریمیا کا بیان)

اور وہ پہچاننا ہی قواے جواہر ارضیہ کا اور اُنکا آپسمین ملانا کہ اُنسے قوت حاصل ہو اور قوت سے وہ افعال غریبہ صادر ہون کہ اہل نظر متحیر ہون مثلاً مدت قلیل مین سفر کثیر کر جانا اور پھر آنا یا جیسا کہ زمانہ سرکار انگریزی مین تار برقی ہی اس فن مین بھی معتبر کتابین یہ ہین۔ رسالہ شاہ دسماے۔ رسالہ ناصر خسرو حیل۔ دکوک ابن عراقی۔ سحر العیون عبداللہ مغربی۔ عیون الحقائق۔ و ایضاح الطرالیف حکیم ابوالقاسم احمد السماوی۔ و سر العیون زبدۃ المتاخرین ملاحسین واعظ۔ واضح ہو کہ عیون و ایضاح مین سیمیا اور ریمیا کو شامل کردیا ہی اور صاحب سر العیون نے ان دونون کی مشکلات کو حل کیا ہی بالجملہ علم ریمیا اصول و فروع رکھتا ہی اصول اُنکا تلبیس و شعبدات ہی اور فروع دکوک و ملاعبات ہی اور ارباب تصوف نے علم ہیمیا سے مراد یہ رکھی ہی کہ روح انتقال کرنے سے پہلے اپنے زمانہ حیات کو وسیع کرلے یعنے اگر

روح چاہے کہ کمالات بدنی کو تمام اور پورا کرے اور اس بدن سے کسی زیادہ قوی دوسرے بدن کو اختیار کرے جائز ہی اسی قسم کو تناسخ کہتے ہین بعض نے لکھا ہی کہ حضرت خضر علیہ السلام ہر صدی مین اپنا دوسرا بدن اختیار کر لیا کرتے ہین واللہ اعلم شارح حصن حصین نے اور حواشی شرح شمسیہ مین مذکور ہی کہ سیمیا سے

(مراد بروز ہی)

مراد بروز ہی اور بروز یہ ہی کہ ایک شخص آن واحد مین چند اور متعدد جگہہ پر ظاہر ہووے حضرت شیخ نور قطب عالم کی یہ حکایت منقول ہی کہ آپ ایک وقت مین سلطان ابراہیم شرقی کی مجلس مین تشریف لائے قاضی شہاب الدین نے کہا کہ قطب از جا نجنبد یعنی قطب اپنی جگہہ سے حرکت نہین کرتا ہی جواب مین فرمایا کہ قطب اپنی جگہہ پر ہی جب آدمی کو بھیجا تو معلوم ہوا کہ شیخ اپنے بستر پر موجود ہی۔ خود حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کا ذکر ہی کہ ایک روز آپ کی آستین مبارک سے چند قطرات آب ٹپک پڑے ناظرین با تمکین بپاس ادب حضور سے دریافت حال نہ کر سکے مگر غور و فکر مین ہو گئے حضرت انکے خطرہ سے واقف ہو کر خود فرمانے لگے کہ یہ سر چند روز کے بعد تم کو خود معلوم ہو جائیگا چنانچہ چھ ماہ کے بعد ایک تاجر حضور مین حاضر ہوا اور اسنے سارا ماجرا بیان کیا کہ میرا جہاز تباہی مین آگیا تھا اور قریب تھا کہ مین اور میرا مال تلف ہو جاے مین نے حضور کو یاد کیا حضور کی اعانت اور امداد غیبی سے مین اور میرا مال بچگیا اور جہاز گرداب سے نکلگیا نصف مال مین براے نذر لایا ہون حضرت نے حاضرین سے فرمایا کہ قطب از جا نجنبد کا یہی بھید ہی اور ایسا واقعہ اکثر اولیاء اللہ کو پیش آیا ہی۔

(حکایت کرامتی)

معنی علم سیمیا کا بیان

(معنی علم سیمیا کا بیان)

اور صوفیاے کرام نے علم سیمیا سے مراد یہ مطلب رکھا ہی کہ تخیلات کا جاننا اور عجائب و غرائب باتون کا وقوع مین آنا صاحب زبدۃ التواریخ لکھتے ہین کہ سیمیا سے مراد بدن کا خالی کر دینا روح سے ہی اور وہ یہ ہی کہ اگر روح چاہے کہ اپنے بدن سے جدا ہو کر دوسرے بدن کی سیر کرے اور اپنے بدن کو کسی معتبر اور معتمد علیہ کے حوالہ کر دے تاکہ لوٹتے وقت تک تلف نہ ہو جاے چنانچہ اکثر فقراء کو یہ مرتبہ بوجہ اتم حاصل ہوا ہی جسکی تفصیل اکثر کتب صوفیہ مین ہی بعض صوفیہ کے نزدیک سیمیا سے یہ بھی مراد ہی کہ واقف سیمیا جو کچھ چاہے غیب سے ظاہر ہووے اور کیون نہو خود انسان لطیفہ الٰہی اور سرچشمہ فیض نامتناہی ہی اور مانند جوہر ملائکہ شریف اور انتہا کا لطیف ہی حتی کہ حق سبحانہ تعالے مین اور انسان مین حجاب تعلق حائل ہی ورنہ یہ واصل ہی پس جسدم پردہ تعلقات دنیاے دنی و حجاب حواس ظاہری و باطنی

درمیان سے اُٹھ جاے پھر خواہ یہ ارواح کو اکب کی طرف رجوع کرے خواہ اور کسی طرف رجوع کرے ایک اُمین سے ہو جاتا ہی اور جو کام کرتا ہی بن آتا ہی کیا خوب کہا ہی - ملگئے دونون حدوث اور قدم کے دریا - فرق کچھ طالب ومطلوب مین باقی نہ رہا -

اور صاحب زبدۃ التواریخ لکھتے ہین کہ شیخ کمال جو جد مادری میان قاسم خان بن حاجی الحرمین حاجی بدرالدین بن شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ سلیم چشتی فتحپوری قدس اللہ سرہم کو بھی یہ مرتبہ بوجہ اتم حاصل تھا اور حضرت شیخ چندن میر جمن کے خلیفہ کو بھی یہ مرتبہ حاصل تھا - باقی اکثر صوفیاے کرام کا حال ایسا سنا ہی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال -

(سلطان بیت کا حال)

اور نیز اویسیت کی بابت شیخ تاج الدین نے اپنی کتاب دلیل المریدین مین لکھا ہی کہ استاذی زبدۃ الکملاء الراسخین نفیس الدین حجۃ المشائخ المعتبرین حاجی الحرمین محمد الغزنوی المعروف بہ شیخ مداری سے سُنا ہی فرماتے تھے کہ مین نے اپنے پیر شیخ طٰہ مداری سے اور اُنھون نے اپنے پیر مٹی مدار سے اُنھون نے قاضی محمود کرگ دلشمن ان تیغ برہنہ سے سنا ہی کہ حضرت قطب المدار شروع زمانہ مین اویسی تھے اور خضر علیہ السلام سے اجازت بیعت ہی مگر آخر کو طیفوری ہوگئے آپ صاحب کمالات ظاہری و باطنی تھے اور آپ صاحب مقامات باہرہ اور مواہب جلیہ اور مراتب علیہ تھے بڑے بڑے کمالات اور حالات سنیہ آپ مین پاے گئے ہزارہا کرامتین آپ سے ظاہر ہوئین آپ عیسی المشرب تھے یعنے مردون کو زندہ کرتے تھے اور کیون نہ ہوتے آپ محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت تھے کرامات اور خرق عادات آپسے بکثرت ظاہر ہوئے ہین - ملّا عالم کابلی نے اپنی کتاب فاتح الغایۃ مین اس رباعی کو لکھا ہی (رباعی)

شاہ کہ کمال اسم اعظم با اوست | نقش آدم نگینہ خاتم با اوست
در ہند ظہور کرد بنام مدار | یعنے کہ مدار کار عالم با اوست

(صاحب ثمرات القدس کا حوال)

اور لعل بیگ نے ثمرات القدس مین لکھا ہی کہ محرر سطور نے ہمایون کے واقعات مین لکھا ہوا دیکھا ہی کہ جو شکست ہمکو قنوج مین غرہ محرم الحرام ۹۴۷ھ مین ہوئی تھی اور شیر خان نے ہمپر غلبہ کیا تھا وہ بواسطے امداد اور عنایت شاہ مدار صاحب کے تھی نہ دشمنون کے سبب سے اور مدار صاحب کی توجہ ہمپر اسوجہ سے نہ ہوئی کہ تمھارے لشکر والون نے اُس دیار مین مکن پور کو لوٹ لیا تھا اسی وجہ سے روز جنگ دیکھا گیا کہ قریب ایک لاکھ کے قلندر سیاہ پوش بڑے بڑے لکڑے اپنے ہاتھ مین لیے ہوے ہین اور تمھارے

لشکر پر حملہ کرتے ہین اس سبب سے ہمنے عہد کر لیا ہی کہ اگر اب ہندوستان کی فتح ہمکو دوسری مرتبہ میسر آئی تو مزار فائض الانوار شاہ مدار کے نام کچھ مواضعات وقف کیے جائینگے اور بلند عمارت روضہ منورہ کی بنوا دیجائیگی۔ چنانچہ بعض سلاطین نے درگاہ کے نام کچھ مواضعات بھی وقف کر دیے تھے جو بزمانہ غدر ۱۸۵۷ء تلف ہو گئے۔

برقع کا سبب

(برقع کا سبب)

ایک صاحب فرماتے ہین کہ مدار صاحب نے ستر مرتبہ شب قدر کو پایا تھا اسوجہ سے ہر شخص چہرۂ مبارک کے دیکھنے کی تاب نہین لاسکتا تھا بلکہ جسکی نظر اُنکے جمال بیمثال پر پڑتی تھی بے اختیار ہو کر سجدہ کرتا تھا اسی سبب سے آپ ہمیشہ اپنے روے مبارک پر برقع رکھتے تھے جو کبھی میلا نہین ہوتا تھا اور آپ ہمیشہ مسافرانہ نماز پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے ؎ در ملک ہند عزم اقامت نکردہ ایم ٭ ورکردہ ایم تا بہ قیامت نکردہ ایم ٭ چونکہ حضرت مدار صاحب تجلی صمدیت کے ساتھ متجلی تھے اسوجہ سے آپ کو کوئی نہین دیکھ سکتا تھا یہ وہ مقام ہی جہان اکل و شرب کی بھی حاجت نہین رہتی اگر صاحب اسمقام کا چاہے تمام عمر نہ کھائے پوری تصریح اسکی کشف الاسرار فے شرح الاسرار مین ہی۔ مولانا ابو الخیر مبارک نے لکھا ہی کہ ہفتہ مین پیر کے دن آپ کی خلوت کا دروازہ کھولا جاتا تھا جب حاجت والے بکثرت ہو جاتے تھے آپ کا قاعدہ تھا کہ جب آدمی آنے سے رُک جاتے اور آستانہ پر کھڑے رہتے تو آپ اُن مین ایک خادم کو جواب دینے کے واسطے مقرر فرماتے جو کوئی جواب سن لیتا اپنے مقصد کا جواب پاتا خوش ہو کر جاتا اور نادر قصہ آپ کا بیان کرتا اسیوجہ سے تمام صغار و کبار ہندوستان کے آپ سے رجوع تھے اور آپ کی بزرگیان بیان کرتے تھے ایک مرتبہ شیخ شہاب الدین نے دربارہ بیعت عرض کیا فرمایا کہ جو کوئی شرف ارادت کے ساتھ حضور مین مشرف ہوا اُسکو سات پشت تک ہمنے قبول کیا۔ اور جو کوئی ہمارے پیچھے بامید ارادت ہمارے صادقین کا ہاتھ پکڑیگا اُسکو بھی سات پشت تک ہمنے قبول کیا اِس سے پایا جاتا ہی کہ آپ کا سلسلہ اگر سوختہ ہوتا جیسا کہ مشہور ہی تو کیونکر آپ یہ فرماتے بلکہ قیامت تک آپکا سلسلہ جاری رہیگا اور لوگ مراتب علیا پائینگے۔

(ملائکہ کس نام سے آپکو پکارتے ہین)

باب یازدہم ملائکہ آپ کو کس نام سے پکارتے ہین

آپ کا نام سید بدیع الدین لقب مدار ہی مگر آسمان پر ایک دوسرے نام کے ساتھ آپکو ملائکہ پکارتے ہین

چنانچہ اول مین زین اللہ دوسرے مین نجم اللہ تیسرے مین مجمع اللہ چہارم مین فتح اللہ پنجم مین صفت اللہ ششم مین مرید اللہ ہفتم مین بدیع اللہ آپ کے اسماء مبارک ہین - نود ونہ نام بھی آپ کے بعض کتب مین لکھے ہین جو اس تفصیل سے ہین یعنے بدیع الدین کریم الدین نور الدین عین الدین زین الدین قوام الدین سراج الدین سیف الدین اسم الدین رحیم الدین مجد الدین حسام الدین سالک الدین ولی الدین حاصل الدین رفیع الدین ارتفاع الدین خیر الدین ندا الدین شامل الدین عامل الدین حمید الدین عماد الدین مالک الدین محی الدین سلام الدین متسلم الدین مہیمن الدین فاتح الدین مفتح الدین مرقوم الدین مرشد الدین مرید الدین صالح الدین توفیق الدین زبدۃ الدین شریف الدین غیاث الدین واحد الدین ظاہر الدین مظہر الدین طاہر الدین مطہر الدین نظر الدین عالی الدین متعالی الدین اشارۃ الدین حکیم الدین خادم الدین نجم الدین سراج الدین برہان الدین شمس الدین نافع الدین صادق الدین صدیق الدین مصدق الدین ہادی الدین مہتد الدین مقام الدین ضیاء الدین سلطان الدین تقوم الدین فضل الدین مدار الدین صدر الدین فاطر الدین حافظ الدین شاغل الدین امام الدین ناصر الدین قدوۃ الدین نصرۃ الدین نظام الدین دوا الدین شفاء الدین بقاء الدین کمال الدین جلال الدین جمال الدین خجستہ الدین شہاب الدین شاہد الدین ثابت الدین احیاء الدین سعد الدین سعید الدین بہاء الدین رکن الدین معین الدین لطیف الدین رفیق الدین شفیق الدین کبیر الدین مجتمع الدین فتح الدین صفت الدین فرید الدین مہیمن الدین اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ بحق ھٰذہ الاسماءِ کلھا وبحق شرفھا وکرامتھا وحقائقھا ودقائقھا وتفسیرھا وتعظیمھا ان تعطی لنا خیر الدنیا وخیر الاخرۃ وان تصرف عنی شر الدنیا وشر الاخرۃ وان لا تسلط علینا فی الدنیا والاخرۃ احدا من خلقك برحمتك یا ارحم الراحمین

(مناجات قطب المدار)

ان اسماء عظام کو جس مہم مین جو کوئی پڑھے حضور دل سے اسکی مہم پوری ہو گی بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

فصل طرق انتسابیہ کے بیان مین اس عالم ظاہر مین حضرت قطب المدار صاحب باوجود اسکے کہ آپ کو نسبت اویسیہ ساتھ روح پر فتوح سرور کائنات خلاصہ موجودات محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل تھی عالم ناسوت مین خلافت اور ارادت شیخ محمد طیفوری اور شیخ عبد اللہ شامی سے رکھتے تھے شیخ عبد اللہ شامی کے صاحبزادہ علماء شام سے تھے اور اوقاف دمشق کے متولی آپ نور الدین شہید کی جانب سے تھے اور حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو عبد القادر کے ہمعصر تھے آپسمین ہم صحبت ایک دوسرے

(فصل طرق انتسابیہ کے بیان مین)

رہے اور شیخ عبد اللہ مکی اور شیخ ابو الربیع مقدسی سے بھی صحبت رکھتے تھے اور شیخ محمد طیفوری کو نسبت شیخ یمین الدین سے اور وہ شیخ عبد اللہ سے جو لشکر اسلام کے علمدار تھے اور وہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے نسبت رکھتے تھے اور دوسری نسبت شیخ محمد طیفوری کو شیخ امام الدین سے تھی اور یہ بھائی شیخ امین الدین کے ہین چنانچہ خزانہ جلالی مین مذکور ہی درباب مخدوم جہانیان جہان گشت میر سید جلال بخاری قدس سرہ کے کہ عفیف الدین نے مخدوم سے فرمایا کہ مقراض رانی تمھاری گازرون پہ موقوف ہی قافلہ مین جب حضرت مخدوم گازرون مین آئے شیخ امام الدین برادر شیخ الاسلام امین الحق والدین سے ایسا فرمایا کہ شیخ امین الدین نے وصیت کی ہی کہ سید جلال بخاری نے میرا قصد ملتان سے کیا ہی لیکن شیطانون نے کہا ہی کہ شیخ امین الدین نے وفات پائی تو کہان جاتا ہی وہ لوٹ گیا مکہ معظمہ مین جاکر پھر اسجگہ آویگا اُسپر میری جانب سے مقراض چلانا اور سجادہ اور مقراض میرا اُسکو دے دینا وہ میری جانب سے مجاز ہوگا کہ دوسرون کے سر پہ مقراض چلائے اور خرقہ پنھائے چنانچہ شیخ امام الدین نے ایسا ہی کیا اور اپنا خرقہ پنھایا اور تلقین دوسری کی اور اُنھون نے شیخ الاسلام شیخ امین الحق والدین سے خرقہ پہنا اور شیخ امام الدین نے شیخ نور الدین سے اور اُنھون نے شیخ عبد اللہ مکی سے اور اُنھون نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے نسبت حاصل کی اور دوسری نسبت شیخ محمد طیفوری کو شیخ امین الحق والدین سے اور یہ شیخ امین الدین وہی ہین جنکا تذکرہ خزانہ جلالی مین ہی اور جنکے اشعار سے یہ شعر ہی ؎ چون بلبل بے قرار در موسم گل ✤ مے نال دلا کہ بعد ازان نتوانی ✤ اور ذکر بالجہر کو اختیار فرمایا چنانچہ آپ نے کہا ہی کہ ذکر لا الٰہ الا اللہ کا بلند کہے تاکہ دوسرے سنین اور وہ بھی سنکر ذکر کرین اور ذکر بلند کیوجہ سے اُنپر تنبیہ ہو اور ہوشیار ہوکر وہ بھی خدا کی یاد کرین اور اِس معاملہ مین ایک رسالہ لکھا ہی اور شیخ امین الدین شیخ عبد اللہ مکی سے اور وہ علی رضی اللہ عنہ سے اور دوسری نسبت شیخ محمد طیفوری کی شیخ مسعود طیفوری سے اور وہ شیخ ابراہیم سے بغیر کسی واسطہ کے اور بوسائط شیخ احمد کے اور شیخ ابو ابراہیم شیخ محمود سے اور وہ شیخ محمود سجاوندی سے اور وہ خواجہ بایزید بسطامی سے اور وہ حبیب عجمی سے اور وہ حسن بصری سے اسکے آخر تک جاننا چاہیئے کہ طیفوریان سلطان العارفین تک پہونچتے ہین جو طبقہ اولیٰ سے ہی اور اُسکا نام طیفور بن عیسیٰ بن آدم سروشان ہی صاحب تحفہ فرمایند کہ کبرے بود نہایت سیر روندگان توحید ہدایت بایزید بست از کلمات وبیست وبست سال بریوسانی بگذرد

ذکر بالجہر

تا گل لب گفد - اسکے جواب مین حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر نے فرمایا کہ اٹھارہ ہزار عالم بایزید سے دیکھتا ہون مین اور بایزید درمیان مین لائے ہین کہ تین سو تیرہ مشائخ کو دریافت کیا ایک اُن مین جعفر صادق ہین رضی اللہ عنہ ایک سو پچاس ۱۵۰ برس کی عمر رکھتے تھے اور حضرت حبیب عجمی سے تعلیم پائی تھی اور مولانا یعقوب چرخی کے رسالہ مین ہی کہ اُنکی تعلیم امام جعفر صادق کی روحانیت سے ہی اور صحیح روایت سے ثابت ہوا کہ اُنکی پیدائش امام جعفر صادق کی وفات کے بعد ہی انتہے - اور بایزید بسطامی قدس سرہ کی وفات دو سو اکسٹھ ۲۶۱ اور بقول بعض دو سو چونتیس ۲۳۴ مین ہوئی اور پہلی زیادہ درست ہی اور اُنکے مرید طیفوری کہلاتے ہین کہتے ہین جو خرقہ اُنکا اُن لوگون کو پہونچا اُسکو خرقہ بایزید کہتے ہین طیفوریونکا خرقہ چار قسم کا ہی اسواسطے کہ طیفوریان چار تن ہین شیخ مسعودؒ و شیخ ابراہیمؒ شیخ احمدؒ شیخ مسعودؒ شکر پارہ کہ اُسکو تماچہ کہتے ہین خرقہ شیخ محمود دو ہزار رشیہ سیاہ کہ اُسکو خرقہ ہزار میخی کہتے ہین خرقہ ابراہیم جنت پارہ مربع خرقہ شیخ از صوف اور نسبت شیخ عبد اللہ مکی کی شیخ ابی ربیع مقدسی سے اور اُنکی شیخ امین الدین طیفوری شامی سے اور اُنکو امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے اور دوسری نسبت خواجہ طیفور شامی سے اور اُنکو صدیق اکبرؓ سے اور نسبت شیخ عبد اللہ شامی کی شیخ عبد الاول سے اور اُنکو سراج الاسلام شیخ امین الدین سے اور اُنکو امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے اور اُنکو عثمان رضی اللہ عنہ سے اور اُنکو عمرؓ سے اور اُنکو صدیق اکبرؓ سے اور اُنکو محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی اور نسبت شیخ ابو ربیع مقدسی کی شیخ عبد اللہ مکی سے اور اُنکو شیخ یمین الدین شامی اور اُنکو سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی سے اور اُنکو سری سقطی سے اور اُنکو معروف کرخی سے اور اُنکو داؤد طائی سے اور اُنکو حبیب عجمی سے اور اُنکو حسن بصری سے اور اُنکو مرتضے علی کرم اللہ وجہہ سے اور اُنکو محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی لطائف اشرفی مین مذکور ہی کہ حضرت قطب المدار صاحب کو شاہ اشرف جہانگیر قدس سرہما سے خرقہ محبت پہونچا جبکہ قطب المدار صاحب نے خطۂ اودھ کی جانب توجہ فرمائی اور جب آپسمین ایک دوسرے کو بسبب جدائی کے بہت رقت ہوئی تو یہ اشعار ارشاد فرمائے

؎ چو پروین یکدگر بودیم یکجا * بچرخ دوستی در برج ابناس * زبا ہم چون بنات النعش دیگر * فنادیم ای فلک فریاد از یاس * اور خرقہ محبت کے معنی یہ ہین کہ دو فقیر برابر مرتبہ کے دل کے ساتھ ایک جگہہ پر رہے ہون جب اِن دونون کے درمیان مین جدائی واقع ہووے ایک شخص ایک

(خرقہ محبت)

کو خرقہ دیوے اور اُسکو خرقہ محبت کہتے ہین واللہ اعلم

باب دوازدہم حضرت قطب المدار صاحب قدس سرہ کے خلیفون اور مریدون کے بیان مین

آپ کے بہت خلیفہ اور مرید تھے اور ہر ایک نے اُن مین سے ارشاد و تلقین کی مسند پر تکیہ
ایثار اور آثار کیا ہی اُن مین سے بہت کامل اور بہت بزرگ شیخ طریقت برہان حقیقت خلاصہ درگاہ
معبود معدن فتوت وجود قاضی محمود قدس سرہ ہین جو بزرگی اور وارستگی مین بلند مرتبہ
رکھتے تھے اور فنون علم ظاہری اور باطنی کو فیض اللہ سے حاصل کیا تھا اور دانشں کا آوازہ ایسا بلند
ہوا کہ گرگ دانشمندان کے ساتھ زبان زد خاص و عام ہوا اپنے راز کو پوشیدہ کرنے کیغرض سے مدتون
طالب علمون کے پڑھانے مین مشغول رہے ؎ از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش + اینچنین
زیبا روش کم مے بود اندر جہان + لڑکپن کے زمانہ مین اُنکے پدر بزرگوار شیخ حمید اپنے پیر شیخ ابوالفتح سرورپوری
کی ملازمت مین آپ کو لیگئے شیخ نے نہایت مہربانی اور محبت سے اپنی کلاہ مبارک اُنکے سر پر رکھی
چونکہ شیخ کے طریقہ مین اُنکو حصہ نہ تھا اُس ٹوپی کو نیچے اُتار لیا شیخ نے بسبب غیرت کے اُنکے مار ڈالنے
کا قصد کیا حلیۂ مبارک قطب المدار حائل ہوکر محافظ ہوا شیخ نے فرمایا اس شخص کا مربی وہ ہی جو ہمسے بہت
بڑا ہی ابھی تک ہند مین تشریف رکھتے تھے علوم حاصل کرنے کے بعد سعادت ملازمت قطب المدار صاحب
کے متلاشی رہتے تھے جسوقت آپ کی ملازمت بابرکات حاصل ہوئی تجرید ملکی چنانچہ رسالہ حالیہ مین کہا
ہی ؎ دررہ ما بوے عدم مے زند + کیست درین رہ کہ قدم مے زند + ہر کہ درین راہ مجرد رواست +
بر سر کونین علم مے زند + اور ماسوائے اللہ کو چھوڑکر دنیا ے دنیہ سے مُنھ پھیر لیا چنانچہ آپنے فرمایا ہی
اے برادر دیوانہ جب چارہ حق کی معرفت کے آفتاب کے طلوع ہونے کا عرفان کے مطلع پر ہمنے نہ دیکھا کیونکہ
ماقدرالله حق قدرہ بل ماعرفه سواہ کو خوب جانا مین نے بغروب عجز عدم کے مغرب مین
ڈوبے ہم اور آیہ ان عبدی ح نعیدہ منه مدادالیه یعود۔ آپ پر پڑھی ہمنے اور قلم دل کا
توڑا ہمنے اور ورق دل کے دفتر کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے جلائے ہمنے اور دیدہ دل کی سیاہی گرائی
ہمنے اور ہوس کے کان کو بند کرکے اب گویائی کو دل مین سیا ہمنے دوسرے فکر دل کو جان کے مراقبہ
مین کھینچا ہمنے ؎ حدیث عشق در دفتر نگنجد + شراب شوق در ساغر نگنجد + نیز اس بیت کے ساتھ
حکم کیا ہی ؎ قلم بشکن ورق سوز و سیاہی ریزہ و دم درکش + حیا این قصۂ عشق ست در دفتر نمی گنجد +

اور آپ ارباب سماع سے تھے ہمیشہ تواجد کیا کرتے تھے جو خرقہ کہ ولایت شعار قطب المدار صاحب سے پہونچا تھا
یعنی تواجد میں قوالوں کو دیا لعل بیگ ثمرات القدس میں لکھتے ہیں کہ حال اُس خرقہ کا یہ تھا کہ قوالوں کی
اولاد سے جو کوئی اُس خرقہ کو دیکھتا تھا صاحب خانہ مفلس ہوتا تھا اُنھوں نے اُٹھا کر شیخ مدار کی اولاد
کو دے دیا وہاں بھی اُسکا یہی طریقہ تھا آخر کو شیخ مدار کے وارثون نے اُنکے مقبرہ میں حجرہ میں رکھا
اور حفاظت کی واللہ اعلم رسالہ حالیہ میں کہا ہی کہ سماع کے منکر کا سر خاکستر بے نصیبی میں رگڑ کر گو دیوے
سماع از بہر جان بے قرار است + سبک بر چہ چہ جاے انتظار است + مبین اینجا تو با اندیشۂ خویش +
اگر مردے بر و آنجا کہ یار است + مگر باشد کہ او مارا بخواہد + کہ مردے بستہ را با چہ کار است + کہ
پروانہ نہ اندیشد ز آتش + کہ جان عشق را ز اندیشہ عار است + چو مرد جنگ بانگ طبل بشنید +
دران ساعت ہزار اندر ہزار است + شنودی طبل برکش زود شمشیر + کہ جان تو غلاف ذوالفقار است +
بزن شمشیر ملک عشق بستان + کہ ملک عشق ملک پایدار است + حسینی کربلائی آب بگذار + کہ آب امروز
تیغ آبدار است + سماع کے وقت تھوڑی عشق کی شراب مرجع رجوع اسفلی سے ہاتھ میں لیکر بلندی عروج پر
چڑھ کر بخود اور بجا ہو کر جان فانی کی کوتاہی کے ساتھ اُسمیں مستانہ اپنی زبان سے اس غزل کو پڑھتا ہو
آنوے ما ز بالا ایم بالا میرویم + ما ز دریا ایم دریا میرویم + ما ز اینجا و از آنجا نیستم + ما ز بیجا ایم و بیجا
میرویم + قل تعالوا گفتہ قست از جذب حق + ما بجذب حق تعالے میرویم + لا الٰہ اندر پے الا الاست +
ہمچو لا ما ہم با اللہ میرویم + ہمت عالیست در سرہاے ما + از علی تا رب اعلیٰ میرویم + کشتی نوحم در دریائے
روح + ما جرم فوق ثریا میرویم + راہ حق تنگ ست چون سم الخیاط + ما مثال رشتہ یکتا میرویم +
این سخن خاموش کن با ما بساز + بین کہ ما ز پیک پیا میرویم + اور قصیدے بھی وحدت اور اپنے
پیر دستگیر کے عشق میں لکھے ہیں اور جو رسالہ کہ مسمے باسرار ہی اُسمیں بھی لکھے ہوے ہیں چونکہ کلام لکھنے
کے وقت بدون مخاطب کے چارہ نہیں ہی چنانچہ مولوی معنوی رومی مثنوی میں ضیاء الحق حسام الدین کو مخاطب
رکھتے ہیں اور فرمایا ہی ے این سخن سراست در بستان جان + بے کشیدہ وشیرے گردون + رسالہ
حالیہ فی معرفۃ المدار میں جو صاحب قطب المدار پہ متضمن ہی عبدالملک بہرایچی کو مخاطب کر کے حقیقت کو بیان
فرمایا ہی آپ کے شجرے اس تفصیل سے ہیں محمود مدار محمد طریق اول محمود مدار عبداللہ مکی طیفور شامی صدیق
اکبر آخر عبداللہ مکی ابو ربیع مقدسی یمین الدین شامی علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۔ آٹھوین جمادی الاول

کوبھتو ملے برسون بعد وفات قطب المدار سے اس عالم ناسوت سے عالم ملکوت کی طرف گئے قصبہ
کنتور مین دفن ہین اور آپ حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس تفصیل سے ہین قاضی محمود بن حمید بن عین الدین
بن یعقوب برجانی بن مسعود عربی کہ واصل بالارادہ بلا واسطہ مخدوم جہانیان میر سید جلال بخاری یہانتک
معتمد علیہ ہی چنانچہ میرے باپ کا لکھا ہوا پایا گیا مسعود مذکور بن معروف بن حمید بن بدیع الدین بن عارف
بن محمد تقی بن اشرف بن محمد مارو بن تاج الدین بن اسمعیل رومی بن یمین الدین بن محی الدین بن
موسیٰ بن رفیع الدین بن امیر المومنین عثمانؓ بن عفانؓ پوشیدہ نہ رہے کہ تاریخ کی کتابون مین رفیع الدین
حضرت عثمان کے کسی لڑکے کا نام منقول نہین ہی ظاہر مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپ کے لڑکون سے
کسی ایک کا لقب ہوگا جو اس لقب کے ساتھ مشہور رہا واللہ اعلم بالصواب اور عفان بن العاص بن امیہ
بن عبد شمس بن مناف بن عبد مناف پس درمیان عثمانؓ اور عبد مناف کے چار آبا ہین اور درمیان
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عبد مناف کے تین ہین کنیت عثمان ابو عبد اللہ اور بعض نے کہا ابو عمر اور
لقب ذو النورین اسواسطے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اول رقیہ کا آپ کے ساتھ نکاح کیا اور اُنکے
فوت ہو جانے کے بعد ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا چنانچہ آپ کی شان مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بعد فوت ہو جانے ام کلثوم کے کہ تیسری دختر ہوتی تو اُسکے ساتھ نکاح کر دیتا اس دولت کے ساتھ کوئی
مشرف نہوا سواے آپ کے اور مان اُنکی کور بن ربیعہ بن حبیب بن عبد مناف اور اُنکی مان کی مان
ام حکیم بنت عبد المطلب تھی کہ بھتیا نام تھا تو رمہ عبد اللہ ربیہ رسول کے تھے عثمان کے آٹھ لڑکے تھے یہ
عبد اللہ وامہ رقیہ وعبد اللہ اصغر اور مان اُسکی فاختہ عمر اور ابان اور خالد اور ولید اور سعید اور عبد الملک
اُسکے لڑکے تھے عمر کے ایک لڑکا تھا عبد اللہ نام اور عثمان کے آٹھ لڑکی تھین مریم اور ام عثمان اور عائشہ اور
ام ابان اور ام عمر اور ام خالد داروے اور ام ابان الصغرے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی نو بیویان تھین ام کلثوم سے کوئی
لڑکا نہوا عثمانؓ بارہ برس خلافت کی مسند پر بیٹھے بیاسی برس کی عمر مین اور بقول بعض اٹھاسی اور بقول بعضے چھیاسی اور بقول بعضے
پچانوے مین جمعہ کے روز اٹھارہوین ذی الحجہ کو سنہ چھتیس اور بقول بعضے پینتیس مین شہید ہوے بقیع مین دفن کیے گئے اور
ایسا مشہور ہی کہ شیخ یعقوب مذکور نسبت مین قاضی محمود کے بن شیخ حمید مسطور ہی اور اصل مین سید زادہ
ہین آپ کی سیادت کا نسب یہ ہی یعقوب بن محمد مارو بن جمال الدین بن عین الدین بن کبیر الدین
بن مرتضے بن علاء بزرگ بن حمزہ بن امام نقی بن تقی بن علی رضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن

محمد باقر بن زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہم لہذا بعض برادران کنتور او فرزندان شاہ افضل اسدے سیادت کے ساتھ مشہور ہین اور انھین سے رشتہ ولایت مین منسلک قاضی عبدالملک صفی جو زمانہ کے مشایخون مین بڑے مشائخ تھے اور بادشاہون کی تعلیم پر مقرر تھے اور اسی سبب سے خواتین اور بادشاہ انسے رجوع لاتے تھے اور انھون نے شاہ بدیع الدین کے مقامات اور حالات مین ایک کتاب عربی زبان مین بہت بڑی تصنیف کی ہے اور اس نسخہ مین اکثر حالات قلمی فرمائے ہین جو طاقت بشری سے خارج ہین انکے اشعار سے یہ ہین ع انی ظہرت بجوھر لاھوتیہ متجلا × قد لاح فی ناسوتیہ ازمن ھو لای انجلا × ھو قائل التمثل لتشکل ذی صورۃ × فی واقعات بعینہ قد صار عشقا بلبلا × من نورہ صور الخلایق سعسع × مرات نفس لامع الوانہ متقابلا × مختارہ فعالہ دوارہ نظارہ × صورا لرایا قد انقعد ثم انجلا × بظھورہ ظھر الھو بلا جوھر ثم انقعد × غوث المدار مدارہ محمود فان فیہ لا × ھو ذا تنا تحقیقہ لا ذات الا ھو لھو × معبولہ مھورہ خلیفتہ متکملا ×

(قاضی عبدالملک صفی کے رسالہ کا اقتباس اور مدار صاحب کے قصائد)

اور یہ بھی حضرت قاضی محمود سے فیض حاصل کیا کرتے تھے چنانچہ ان کی ہر ایک تصنیف سے اور جو اشعار کہ لکھے ہین انسے ظاہر ہوتا ہے اور بہرائچ مین انکا وطن تھا اسی جگہ دفن ہوے ہین اور ان مین سے قطب الاقطاب قاضی شہاب کہ انکو پرکالہ آتش کہتے ہین وہ شروع زمانہ مین منصب قضا کے ساتھ شغل رکھتے تھے جبکہ قطب المدار صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے ماسوا للہ کو ترک کیا اور اپنی کتابون کو دریاے گنگ مین ڈالا انکی قبر بڑاگانون زمین چلالی قصبہ مسولی سے جو مضافات لکھنو سے ہے اور زیارت گاہ اہل اللہ کی ہے تاریخ نہم شوال کو جو انکی وفات کا دن ہے ہر طرف سے مخلوق اس جگہ پہونچتی ہے اور حاجت چاہتی ہے اور ان مین سے شیر بیشۂ ولایت قاضی مطہر قلہ شیر جو صاحب کمالات ظاہرہ اور مقامات باہرہ کے تھے ابتدا مین قضاے قصبۂ سترک مین مبتلا ہوے تھے اسکو ترک کرکے قطب المدار صاحب کے خلیفون کے سلسلہ مین داخل ہوے اور ان کو قلہ شیر اسوجہ سے کہتے ہین کہ آپ کا رنگ سرخ تھا اور قلہ شیر سرخ کو کہتے ہین اور انکی قبر بادر مین جو کالپی کے مواضعات سے ہے زائرون کی زیارت گاہ ہے اور ان مین سے سید خاصہ کہ انکو قطب اللہ صاحب درون خاصہ و برون خاصہ فرمایا کرتے تھے انکے القاب مین قاضی محمود نے لکھا ہے کہ

(قاضی شہاب سے پرکالۂ آتش کا ذکر)

(قاضی قلہ شیر کی تعریف)

صاحب شریعت سالک طریقت واصل حقیقت حضرت علیا مالک اذمہ فینا وارث انبیا قاضی خاصہ اخصہ اللہ تعالے بما اخص اولیا رہ حاکم خطۂ بہرائچ مرید مقبول محرم اسرار حضرت خداوندگار قدس سرہ اُن مین سے سید راجی دہلوی روح اللہ روحہ دہلی سے مکن پور مین آکر خلافت کے ساتھ ممتاز ہوے اور اپنے وطن کو رخصت ہوے صاحب خارق عادات تھے اور اُن مین سے شیخین مخدومین بھکاری مین ہین یہ دونون مجذوب محبوب درگاہ علام الغیوب کے تھے اور خوارق عادات اور کرامات اِن دونون سے بکثرت ظاہر ہوتی تھین اور جو کوئی اِن دونون کی خدمت مین مشرف ہوتا تھا بے اختیار دنیا کو چھوڑ کر مجذوب اور مغلوب الحال ہو جاتا تھا یہ دونون عزیز ارادت اور خلافت سے مشرف ہونے کے بعد مجذوب ہوے ہین ایک اِن دونون مین سے قنوج کے قلعہ مین آرام فرماتے ہین اور اُن مین سے شاہ آلا کہ صاحب کرامات ظاہرہ اور مقامات باہرہ کے تھے اور کمالات انسانی کے ساتھ موصوف۔ فقیر اور سیاہ پوش لوگ اکثر اُنکے نام کے ذاکر ہین اور اُنکی یاد مین اپنے وقتون کو تمام کرتے ہین قلعہ ناگور بہاوی مسجد سلطان ناصر الدین محمود مین جو سنہ آٹھ سو چالیس مین بنائی گئی ہی مدفون ہین آپ کا مقبرہ بہت بلند اور اچھا بنایا ہی اور متعدد عمارتون کو شامل ہی یعنی خانقاہ اور مسجد اور گنبد کو اور صالح اور نیک آدمی اُس مرقد متبرک کی خدمت سے ممتاز ہین اور اُن مین سے

(شیخ محمد جھنڈہ بداؤنی کا ذکر)

شیخ محمد جھنڈہ بداؤنی جو خوارق عادات اور عجائب حالات کے مظہر تھے جب اُنکو قطب المدار صاحب نے بداؤن کو رخصت کیا فرمایا کہ جو کوئی اُن شہرون سے ہم تک نہ پہونچ سکے اُسکو چاہیے کہ شیخ محمد کو وسیلہ کرے کیونکہ جو کچھ ہماری صحبت سے شرف حاصل کریگا اُنکی صحبت سے بھی پاویگا اُسکا ہاتھ ہمارا ہاتھ ہی اور بعد میرے اور اُسکے فوت ہو جانے کے بھی یہی شیوہ منظور ہی کہ جو کوئی اُسکی زیارت کیواسطے پہونچا گویا مکن پور مین آیا اُنکی قبر قصبہ بدایون مین ہی اور اُنمین سے قدوۂ مشائخ میر سید جمن بہاری

(سید جمن بہاری کا ذکر)

قدس سرہ ہین جو اجلہ خلیفون قطب المدار سے تھے تجرید تمام رکھتے تھے اور بجز اُس لباس کے جو عورت یعنی ستر کو چھپاوے اور کوئی لباس اختیار نہ فرمایا اور اُنکو اِس اختصار سے باہر بھیجا اور فرمایا کہ جیسے کمال تجرد کے ساتھ اس عالم شہادت مین ہم آئے تھے اسیطرح پھر لوٹے ہم اور خوارق عادات اُنسے ظاہر ہوتی تھین اور زیادہ عمر کے تھے اور شیر خان سُور کے زمانہ مین عالم علوی کی طرف تشریف لے گئے اور اُنکی قبر قصبہ بہیلسر مین ہی جو بہار کی نواحی سے ہی اُنکا شجرہ اسطور سے ہی جمن قطب المدار علیہم اللہ

کی ربیع مقدسی امین الدین طیفور شامی علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ دوسرا طریقہ جمن قطب المدار شیخ یمین الدین
خواجہ طیفور شامی شیخ عبداللہ کی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور میر سید جمن قدس سرہ کے خلیفہ اور مرید ممالک
ہندوستان مین بہت ہین اور آپ کے جملہ خلیفون سے شاہ فخر الدین الاکروی بن شیخ شاہ صدیقی ہین علوم
ظاہری اور باطنی کے عالم اور لطائف اور احوال اور اقوال اور افعال کے جامع تھے اور انکا خطاب نذدل
تھا مشائخ اور صاحب کمالات تھے شیخ الہداد صلح سرہندی آپ کے مرید اور شاگرد تھے اور علوم متداولہ
کا اکتساب اور درس اکثر شیخ حسام الدین منطقی سے کیا تھا۔ ایک سو سینتالیس ۱۴۷ اور بقول بعض ایک سو پچیس ۱۲۵
کی عمر ہوئی جمعہ کے روز انیسوین جمادی الثانی کو سنہ نوسو ستر مین اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے
انتقال فرمایا اور شیخ جوان قاسم ہندی نے تاریخ انکے انتقال کی کہی انکی قبر ظاہر آگرہ مین مدار دروازہ کے
قریب ہی انکی اولاد و امجاد و سادہ سجادہ پر متکی ہی ایک خلیفہ شیخ صدر الدین البہاری جو مجذوب اور مغلوب الحال
تھے جو کوئی ان کی خدمت مین آتا تھا دنیا ے دنیہ کو بے اختیار ہوکر ترک کر دیتا اور قبر انکی کوچ کابر
مین توابع بہار سے ہی ایک خلیفہ شیخ خوند میان تھے وہ بھی مجذوب اور مغلوب الاحوال تھے انکی قبر برہانپور
مین ہی ایک شیخ سدھن ہین جو باڑو گجرات مین دفن ہین منقول ہی کہ انکو خلع بدن تھا چنانچہ ایک مرتبہ بدنکو
بابا مان اور دو عزیز دوسرونکے حوالہ کرکے نقل روح فرمایا چونکہ ان عزیزون نے آپکے بدن کی حفاظت
مین سہل انکاری کی ایک چوہے نے آکر ٹھوڑی کو زخمی کیا وہ واقف ہوے جلد اس جگہ مراجعت کی انسکو
زجر فرمایا ایک استفدا اٹھاکر چاہتے تھے کہ مارین سب بھاگ گئے لیکن بابا مان کہ اپنے تہور کے مقر تھے
نہ بھاگے اور جگہ سے جنبش نہ کی جب اسفد کو زمین مین گاڑا درخت سرہانے ہوگیا انکے روضہ تبرکہ کے
سامنے موجود ہی اور شیخ مان دریائی نے جو بڑودہ مین مدفون ہین ماہ شعبان مین عرش آشیانی کی وفات
سے دس مہینے پیشتر وفات پائی انکے مریدون مین سے ایک درویش مسکین یاد الٰہی مین مشغول سیدزادہ
تارک الدنیا بھی دیکھنے مین آئے جو شیخ الطریقت قدوہ اہل حقیقت میان شیخ نعمت اللہ کے مصاحب تھے
ایک شیخ فرید الدین حافظ انسے شیخ جمال الدین انسے شیخ الہداد انسے مسعود زندہ پیر ہن فیض اللہ انہین سے
مولانا حسام الدین سلامتی جو علماء جدید الطبع سے تھے یکایک درد اور عشق و محبت انکی جان مین پیدا ہوا
قطب المدار صاحب سے آکر ملے نقل ہی کہ زمانہ خلوت خاص حضرت قطب المدار صاحب کی کہ راہ آمد و شد
خلفا کی بند تھی اسکو شوق غالب ہوا دیوانہ وار بے اختیار اس جگہ آئے قطب المدار صاحب نے فرمایا کہ

(صدر الدین بہاری کا ذکر) (شیخ سدھن گجراتی کا ذکر)

ہان کوئی بے ادب خدا تک نہین پہونچا کہا شاہ کوئی با ادب خدا تک نہ پہونچا اگر مین مقام ادب مین ہوتا
جمال اللہ شاہ سے محروم ہوتا اب کہ ادب کو چھوڑا مین نے خدا تک پہونچا مین شاہ نے اس بات سے
خوش ہو کر اُنسے کہا سلامتی سلامتی اُس روز سے یہ لقب اُنکا مقرر ہوا ؎ سلامتی نشوی تا ملامتی نشوی
اُنکا مدفن جونپور مین ہی جسوقت کہ یہ دیباچہ سعادت شیخ نعمت اللہ کی خدمت مین گذرا تا شیخ نے یہ
بیت مولوی معنوی کی اس موقعہ پر پڑھی ؎ گرچہ رخنہ نیست عالم را پدید ✤ خیرہ یوسف وار می باید
دوید ✤ تا کشاید قفل در پیدا شود ✤ سوے بیجاے شمارا جا شود ✤ اُنکے خلیفہ تھے چنانچہ آپکے خلیفون سے
ایک شیخ محمد علاء المنیری المعروف بشیخ قاضن شطاری ہین اُنکے شیخ محمدؐ اُنکے شیخ ابو الفتح جو حاجی پور مین
مدفون ہین اُنکے حاجی حمید بن شمس اُنکے شاہ نعمت اللہ چشتی اُنکے شاہ قاسم صدیقی اُنکے شیخ عبد اللہ
گوڈریا اُنکے جنید جو مشہور بعبد الصمد گوڈریا تھے دوسرے میر سید خوند میر دو شعبان کی آٹھوین کو پیر کے
روز قضا فرمائی اُنکے خلیفہ میر سید علی شاہ بھیکن مداری ہین اُنکے سب مریدون سے تاریخ مین کہا ہی
؎ یوم ثلثا بست پنجم ماہ جمادی الآخرین ✤ سال نہصد سی و یک بد کرد رحلت شہ غنی ✤ اُنسے میر
سید جہانگیر ہین جنکی تاریخ فوت یہ ہی ؎ شاہی جہانگیر مرشد تحقیق بودہ است پیر ما ✤ ہمچو وے دیگر نباشد
کندرین عصر ما ✤ ماہ شعبان بست و دوم بود یوم اربعا ✤ سال نہصد سی و نہ بد کرد رحلت شاہ ما ✤ اُنکے
شیخ طیب ہوے جو اِس گروہ کے بزرگون سے تھے اُنکی عمر سو برس سے تجاوز کر گئی تھی اِس کتاب کے
مصنف تحریر فرماتے ہین کہ مین اُنکے دیدار سے بہرہ اندوز ہوا ہون پچیسوین ذی الحجہ کو سنہ ایکہزار سترہ مین
عالم بالا کو تشریف لیگئے آپ نے خلیفون کو چھوڑا اُنکی جگہہ پر مقیم ہین دوسرے خلیفہ میر سید جو ہر اُنکے شیخ عبد الغنی اُنکے شیخ دود اللہ
المعروف بجودھن جو قصبہ رادہ مین مدفون ہین مجذوب تھے اور میر سید علاء الدین اودھی صاحب جذبہ اور کرامات
کے ہمعصر تھے اور اچھے خلیفہ اُنسے ظہور مین آئے مثل شیخ قاسم کے کہ گنجشکر کے فرزندون سے تھے جسوقت کہ
شیخ جودھن جھنجھور مین تشریف لائے شیخ قاسم لڑکون مین کھیلتے تھے دیکھ کر فرمایا کہ یہ ہمسے ہی بمجرد اِس
کلمہ کے مجذوب ہو کر اُنکی خدمت مین حاضر ہوے اخیر کو سلوک مین آئے اور مرتبہ کمال کو پہونچے بلدہ
کوڑا مانڈہ مین سکونت قبول فرمائی خلق کو رہنمائی کرتے تھے اُسی جگہہ دفن ہین اُنکے بھی خلیفہ رہے
خلفاء شیخ جودھن سے اُنکے لڑکے شیخ رب الاسرار اُنسے اُنکے لڑکے شیخ شاہ محمد اُنسے اُنکے لڑکے
شیخ ابو الفتح جو آجکل اپنے باپ دادون کے سجادہ پہ بیٹھے ہوے ہین اور مولانا حسام الدین کے خلیفون سے

شیخ ہدایت اللہ اُنسے حاجی حضور اُنسے حاجی حمید معروف شیخ محمد غوث اُنسے شیخ وجیہ الدین گجراتی اُنسے شیخ صفت اللہ اُنسے اسمعیل اُنسے شیخ یوسف مداری نواسہ حاجی اعظم شیخ محمد غوث کے مرید کے جو گھاٹم پور مین حجرہ متبرکہ حضرت قطب المدار صاحب پر جو موضع مذکور مین واقع ہی جھاڑو دینے کے ساتھ ممتاز ہین شجرے مولانا حسام الدین کے مختلف طریقون سے واقع ہوے ہین اول طریق مولانا حسام الدین قطب المدار بدیع مقدسی تک شیخ عبد اللہ مکی شیخ یمین الدین شامی جنید بغدادی حسن بصری تک دوسرا طریق مولانا حسام الدین قطب المدار شیخ طیفور شامی امین الدین شیخ عبد اللہ مکی امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور نیز بعضے نسخون مین شیخ عبد اللہ مکی صدیق اکبر تیسرا طریق مولانا حسام الدین حضرت قطب المدار صاحب جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انمین سے صاحب کرامات ماہر سید طاہر قدس سرہ ہین بعد ایک مہینہ اور ایک ہفتہ کے بقدر ایک ہتیلی کے نیب کے درخت کی تپی کھاتے تھے جو ہندوستان کے درختون مین بہت کڑوا درخت ہی سکھا کر کھایا کرتے تھے تھوڑے روزون بعد اُسکو بھی چھوڑ دیا تھا اور اُن مین سے شیخ مطہر قدس سرہ ہین اجلہ خلفا سے تھے ایک ہتیلی چاول اپنی غذا مقرر کی تھی بہت مدت تک سفرون مین شاہ بدیع الدین صاحب کے ہمرکاب رہے تھے جب آپ نے ہند کی طرف کو توجہ فرمائی اور حضرت قطب المدار صاحب ماوراء النہر پر پہونچے انسے فرمایا کہ تم اسی جگہ رہو کہ ہمارے دماغ کو تمسے بوے طعام پہونچتی ہی جب آپ کی جدائی اختیار نہ کرسکے وہ ایک ہتیلی چاول کھانا چھوڑ دیے اُن مین سے شمس مالی ہین قطب المدار صاحب کے جو بداون مین سے تھے چند سال اس خدمت پر قیام کیا اور بعد وصال کے بھی آستانہ تبرک پر عصا ٹیکے رات دن کھڑے رہتے سواے نماز فرض کے ادا کرنے کے حرکت نہین کرتے تھے چنانچہ بغیر اجازت کے ہلکر اُس آستانہ کے حرم مین گذر نہین کرتے تھے چنانچہ منقول ہی کہ قطب المدار صاحب کے وصال کے بعد روزانہ قاضی شہاب الدین پرکالہ آتش لوہے کے چولھے کو اپنے سر پر رکھکر اُنکے سامنے کھڑے ہو کر برنج پکا کر اُنکو کھلاتے تھے اور قاضی شہاب الدین کے پرکالہ آتش لقب ہونے کا یہی سبب ہی جو اسم بامسمی تھے جب رات ہوتی قاضی مطہر قابشیر اسی طریقہ سے دودھ گرم کرکے اُنکو پلاتے تھے اور اُن مین سے سید صدر الدین ہین اُنکو حکم جونپور کے رہنے کے واسطے ہوا تھا رخصت کے وقت فرمایا تھا کہ تجکو مذہب پاک امام اعظم ابو حنیفہ

کو ثنت سے مذہب الٰہی مین مین نے داخل کیا ہی اور آئینہ محمدی کو تیرے ہاتھ مین دیا ہی تو دیوانہ اور مجرد اور گوچہ
ہو کر زندہ رہیگا جب تک اس لباس فانی سے خلعت ابدی کے ساتھ نہ ملے ایسے گروہ سے حضرت شیخ حسین معز
منتجی ہین جنکا ذکر گذر چکا ہی شیخ واحدی شیرازی نے جو اپنے زمانہ کے شاعرون مین بڑا فصیح تھا اُس معلے
القاب کے نام ایک کتاب تالیف کی ہی جسکا نام حبل المتین ہی دو اصل پر شامل ہی اور ہر اصل پانچ فصل ہی
کہ کل مجموعہ اصل اور فصل ملکر بارہ ہوتا ہی اور ان اعداد مین ایسا جانا کہ دو عدد دو گیسو ہین کہ سیادت کے
مشعر ہین اور پانچ عدد پانچ فرق معروف دش عدد دش گیسو مشہور بارہ عدد بارہ امام معلوم ہین اور
وہ ایک ایسی کتاب ہی جسمین عبارات مسجع اور مکلف اور صنائع اور بدائع بہت درج کیے ہین اور تالیف
کتاب حبل المتین کی تاریخ الف اور لام اور میم سے نکلتی ہی یہ کتاب اول سے آخر تک ذات والا صفات
کی تعریف اور توصیف مین ہی بہت عمدہ اور اچھے قصیدے آپ کی مدح مین کہے ہین اور اس کتاب
مین درج کیے ہین اُنکے قصیدے کے بعضے ابیات یہ ہین ؎ بعد از ظہور جعفر صادق زخاندان *
دانی بدین دو نور شرف غالبًا بجا است * ہمچون علاے ملت و دین آنکہ جد اوست * امروز شرع و
ملت و دین راہمون علا است * ہمچون جلال حق متین آنکہ شیخ اوست * نور جمالش آئینہ جلوہ خدا است
چون عم خویش ارشد دین سید اجل * انموذج نبی و نمودار مرتضے است * زاقران خود چو والد مرحوم
امجد ست * زاخوان خویش افضل و اعلم زاقرباست * اُسکے شاگردون سے شیخ سلیمان محدث
جو فحول محدثین سے تھے اور صاحب ترجمہ صنعانی ہین سنہ آٹھ سو پینسٹھ مین ترجمہ تمام کیا آپ کی
نظر شریف مین کدورت آگئی تھی بڑے بڑے شہرون مین اکثر جامع مسجد کبیرۃ العمارۃ بنوائین چنانچہ
بنارس مین بالفعل مسجد تمام و کمال موجود ہی اور جمعہ کی نماز اُسی مسجد مین ہوتی ہی اور جونپور مین دریا کے
کنارے محلہ سپاہ مین ایک مسجد بنوائی تھی اُسکا ایک طاق بہت بڑا آگے کا باقی رہا ہی اور باقی
مسجد کو ظالمون نے خراب کیا آپ کا روضہ متبرکہ محلہ سپاہ مین واقع ہی بڑا عالیشان ایک گنبد
بالفعل موجود ہی آپ کے رشتہ دارون اور فرزندون کو گنبد کے اندر دفن کیا ہی اور قبر پر نور آپ کی
سنگ مرمر کی گنبد کے جانب شمال کو واقع ہوئی ہی اور گنبد کے گرد عمارت بنی ہوئی تھی ظالمون نے اُسکو
خراب کر دیا آپ کی وفات سلطان حسین شرقی کے زمانہ مین ہوئی ہی اولاد امجاد آپ کی آج تک جونپور
مین موجود ہی اور ایک اُن مین سے میر سید احمد پائمن و پاؤ ہین جو تمام خلق مین مشہور ہین اور سب فقیرون کا

اس بات پر اتفاق ہی کہ یہ مرید اور خلیفہ قطب المدار صاحب کے ہین اور اُنکا مدفن تحقیق نہوا کہ کہان ہی ایسا مشہور ہی کہ آپ کا ظہور کلوہ بن مین پرگنہ نتھوپور پرگنات جونپور سے نزدیک ہی جنگل ہی چارون طرف سے مخلوق نذرین وہان پر لیجاتی ہی اور کثرت سے قلندر اُس جگہ رہتے ہین اور وہین پر اپنا وطن بنالیا ہی اور خلایق کا ہجوم ہوتا ہی اور جو زمین ہی اُسمین چار گرد دیوار بنائی ہی اور بیچ مین ایک حلقہ ہی کہتے ہین کہ میر مذکور اُسی جگہ ظہور بھی کرتے ہین واللہ اعلم۔ لعل بیگ اپنی کتاب ثمرات القدس مین لائے ہین کہ آپ خدمت مین حضرت شیخ محی الدین غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے تھے ایک وقت مین حضرت قطب المدار صاحب انکی ملازمت مین گئے تھے انکو آپ کے حوالہ کیا اور کہا کہ اس مرد کا حصہ آپ کے روبرو ہی اور انکے پائین پا کے لقب ہونے کا سبب یہ ہی کہ چالیس برس برابر اُلٹے پاؤن سے کھڑے رہے اور آپ نے اپنے رسالہ دقیقہ حلقہ وسندان ونعل واژگون مین جو قصیدہ کہ قاضی محمود صاحب نے قطب المدار کے عشق مین لکھا ہی اُسکی بیتون مین مندرج ہی ؎ گوش دلم حلقہ زد بر در شاہ مدار ٭ جان سر سندان عشق کرد رسن در گلو ٭ نعل سر واژگون بر طبق در زدند ٭ تا کہ رسد کار عشق کرد رسن در گلو ٭ فرمایا ہی کہ مراد حلقہ اور سندان اور نعل واژگون سے جو شاہ صاحب کے دروازہ پر مارا رموز قطب المدار صاحب کے خاصکر درویشان متوسط کے واسطے ہی کہ مجھین عبارت رسالہ کی تمام ہوئی یعنے فلک ناسوت اور جبروت اور لاہوت کو واژگون عالم ہاہوت غیب مین برہم مارا اور آپ محو ہوے اور بے نام اور بے نشان ہوے یہ ہی نعل واژگون اے عزیز سن کہ مراد سندان سے دل ہی حلقہ کش یعنی دم اور گون سے آپ کو پھر لوٹانا اپنی اصل کی طرف جیسا رسیدگان عشق نے کیا۔ رسن زنجیر سلک صحیح کلمہ لا الہ الا اللہ کی ہی یہ زنجیر محبت کی گلے مین ڈالکر صدق محبت سے حضرت شاہ قطب المدار کے دروازہ پر پہونچتے ہین کیونکہ آنحضرت کے بندگان کا دروازہ عشق کی کان ہی المدار ہو القرار و ہو الاصل یعنے آستانہ قطب المدار صاحب سب اولیاء اللہ کے بازگشت کی جگہ ہی جو کوئی اس درگاہ مین پہونچتا ہی سچی محبت کے ساتھ لڑی اس زنجیر کی گلے مین ڈالتا ہی اور جس جگہ کہ میر سید احمد کا ظہور کلوہ بن مین مشہور ہوا اُس شہر کے بزرگون سے سنا گیا کہ اُس جگہ مین شیخ آدم نام بزرگ معتکف تھے اور ایک مدت دراز تک اس جگہ حجرہ مین شیخ آدم صوفی کے نام سے شہرت رکھی اب تیس برس کی مدت ہوئی ہی کہ سید احمد کے اسم پاک کے ساتھ شہرت پکڑی ہی واللہ اعلم بالصواب۔

فصل قطب المدار صاحب کے مریدون کے بیان مین مریدون سے ایک مرید شیخ محمد ہین اُنکے معروضات
سے ہی کہ قلندر کسکو کہتے ہین فرمان ہوا کہ اُسکو کہتے ہین جو تجرید اور تفرید مین پہونچا اور صفات آلہی کے
ساتھ متصف ہوا بسبب قول نبی علیہ السلام کے و اتصفوا بصفات اللہ اور ایک مرید شیخ فرید ہین
اُنکے جملہ معروضات سے یہ ہی کہ اگر فرمان ہو کچھ پڑھین ہم حکم ہوا دل کی پاسبانی کر ایک مرید شاہ بہوہ ہین
اُنکے جملہ معروضات سے ایک یہ ہی کہ موحد کسکو کہتے ہین فرمان ہوا کہ موحد واحد ایک ہی اسی اثنا مین
ایک شخص نے عرض کیا کہ سالک کون ہی فرمایا کہ وہ آدمی جو قصد کے پانون سے تمام دنیا مین پھرے
اور طلب کے بازو سے آسمان پہ جاوے اور اُسکے معروضات سے یہ بھی ہی کہ قتل منصور کا کون سی
منزل مین تھا فرمان ہوا کہ منصور اُس مرتبہ پہ پہونچا کہ اپنے محبوب کو اپنے لباس مین دیکھا اور کس لباس کو
حجاب پایا ؎ خوش آن دمے کہ ازان چہرہ پردہ برفگنم ✤ حجاب چہرۂ جان میشود غبار تنم ✤ اور
ایک مرید پولاد ہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارا سینہ حضرت کے نور سے بھرا ہوا ہی شریعت کے عالم
ہمکو باتین کہتے ہین فرمان ہوا کہ اگر یہ لوگ تجکو کچھ کہتے ہین اُنکے کہنے سے تجکو کچھ نقصان نہ ہوگا
تو اپنے قرار اور مدار پہ قائم رہ ایک مرید الیاس ہین اُنکی ایک کتاب حضرت قطب المدار صاحب کے مناقب مین ہی
کہ اُسکا کلام بہت بعید الفہم ہی اُس کتاب مین لکھا ہی کہ مدار ایک مقام ہی درمیان نبوۃ اور ولایت کے
اور چند سطرین اُس کتاب کے خطبہ کی بجنسہ نقل کی گئین ہین اور وہ یہ ہین الحمد للہ الذی خلق السموات
والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربہم یعدلون
والحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فقال
فقیر الناس ظہیر الدین وھو عبد الشیخ العظیم الاعظم
بوفلیطس ذاتہ تعالیٰ سیار بداتیہ وھو حضرۃ الیہو فطرا انتہی
اور مریدون سے ایک مرید حاجی سلیمان بن حاجی احمد ابراہیم حجازی تواامان ساکن بنگالہ داماد سلطان
علاء الدین والی بنگالہ کے آپ کا نام پہلے دستور خان تھا علم سیمیا سیکھنے کے واسطے ایک جوگی کی خدمت کرتے
تھے ایک وقت اُس جوگی کا کوزہ دریا کی طرف پانی کے واسطے لیے جاتے تھے راستہ مین حضرت
قطب المدار صاحب سے ملے آپ نے اُنکو اپنا کوزہ بھی دیا کہ اُسکو بھر کر لے آؤ یہ دریا کی جانب گیے اُس
جگہہ پر حضرت قطب المدار ایک جوان خوبصورت کی شکل مین متمثل ہوے اُنھون نے بعد لوٹنے کے دریا سے

حضرت قطب المدار صاحب سے دریافت کیا کہ ابھی یہان پر ایک فقیر تھا کیا ہوا قطب المدار صاحب نے فرمایا کہ تلاش
مت کر پھر آپ کو ایک لڑکے کی صورت مین ظاہر کیا جب حیرت اُسکی حد سے گذری قطب المدار صاحب نے
فرمایا کہ آن ہم وہی صورت اصل اپنی اُسکو دکھلائی اور فرمایا کہ سہل کام کو منظور کر کے ایک کافر کی تو خدمت
کرتا ہی اُسکے کوزہ کو توڑ اُنھون نے ایسا ہی کیا قطب المدار صاحب نے علوم نادرہ مثل سیمیا اور کیمیا
کے اُنکو سکھلائے اور مرید کر کے خرقہ دیا کہ آدمیون کے عرف مین اُسکو کفنی کہتے ہین آپ نے
وہ شیخ چندن کو دیا اور شیخ چندن نے صاحب تحفۃ الابرار کے والد کو مرحمت کیا اور صاحب تحفۃ الابرار
کے والد نے وصیت کی کہ اِس خرقہ کو ہماری قبر مین رکھ دینا اور ایسا ہی کیا گیا اور اُنکو شیخ سلیمان
عمر دراز کہتے تھے اس سبب سے کہ عمر اُنکی دراز تھی اور ہمیشہ مسافر رہتے تھے چند سال واسطے تربیت
شیخ چندن کے جونپور مین اقامت فرمائی اور نیز سلسلہ فردوس مین انتساب رکھتے تھے اُنکا طریقہ
ایسا تھا کہ کسی کو مرید نہین کرتے تھے مگر اُسکو جو تارک الدنیا ہووے اور مدفن اُنکا قصبہ مواہ مین
جو نواحی بہار سے ہی بندگی میان شیخ بدی طبیب کے مقبرہ مین ہی۔

فصل مجذوبان مداریہ سے جو خلق کی زبان پر مذکور ہین بابا کپور ہین جذب قوی رکھتے تھے
ولایت اور حالت سے خالی نہ تھے اور سرسیان اُنکی یاد مین سرس پیتے ہین اُنکی اصل کالپی سے ہی
ابتداے حال مین سلوک کا طریقہ بہت اختیار کیا اور سقائی کی ہی اور رات کو ضعیفون کے گھر مین
بھرتے تھے اور مشک پانی کے بھرتے تھے اور گوالیار مین بہت رہے اور فتوح کے باب پر مفتوح
ہو گئے تمام عالم کے لوگون کا دل اُنسے رجوع تھا اکثر استغراق مین رہتے تھے اور تھوڑا تناول فرماتے
اور لباس سے ستر عورت کے ساتھ اکتفا کرتے کبھی اُسکو بھی آپ سے دور کر دیتے اور جو لباس نفیسہ
کہ آتے تھے فقیرونکو دیدیتے تھے اغنیا کو اپنے آپ مین بہت کم راہ دیتے تھے اور عالم دل کی طرف ایک راہ
رکھتے تھے اور خوارق عادات اُنسے بہت منقول ہین مگر سن رسیدہ تھے اور معارف و اسرار سے اکثر خبر دیتے تھے اور
آپکی فوت کی تاریخ کپور مجذوب ہی اور آپ کا روضہ پر نور ریاست گوالیار مین ہی آپ کے مریدون سے شیخ الہدای
ایک مرید تھے جنکے مرید عابد نام نے ایک قصیدہ مین خلفا حضرت قطب المدار کو جمع کیا جسکو انشاء اللہ تعالے
ہم بشرط زندگی حصہ دوم سیر المدار مین لکھینگے وصلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واولیاء امتہ
اجمعین الے یوم الدین۔

باب سیزدہم صاحب سجادہ وبعض خلفاے مدار کے بیان مین

ذکر حضرت سلطان العارفین حجۃ التارکین سید ابو محمد خواجہ ارغون رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرت اپنے وقت کے امام طریقت اور مقتداے حقیقت خلیفہ وجانشین خاص حضرت مرکز دائرۂ ولایت مرجع ارباب ہدایت وارث الانبیاء والمرسلین عمدۃ الاطہار اسوۃ الاخیار حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین مولد آپ کا قصبۂ جبار منضافات حلب ہے آپ حضرت سید محمود حلبی رحمۃ اللہ علیہ بن سید بہاء الدین بن سید ظہیر الدین رحمۃ اللہ کی اولاد امجاد مین سادات صحیح النسب جعفریہ سے بنی اعمام حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین کرامات بلند ومقامات ارجمند رکھتے تھے بزرگی آپکی حیطۂ تحریر وتقریر سے بیرون اور کرامات باہرات آپکے حیز امکان سے افزون روضۃ الصلحا وتذکرۃ الصالحین مین صدہا کرامتین آپکی لکھی ہوئی ہین سلسلہ عالیہ مداریہ مین گروہ خادمان آپ ہی سے ماخذ ہے وفات آپ کی بتاریخ ششم جمادی الثانی ۹۷ھ ہجری مین ہوئی رحمۃ اللہ علیہ۔

قطعہ تاریخ وفات

قبلۂ دین خواجہ ارغون	حجۃ العارفین واسوۂ دین
جانشین جناب قطب مدار	آفتاب سپہر صدق ویقین
حامی دین وماحی بدعت	متکی ارائکہ تلقین
چون بہ ششم جمادی الثانی	عزم فرمود سوے خلد برین
سال نقلش شد از سر الہام	شد بہ دار النعیم قدوۂ دین
	۹۷ ۵ ۸

ذکر حضرت سید خواجہ محمود قدس سرہ العزیز

یہ بزرگ ابو الوقت اور قطب زمانہ تھے آپ خلیفہ وجانشین اپنے والد ماجد حضرت ابو محمد خواجہ ارغون رحمۃ اللہ علیہ کے ہین آپ کے معمولات سے تھا کہ ہمیشہ اول وقت نماز فریضہ ادا فرماتے اور نوافل بکثرت پڑھا کرتے

تھے اور بعد نماز عصر کے مغرب کی نماز تک قبلہ رو مشغول درود خوانی رہتے اور اس عرصہ مین کسی سے ہمکلام نہوتے ایک روز آپ حسب معمول درود شریف پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص روتا ہوا آپ کی خدمت بابرکت مین ایک لڑکے خورد سال کو لایا کہ اسکو حالت نزع کی تھی اور آپ کے قدمون پر ڈالدیا آپ نے اشارہ سے پانی طلب فرماکر کچھ اُسپر دم کیا اور اپنے ہاتھ سے چند قطرہ اُسکے حلق مین ٹپکائے اور ہاتھ اُسکے چہرہ پر مس فرمایا فوراً اُسکی حالت بدل گئی اور اچھا ہوگیا وفات آپکی سنہ ۹۲۲ھ مین واقع ہوئی مزار شریف آپکا قریب مقبرہ حضرت خواجہ ارغون رحمتہ اللہ علیہ کے ہے

قطعہ تاریخ وفات

چون ابوالوقت خواجہ محمود
رخت ہستی ازین جہان بربست
کلک قادر نوشت سال وصال
ہادی راہ حق بحق پیوست
۹۲۲

ذکر حضرت سید خواجہ داؤد رحمتہ اللہ علیہ

یہ بزرگ بڑے عارف کامل صاحب زہد و تقوی و تارک دنیا و مافیہا تھے اکثر اوقات آپ نماز عشا پڑھکر حبس دم فرماتے اور صبح کی نماز کے وقت دم چھوڑتے اور صبح کی نماز پڑھکر تلقین و تکمیل طالبین حق مین مشغول رہتے اور جو کچھ ہدایائے نذور و فتوح آتا اُسکو اہل استحقاق پر ایثار فرماتے نعمائے دنیاوی کو آپ کی نظر حق بین مین پر پشہ کے برابر بھی وقعت نہ تھی چنانچہ منقول ہے کہ ایک شخص نے ایک ڈبہ اکسیر سے بھرا ہوا آپ کو نذر کیا آپ نے اسکی جانب کچھ التفات نہ فرمایا اُس شخص نے خیال کیا کہ شاید آپ اسکی کیفیت سے ماہر نہین اُسنے اس خاک سے سونا تیار کرکے پیش کیا آپ نے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ یہ کیونکر ہوا ہم بھی دیکھینگے اُسنے دوبارہ پھر جب آپ کے روبرو اکسیر سے تیار کرنا چاہا آپ نے اکسیر کے چھوڑنے سے منع فرمایا اور اسی جگہ سے تھوڑی خاک چھوڑ دی وہ فوراً کندن ہوگیا فرمایا فقیر کے نزدیک خاک خاک سب برابر ہے اکسیر کی کچھ حاجت نہین وفات آپکی بقول صاحب زبدۃ التواریخ سنہ ۹۶۶ ہجری مین ہوئی مادہ تاریخ وفات یہ ہے (عند ملیک مقتدر) اور روضۃ الصلحا سے وفات آپکی سنہ ۹۶۶ ہجری مین پائی جاتی ہے مادہ تاریخ منقول از روضۃ الصلحا (اولئک فی جنۃ مکرمون) صاحب تذکرۃ الصالحین نے قول اول کو اختیار کیا ہے

قطعہ تاریخ وفات

حامی دین خواجہ داؤد — صاحب اتقا و حق آگاہ
چون ز دار الفنا بدار بقا — رفت آن مقتدای خلق اللہ
ہاتفے گفت سال ترحیلش — شاہ داؤد شد بقرب آلہ

۹ ۸ ۶۸

ذکر حضرت سید ابو البرکات الملقب بخواجہ چاند رسول نما رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ شب بیدار تہجد گذار تارک ماسوی اللہ تھے نماز مین آپ کو اکثر ایک حالت استغراق کی یہانتک پیدا ہوجاتی تھی کہ دنیا و ما فیہا سے بیخبر ہوجاتے تھے ایک مرتبہ شب تاریک تھی اور آپ مشغول بہ نماز تہجد تھے کہ دفعۃً باد تند سے چراغ گل ہوگیا اور اسی حالت مین ایک بچھو نے عین سجدہ مین آپ کی ہتھیلی پر چند مرتبہ گزند پہونچائی مگر آپ کو مطلق کچھ خبر نہوئی میان رشید آپ کے خادم سے روایت ہے کہ آپ نے بعد انفراغ نماز مجھ سے فرمایا کہ ذرا چراغ لاؤ اور میرے ہاتھ کو دیکھو کہ اسوقت میری ہتھیلی مین کچھ گرمی سی محسوس ہوتی ہے مین نے لاٹھی اور چراغ لاکر دیکھا تو دست حق پرست مین تین جگہ پر نیش عقرب کا آثار پایا مین لاٹھی لیے ہوئے چراغ سے اسکو دیکھتا تھا اتفاقاً اس بچھو نے لاٹھی مین ڈنک مارا معًا لاٹھی دو پارہ ہوگئی وہ بچھو ایسا زہردار تھا کہ تین روز تک آپ کی ہتھیلی مین اُسکے نیش کا اثر رہا مگر آپ کو کچھ اُسکی شکایت نہ ہوئی آپ کے معمولات سے تھا کہ درود شریف بکثرت پڑھا کرتے تھے اکثر آپ کو حضوری جناب خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوا کرتی تھی جو شخص آپ کے پاس طالب زیارت سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوۃ کا آتا آپ اُسکو درود شریف تعلیم فرماکر اجازت پڑھنے کی دیتے وہ شخص اسی شب مین مشرف بزیارت ہوتا ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت میرے یہان ایک جن مسلط ہے اور وہ بہت ستایا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ درود شریف کی بعد نماز عشا مداومت کیا کرو انشاء اللہ تعالے وہ بلا دفع ہوجائیگی اُس شخص نے ویسا ہی کیا حق تعالے نے ببرکت درود شریف کے وہ بلا دفع کردی وفات آپ کی ۱۳ سنہ ہجری مین ہوئی ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

شاہ روشن ضمیر خواجہ چاند — سالک راہ حق ز روز الست

از رحلت چو زین جہان خراب	دل ہر یک زانتقالش خست
ہاتف گفت سال شستقارش	سالک راہ حق بحق پیوست

ذکر حضرت سید شاہ جمال دار رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ نہایت درجہ کے خلیق الطبع منکسر النفس تھے اوائل حال مین آپ نے عشا کے وضو سے بارہ برس تک نماز ادا کی ہے آپ سورہ جن کے عامل تھے ایک روز آپ نماز ظہر پڑھکر کچھ مقامات سلوک بیان فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ حضرت پرسون آدھی رات سے میرا لڑکا دہ سالہ گم ہوگیا ہے اسکا کچھ پتا نہین چلتا آپ نے فرمایا کچھ تردد نکر آج اسی وقت پر تیرا لڑکا تجکو ملجائیگا اور ایک ٹھیکری طلب فرماکر آپ نے اسپر کچھ لکھدیا اور فرمایا کہ آج مابین مغرب اور عشا کے باہر آبادی سے فلان جانب کو جانا جو شخص گوشۂ مغرب و شمال سے آتا ملے اسکو یہ ٹھیکری دیکر اپنے مکان کو چلے آنا اُسنے ویسا ہی کیا آدھی رات گذری تھی دیکھا کہ لڑکا سقف خانہ پر موجود ہے ان حضرت کی تاریخ وفات مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک تیسوین ذی الحجہ ۵۳ سنہ ہجری مین اور بعض کے نزدیک یکم محرم ۵۴ سنہ ہجری نبوی مین واقع ہوئی وجہ اس اختلاف کی صاحب زبدۃ التواریخ نے یہ لکھی کہ بتاریخ بست نہم ماہ ذی الحجہ آسمان پر ابر محیط تھا رویت ہلال مین اختلاف تھا بعد نقل اس اختلاف کے قول اول کو اختیار کرکے مادہ تاریخ وفات یہ لکھتے ہین (و ازلفت الجنۃ للمتقین) واصل حق اہل باطن گشت + جمال مدار احمدی نور اللہ مرقدہ (لہم درجات عند ربہم) اور تذکرۃ الصالحین مین قول ثانی کو اختیار کرکے مصرعہ تاریخ وفات یہ لکھا ہے ۔ بحق گردید واصل عاشق حق + اور مادے تاریخ وفات کے یہ لکھے ہین ۔ شاہ جمال مدار قدس سرہ ان المتقین فی مقام امین + حیف بود شیخ اجل +

قطعہ تاریخ وفات حسب روایت صاحب تذکرۃ الصالحین

سالک راہ حق جمال مدار	عزم فرمود چون بخلد برین
سال نقلش بگفت ہاتف غیب	شد بہ فردوس پیشوائے دین

ذکر سید حضرت تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ جامع علوم صوری ومعنوی بڑے فقیہ ومرتاض اولاد مین حضرت سید ابو محمد خواجہ ارغون رحمۃ اللہ علیہ کے ہین آپ نے اپنی کتاب مین مقامات سلوک کو خوب بیان فرمایا ہے آپ کے معمولات شریف سے تھا کہ ماہ رجب و شعبان ورمضان مین اکثر نماز عشا پڑھکر صبح کی نماز تک ہر شب ایک ختم قرآن کرتے آپ عہد سلطنت مین حضرت فردوس آشیانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ دہلی کے تھے اکثر ارکین سلطنت بادشاہ ممدوح کو آپ کی خدمت مین خلوص عقیدت تھا بہت مکانات خانقاہ شریف حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رضی اللہ تعالے عنہ مین مثل جماعت خانہ کہ صدر متولیان خانقاہ کا ہے و دیگر مکانات خانقاہ موصوف مین آپ کے اہتمام سے تعمیر ہوئے ہین وفات آپ کی سنہ ۱۰۷۹ ہجری مین واقع ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

تاج محمود ان ولے باصفا
ہادے دین سالک راہ خدا

چون زدنیا آن شہ والا مقام
عزم کردہ جانب دار السلام

کلک قادر سال او ترقیم کرد
طالب حق جان بحق تسلیم کرد

۱۰۷۹ھ

ذکر حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ بڑے عابد وزاہد صاحب مکاشفہ ومجاہدہ تھے ہمیشہ ذکر پاس انفاس کیا کرتے تھے طبیعت آپ کی خلوت دوست واقع ہوئی تھی آپ نے تعلیم علوم ظاہری وباطنی کی اپنے والد ماجد حضرت سید تاج محمود سے پائی اور آپ کو استفادہ حضرت خضر علیہ السلام سے بھی ہوا ہے اکثر خوارق وکرامات آپ کے صاحب تذکرۃ الصالحین نے لکھی ہین اسی تذکرہ مین ہے کہ شیخ اکرم نامے ایک شخص آپ کی خدمت مین رہا کرتا تھا اسکا ایک لڑکا کہ اٹھارہ برس کی عمر کا تھا برگ مفاجات مرگیا اُسکے دفن مین آپ بھی تشریف لائے اکرم آپ کے قدمون سے لپٹ کر رونے لگا اُسوقت آپ آبدیدہ ہوکر جناب الٰہی مین دست بدعا ہوئے حق تعالے نے ببرکت آپ کی دعا کے اُسکو زندہ کردیا مگر اُس روز سے آپ نے اختلاط مع الخلق چھوڑ دیا اور گوشہ اختیار کیا وفات آپ کی سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

آن جناب سید احمد رہنمائے		حامی دین مقتدائے دین پناہ	
کرد رحلت چون ازین دار الفنا		در نہم ماہ رجب وقت پگاہ	
سال ترحیلش بگفتا ہاتفے		پیشوائے دین زدنیا رفت آہ	

ذکر حضرت سید شاہ خلیق اللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب شرع و ورع تھے آپ کے مزاج مین پابندی صلوۃ انتہا درجہ کی تھی بارہ برس کی عمر سے وقت انتقال تک بجز دوبار کے آپ کی نماز کبھی قضا نہین ہوئی آپ کے معمولات سے تھا کہ طہارت مین مبالغہ بہت فرماتے تھے اور تعدیل ارکان کا زیادہ لحاظ رکھتے تھے جو کوئی آپ کے سامنے ٹھیک طور پر ارکان نماز ادا نکرتا تو آپ اسکو بکشادہ پیشانی ایسا سمجھاتے کہ اسکو ناگوار نہوتا اور اسی وقت سے اُس عادت کو ترک کرتا ایکمرتبہ آپ مع اپنے چند مریدون کے ایسی جگہ پر وارد ہوئے کہ جہان ایک چاہ عمیق تھا اور کوئی سبیل پانی ملنے کی نظر نہین آتی تھی آپ کے کسی خادم نے التماس کیا کہ حضرت پانی بہت دور پر ہے کسی صورت مل نہین سکتا آپ مسکرائے اور فرمایا کہ پانی بہت قریب ہے جاکر دیکھو تو۔ دیکھا تو کنوین مین ایسا جوش آیا کہ پانی لب چاہ سے تھوڑے فاصلہ پر نظر آیا اور سب نے بآسانی وضو کرکے بفراغ خاطر نماز ادا کی وفات آپ کی ۱۱۸۵ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

حامیِ دین شہ خلیق اللہ		عاشق حق و سالک و اصل	
چون ز دار الفنا بدار بقا		رفت آن مقتدائے صاحب دل	
گفت ہاتف بسال رحلت او		زجہان رفت عارف کامل	

ذکر حضرت سید ابو الحسنات معروف بہ شاہ میان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صائم الدہر قائم اللیل متوکل و سخی تھے ذکر سلطان الاذکار فرمایا کرتے تھے آپ کے بھائی سید احسن اللہ المشہور لال میان سے روایت ہے کہ جو کوئی اہل حاجت آپ کے پاس حاجت لاتا آپ اسکو ہفت اسماء طبقاتی حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ کے لکھکر دیتے تھے اُسی سے اسکا مطلب ہوجاتا سید صوفی

کا قول ہے کہ دیکھا مین نے اکثر مریضان مایوس العلاج کو کہ ببرکت ان اسمار متبرکہ کے حق تعالے نے اُنکو شفار کلی عطا فرمائی ایکمرتبہ کچھ لوگ ایک شخص مفلوج کو کہ ہاتھ پانون اسکے حس وحرکت سے بیکار تھے آپ کی خدمت مین لائے آپ نے حسب معمول وہی اسمار مبارک اُنکو حوالہ فرمائے اور ارشاد کیا کہ ایک ہفتہ آب طاہر مین گھول کر طاہر جگہ پر غسل کرادیا کرو تیمارداروں نے ویسا ہی کیا بفضلہ تعالی اُس شخص کو شفاے کامل ہوگئی اور کسی قسم کا اثر عارضہ کا باقی نرہا وفات آپ کی سنہ ۱۲۰۹ ہجری مین ہوئی مادہ تاریخ وفات

ان المتقین فی مقام امین
۱۲۰۹ھ

قطعہ تاریخ وفات

میانصاحب آن مقتدائے جہان	بخلد برین چون بگردید داخل
ندائے ز ہاتف بگوشم رسیدہ	بحق قدوۂ عابدین گشت واصل

۱۲۰۹ھ

ذکر حضرت سید شاہ نصر اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

یہ بزرگ بڑے شاغل و ذاکر خوش خلق وکریم الطبع جامع اخلاق محمدی تھے ہمیشہ ذکر نفی واثبات کیا کرتے تھے اور ہر شخص سے بہ نرمی وملائمت پیش آتے اور جو کچھ ہدایائے نذور وفتوح آپکے پاس آتا اُسکو اُسیوقت ایثار فرماتے دوسرے وقت کو ذخیرہ نرکھتے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کے پاس کچھ موجود نہ تھا اور ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ حضرت مین نہایت پریشان ہون کہ اہل وعیال میرے فاقہ کشی سے جان بلب ہین آپ نے اُسکو بشفقت تمام ٹھہرایا اور آبدیدہ ہوکر آسمان کی طرف دیکھا کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ ایک [illegible] خوان تازہ مٹھائی کے اور کچھ زر نقد لیکر حاضر ہوا آپ نے شیرینی پر فاتحہ حضرت بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالے عنہ کی پڑھ کر قدرے شیرینی حاضرین پر تقسیم فرمائی اور باقی شیرینی اور وہ نقدی اس سائل کو حوالہ فرمائی کہ بخوشی تمام بہ نیل مرام اپنے مکان کو واپس گیا وفات آپ کی سنہ ۱۲۴۰ ہجری نبوی مین واقع ہوئی مادہ تاریخ وفات یہ ہے (نور اللہ مضجعہ)

قطعہ تاریخ وفات

شیخ آفاق شاہ نصر اللہ — زینت مسند خوش اخلاقی
چون ز دار الفنا بخلد برین — عزم کردہ بہ فرط مشتاقی
مصرعہ سال او بگفت سروش — شد بفردوس عاشق باقی
۱۲۴۷ھ

ذکر حضرت سید شاہ جمال مدار قدس اللہ سرہ العزیز

یہ بزرگ خلیفہ وجانشین اپنے والد بزرگوار حضرت سید نصر اللہ علیہ الرحمتہ کے ہین سوالے اسکے او رنعمت شاہ حضور محمد قدس اللہ سرہ العزیز سے پائی ہے آپ مشائخ کاملین متاخرین مین بڑے صاحب مرتبہ جامع خوارق و کرامات مظہر زہد و ریاضت تھے آپ کے معمولات سے تھا کہ بعد ادائے نماز صبح کے آستانہ متبرکہ حضرت بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رضی اللہ تعالے عنہ پر حاضر ہوتے اور نماز چاشت پڑھکر مکان کو جاتے اور پھر اول وقت نماز ظہر کی آستانہ موصوف پر حاضر ہوتے اور عشا کی نماز پڑھ کر مکان کو جاتے ایک روز آپ بیٹھ کر نماز عصر کے واسطے وضو فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ حضرت تین روز ہوئے کہ میرے لڑکے کے حلق کے نیچے ایک قطرہ پانی کا نہین اُترتا ہے اور وہ پیاس سے تڑپ رہا ہے آپ نے بقیہ آب وضو عطا فرماکر ارشاد فرمایا کہ یہ اُسکے منھ مین جاکر چھوڑو انشاءاللہ تعالے اچھا ہوجائیگا اُس شخص نے بموجب آپ کے ارشاد کے عمل کیا اُسی وقت اُسنے پانی پیا اور وہ کرب اُسکا دفع ہوگیا آپ اکثر اپنے مریدون کو دعاء محمودی کی جو معمولات خاندان عالیہ مداریہ سے ہے اور واسطے حصول مطالب کے ورد اُسکا اثر عظیم رکھتا ہے اجازت عطا فرماتے منقول ہے کہ ایک شخص کا لڑکا چند سال سے مجنون ہوگیا تھا و[illegible] خبر سنکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اسکی صحت کے بارہ مین عرض کیا آپ نے دعاء موصوف کی اسکو اجازت عنایت فرمائی اور ارشاد کیا کہ اسکو پڑھ کر پانی پر دم کیا کرو اور وہی پانی اُسکو پلاتے رہو انشاءاللہ تعالے اُسکا جنون دفع ہوجائیگا چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا کہ چلہ کی مدت نہ پہونچی تھی کہ اسکا جنون دفع ہوگیا وفات آپ کی ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۷ ہجری مین ہوئی اکثرون نے آپ کی وفات کی تاریخین لکھی ہین یہان پر اختصاراً چند مادہ اور ایک قطعہ تاریخ درج کیا جاتا ہے مادہ از آیہ شریفہ (لهم دار السلام عند ربهم وهو وليهم بما كانوا يعملون) مادہ عربی - (ولی رضی اللہ عنہ) مصرعہ مادہ - عاشق حق شد بگلزار جنان ۱۲۴۷ھ مصرعہ ثانی - از جہان شد زبدۂ صلحا بہ جنت النعیم ۱۲۴۷ھ - مصرعہ ثالث - بحق عمدۂ سالکین گشت واصل - ۱۲۴۷ھ

قطعہ تاریخ وفات

کلیم طور طریقت مہ جمال مدار
معین دین شہ نیر سپہر وقار
چو عزم کرد بجنت بگفت ہاتف غیب
بگو کہ رفت ز دنیا موید الابرار

ذکر حضرت سید شاہ غریب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ مشایخ متاخرین مین اعلی درجہ کے صاحب ریاضات و مجاہدات اور اہل کشف و کرامات سے گذرے ہین کیفیت آپ کی مجاہدہ و ریاضت کی یہ ہے کہ مدت العمر آپ نے اطعمہ لذیذہ کی طرف مطلق توجہ نہین فرمائی اور دنیا و مافیہا سے کچھ تعلق نہین رکھا ہمیشہ ذکر الٰہی مین مشغول رہتے تھے آپ کے خوارق و کرامات بہت مشہور ہین منجملہ اُنکے ایک یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ نواح بداون مین تھے اُس زمانہ مین وبا کی کثرت سے ہزارون آدمی مرتے تھے جس موضع مین آپ تشریف رکھتے تھے وہان کی لوگ گرد و نواح کے یہ حالات سنکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُس خبر وحشت اثر کو آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے کے فضل و کرم پر نظر رکھو وہ حافظ حقیقی ہر بلا سے بچانے والا ہے اور ہفت اسمار طبقاتی حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالے عنہ کے انکو تعلیم فرمائے کہ بعد ہر نماز کے انکا ورد کیا کرو انشاء اللہ تعالے اس بلا سے امن رہیگی ان لوگون نے آپ کے ارشاد کے بموجب پابندی صلوٰۃ خمسہ اُن اسمار کا ورد کیا حق تعالے نے اُس بلا سے سبکو محفوظ رکھا وفات ان بزرگ کی تاریخ ۱۶ - رجب المرجب ۱۲۰۰ ہجری مین ہوئی مزار مکن پور مین قریب مزار حضرت مکن سرباز محرم راز قدس اللہ سرہ العزیز کے ہے

قطعہ تاریخ وفات

عارف کامل غریب اللہ شاہ
راہ حق را پیشوا و رہنما
چون بحکم لم یزل آن اہل حق
رفت زین عالم بخلد جا نفزا
سال ششنقارش بگفتا ہاتفے
صاحب عرفان ز دنیا رفت ہاے

ذکر حضرت سید ظہور عباس المعروف شاہ میان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ جامع علوم صوری ومعنوی اور کمالات ظاہری وباطنی تھے بیعت آپ کو اپنے والد ماجد سید شاہ جمال مدار قدس اللہ سرہ العزیز سے ہے اور تکمیل حضرت عمدۃ الشاغلین اسوۃ المتورعین دلیل سبیل فلاح ورشاد رہنماے طریق استقامت وسداد مقبول حضرت رب احد مولانا سید شاہ قمرالدین احمد سے ہوئی آپ کے مزاج مین جلال زیادہ تھا اس سبب سے ہر ایک شخص کو آپ سے مجال عرض حال کی نہوتی تھی ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ ایام بارش نصف سے زیادہ گذر گئے اور ایک قطرہ پانی کا زمین پر نہ آیا خلق خدا سخت پریشان اور نہایت نالان تھی ایک روز کچھ لوگون نے موقع پاکر ڈرتے ڈرتے عرض کیا آپ یہ حال سنکر دیر تک سکوت مین سر بمراقبہ رہے بعد کو ان لوگون سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ رحمت خدا سے مایوس نہو اللہ تعالے جلد رحم فرمائیگا پھر جناب مین دست بدعا ہوے اور یہان تک سر بسجدہ رہے کہ پارۂ ابر نمودار ہو کر محیط آسمان ہوا اور باران حسب مراد برسا وفات آپ کی تاریخ ۱۴، ماہ شعبان ۱۲۹۰ھ ہجری مین ہوئی مزار آپ کا کاسگنج ضلع ایٹہ مین ہے

قطعات تاریخ وفات

ستہ بسر راہ حق میانصاحب
سال نقلش بگفت ہاتف غیب

چون ز دنیا بقصد رحمت رفت
زبدۂ عابدین بجنت رفت
۱۲۹۰ھ

قطعہ ثانی

معین شرع متین حضرت میانصاحب
نوشت مصرعۂ تاریخ رحلتش قادر

بسوے ملک عدم رفت ناگہان افسوس
معین دین مبین رفت ازجہان افسوس
۱۲۹۰ھ

قطعہ ثالث

زبدۂ عابدین میانصاحب
گفت ہاتف بسال رحلتش

رفت چون ازجہان بخلد برین
رفت سیدلے حق بعلیین
۱۲۹۰ھ

ذکر حضرت اسوۃ الکاملین سید ابو تراب خواجہ منصور رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ عمدہ مشائخ اجل زبدہ اکابر اکمل صاحب کرامات بلند و مقامات ارجمند حضرت سید محمود حلبی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد مین خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے ہین بہت حالات آپکے کشف و کرامات و خرق عادت کے روضۃ الصلحا و تذکرۃ الصالحین مین لکھے ہین آپ کو مقام احیاء اموات حاصل تھا تذکرۃ الصالحین مین ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کی دعا سے ایک جماعت کو کہ رہزنون نے بطمع مال زہر ہلاہل دیا تھا دوبارہ زندگی بخشی وفات آپ کی ۹۴۴ سنہ ہجری مین ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

قطب آفاق خواجہ فضور	رخت ہستی چو زین جہان بربست
سال نقلش بگفت ہاتف غیب	عمدۂ واصلین بحق پیوست

۹۴۴

ذکر حضرت مولانا شاہ سید یعقوب زندہ دل قدس اللہ سرہ العزیز

یہ بزرگ جامع علوم صوری و معنوی صاحب مقامات علیہ و حالات سنیہ اجلہ مشائخ کبار سے خلیفہ و جانشین اپنے والد ماجد حضرت اسوۃ الکاملین سید ابو تراب خواجہ فضور رحمۃ اللہ علیہ کے تھے تلقین و تکمیل طالبان حق مین توجہ قوی رکھتے تھے مجلس آپ کی فیض سے خالی نہ ہوتی تھی صالحین کو شوق پر شوق اور طالحین کو ترک منہیات پر اصرار ہوجاتا تھا ایک روز آپ حالت ذوق و شوق مین درجات صالحین و درکات طالحین کا بیان فرما رہے تھے اور اسوقت مجلس کا اور ہی کچھ رنگ تھا اتنے مین ایک شخص کہ نہایت فسق و فجور مین مبتلا تھا کسی غرض سے ادھر آنکلا اور شریک مجلس وعظ ہوا تھوڑی دیر مین آپکے بیان سے اسکے دل کی عجیب کچھ حالت ہوئی کہ بے اختیار زار زار رو دیا اور تمام منہیات سے اسکو ایسا اجتناب ہوا کہ اسی مجلس مین آپکے ہاتھ پر توبہ کرکے خدمت فقرا مین رہا وفات ان بزرگ کی ۹۳۱ سنہ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

حضرت یعقوب مقبول خدا	چون ز دنیا شد سوے دار البقا
مصرعہ سالش بگفتا ہاتفے	از جہان شد اہل زہد و اتقا

ذکر حضرت شاہ قمر الدین احمد الملقب بہ خواجہ چاند رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ تارک کامل عارف واصل اپنے والد ماجد حضرت مولانا سید شاہ یعقوب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ و جانشین تھے آپ کی عادت شریف مین تھا کہ ہمیشہ بعد نماز تہجد کے تا طلوع صبح صادق تلاوت کلام مجید مین مشغول رہتے اور اول وقت نماز فجر پڑھ کر تا نماز اشراق کسی سے ہمکلام نہوتے تھے ایک شب ایسا اتفاق ہوا کہ شب تاریک تھی اور چراغ موجود نہ تھا آپ کو ہرج تلاوت کا سخت ملال تھا ناگاہ غیب سے ایک ایسی روشنی منود ہوئی کہ آپ نے اُسی مین تلاوت معمولی فرمائی اتفاق سے آپ کے ہمسایہ مین کوئی اس کیفیت کو دیکھتا تھا اُسنے صبح کو اسکا حال لوگون سے ظاہر کیا آپ نے اس روز سے اس جگہ کو ترک فرمایا اور گوشہ خلوت اختیار کیا وفات ان بزرگ کی ۹۶۸ھ ہجری مین ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

شاہ قمر الدین احمد اہل حق	چون بہ فردوس برین داخل شدہ
مصرعہ تاریخ او فا درنوشت	واصل حق عارف کامل شدہ

ذکر حضرت سید شمس الدین شمس الحق رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ اجلہ مشایخ وقت سے اعلے درجہ کے صاحب زہد و ورع تھے اکثر خوارق و کرامات عجیبہ آپ سے ظہور مین آئی ہین تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آپ مشغول بذکر الٰہی تھے کہ کچھ لوگ ایک نعش اُدھر سے لیکر روتے ہوئے نکلے آپ نے کیفیت رونے کی دریافت فرمائی معلوم ہوا کہ ایک نوجوان کو سانپ نے کاٹا تھا اس سے اسکا انتقال ہوگیا اسوجہ سے اسکے عزیز گریہ وزاری کرتے ہین آپ نے اپنے ایک خادم کو دوڑایا اور اسکے باپ کو طلب فرمایا اور پانی پر کچھ دم فرما کر اسکو دیا کہ اسکو موضع لدغہ پر ملو اور زور سے اُسکے چہرہ پہ چھینٹے مارو اُسنے ویسا ہی کیا قدرت قادر مطلق سے ببرکت آپ کی دعا کے وہ پسر مردہ زندہ ہوگیا وفات اُن بزرگ کی ۱۰۳۱ھ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

چو شمس الدین شمس الحق خوش آئین	بجنت رفت با صد عز و تسکین
نوشتہ سال نقلش کلک قادر	ز دنیا کرد رحلت ہادی دین

۱۰۱۱ھ

ذکر حضرت شاہ سید ابو المبارک رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ مشائخ کبار و عرفاے روزگار سے بڑے صاحب کشف و کرامات تھے آپکے معمول شریف سے تھا کہ اول وقت نماز صبح کی پڑھ کر مشغول بذکر الٰہی رہتے اور نماز چاشت پڑھ کر مصلے سے اُٹھتے اور اس عرصہ مین کسی کی طرف توجہ نہین فرماتے ابو البقا سے منقول ہے کہ ایک روز آپ نماز صبح کی پڑھ کر مراقبہ مین تھے اور مین ایک گوشہ مین بیٹھا ہوا تلاوت کلام مجید مین مصروف تھا کہ دفعۃً آپ نے عصا اُٹھا کر زمین پر زور زور سے مارا اور ہان ہان چند بار با آواز بلند زبان سے فرمایا مجکو یہ حال دیکھکر کمال حیرت ہوئی مگر آپ کی ہیبت سے نہ تو مجال دریافت حال کی تھی اور نہ وہ حیرت رفع ہوتی تھی جب ظہر کا وقت ہوا تو مین آپ کو وضو کرا رہا تھا کہ پھر وہی خطرہ میرے دل مین گذرا اُسوقت آپ نے سر اٹھا کر فرمایا کہ خبردار کسی سے اسکا ذکر نہ کرنا چند روز مین یہ راز تجھپر منکشف ہوجاویگا اُسوقت سے مین ہر وقت منتظر وقت کا رہتا تھا چند روز مین عزیز اللہ نامے ایک تاجر کہ آپ کے مریدین سے تھا واسطے قدمبوسی کے حاضر ہوا اور تمام سرگذشت قزاقون کے نرغہ مین پھنس جانے اور اس بیکسی مین آپ کو یاد کرنے اور آپ کے امداد فرمانے کی بیان کی تب وہ تردد میرا رفع ہوا وفات ان بزرگ کی سنہ ۶۹ ہجری مین ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

حامی دین ابو المبارک شاہ	شد بخلد برین چو آن ذیجاہ
ہاتفے گفت سال ترحیلش	گشت واصل بحق ولی اللہ

۱۰۶۹ھ

ذکر حضرت سید شاہ غلام مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ ترک و تجرید مین یکتاے زمانہ صاحب کشف و کرامات تھے اوائل مین بیشتر آپ کو حالت استغراق کی رہتی تھی اکثر اہل حوائج آپ کو گھیرے رہتے تھے جبوقت سے آپ مراقبہ سے سر اُٹھاتے تھے اور جو

جسکے حق مین فرماتے تھے ویسا ہی ظہور مین آتا ایک روز آپ کی خدمت مین ایک شخص اپنے لڑکے نابینا کو لایا اور منتظر وقت کا تھا کہ آپ نے مراقبہ سے سر اُٹھایا اور کلمات تسلی آمیز فرمائے مگر اُسنے اسکا کچھ خیال نکر کے اُس لڑکے کو قدمون پر ڈال دیا اور ایسا کچھ سوز دل سے رویا کہ آپ بھی رونے لگے اور جناب باری مین بکمال تضرع اس نابینا کے حق مین دست بدعا ہوئے اور یہانتک سجدے مین پڑے رہے کہ اللہ تعالے نے اُسکو بینائی عطا فرمائی وفات آپ کی ۸۱۱ھ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

عارف کامل جناب مصطفےٰ — رفت از دنیاء دون آن دین پناہ
سال ترحیلش بگفتا ہاتفے — صاحب تقوے شد از آفاق آہ
۸۱۱ھ

ذکر حضرت سید شاہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ اجلہ اکابر وقت سے تھے ہمیشہ شغل پاس انفاس کیا کرتے تھے صاحب تصرفات قویہ تھے ایک مرتبہ ایک شخص اہل استدراج سے کہ اپنے تئین یگانۂ زمانہ جانتا تھا آپ کی طرف ہوکر نکلا اور اپنے دل مین کچھ خیال قلت سلانون کے زہد و ریاضت کیجانب سے لایا جو ہین اُسکو یہ خیال گذرا آپ نے سر اُٹھا کر جو اُسکی طرف دیکھا کل اسکی کیفیت استدراج سلب ہو گئی اور کچھ اثر باقی نرہا اور اس حادثہ سے وہ ایسا رویا کہ بہت لوگ جمع ہو گئے اور اسکو سمجھانے لگے مگر وہ ویسا ہی شور کرتا رہا ناچار اُن لوگون نے اُسکو لاکر آپ کی خدمت مین حاضر کیا اور بہت کچھ سفارش کی تب آپ نے پھر اُسکی طرف نظر بھر کر دیکھا فوڑا اُسکی وہی کیفیت ہو گئی بلکہ کچھ اس سے بڑھ کر کہ صدق دل سے مشرف باسلام ہوکر آپ کی خدمت مین رہا وفات ان بزرگ کی ۸۲۵ھ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

جناب خان محمد موید ابرار — چو عزم کرد ز دنیا بسوے خلد برین
بگفت ہاتف غیبی بسال ترحیلش — برفت حیف ز دنیا معین دین متین
۸۲۵ھ

ذکر حضرت سید شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب کرامات ظاہرہ و مقامات باہرہ اعلے درجہ کے مرتاض تھے کیفیت آپ کی یہ تھی کہ ہر شب ایک ختم قرآن مجید کا فرماتے اور صبح کی نماز پڑھکر آستانہ مبارک سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر حاضر ہوتے اور وہان جاروب کشی کرتے ایک روز خدمت آستانہ مبارک مین مصروف تھے کہ ایک شخص روتا ہوا آیا اور عرض کیا کہ اسوقت لڑکا میرا درد گردہ سے نہایت بیتاب ہے اور تدابیر اطبا کچھ سود مند نہین ہوتی ہین آپ نے تھوڑی خاک وہان کی اُٹھا کر حوالہ کی اور فرمایا کہ جاکر اسکو موضع درد پر لگادو انشاء اللہ تعالےٰ اُسکو شفا ہوجاویگی اُس شخص نے ویسا ہی کیا فوراً وہ کرب دفع ہوگیا اور اسکو تسکین ہوگئی وفات ان بزرگ کی ۱۱۴۹ھ ہجری مین ہوئی ہے

قطعہ تاریخ وفات

عبد قادر صاحب زہد و ورع	عزم کردہ چون سوے خلد برین
سال رحلت او بگفتا ہاتفے	کرد رحلت آہ زبدہ سالکین

۱۱۴۹ھ

ذکر حضرت شاہ محمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ نہایت متواضع اور منکسر سخی و متوکل تھے آپ کے معمولات شریف سے تھا کہ درود شریف بکثرت پڑھا کرتے اور جو کوئی اہل حاجت آپ کی خدمت مین آتا اُسکو بھی آپ اجازت پڑھنے درود شریف کی عطا فرماتے اُسکا اسی سے مطلب پورا ہوجاتا ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ سے اپنے افلاس کی نہایت شکایت کی آپ نے اُسکو بھی ایک درود شریف سے کہ معمولات خاندان عالیشان مداریہ سے ہے تعلیم فرماکر اجازت فرمائی کہ بہ پابندی نماز پنجگانہ بعد نماز تہجد کے پڑھا کرو اُس شخص نے ورد اسکا شروع کیا چند روز مین اُسکی برکت سے اُسکو ایسی فلاح ہوئی کہ اغنیاء روزگار سے مشہور ہوگیا وفات ان بزرگ کی ۱۱۵۰ھ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

سالک راہ خدا و حامی دین رضا	ذاکر حق شاغل حق عاشق رب الرحیم
چون ز دنیا سوے عقبی رفت گفتا ہاتفی	حامی دین محمد شد بجنت النعیم

۱۱۵۰ھ

ذکر حضرت سید شاہ خیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب حالات اور کرامات سے تھے آپ کو پاس شریعت اسدرجہ تھا کہ باوجودیکہ ہمیشہ نماز پنجگانہ مسجد مین بجماعت ادا فرماتے اور اکثر عصر کے وقت سے عشا کے وقت تک مسجد مین رہتے مگر سوائے ذکر آلہی کے ذکر دنیاوی مطلق آپ کے لب پر نہ آتا اور جو کسی سے کوئی امر خلاف آداب مسجد کے دیکھتے تو ایسا کچھ سمجھاتے کہ وہ خود بخود اُسکو ترک کر دیتا ایک روز آپ نماز ادا مین پڑھ کر مشغول بذکر آلہی تھے کہ دو شخص آپس مین ایسا کچھ باتون مین مصروف ہوئے کہ موذن نے اذان عشا کی بھی کہی مگر اُنکا قصہ تمام نہو لتنے مین آپ بارادۂ اداے نماز سنت اسطرف کو گئے اور انکو نگاہ قہر سے دیکھا فوراً اُنکی زبان بند ہوگئی ہرچند بولنا چاہتے تھے بولا نہ جاتا تھا صبح کو وہ لوگ خدمت مین حاضر ہوکر اشارون سے اُس گستاخی کے معذرت خواہ ہوئے آپنے ہاتھ اُنکے سرون پر پھیرے اور کچھ پڑھکر دم کیا پھر وہی اپنی حالت اصلی پر آگئے اُس روز سے لوگون پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ حاضر و غائب آپ کے مسجد مین کوئی ذکر دنیاوی نکرتا تھا زبدۃ التواریخ مین لکھا ہے کہ اواخر عمر مین آپ نے سید شاہ کرم اللہ ابن سید شاہ خلیق اللہ رحمہما اللہ کو اپنا خلیفہ و جانشین کیا وفات آپ کی ۹۔سنہ الہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

صاحب زہد شاہ خیر اللہ	شد ز دنیا چو سوے خلد برین
سال نقلش بگفت ہاتف غیب	سوے فردوس رفت ہادے دین

ذکر حضرت سید شاہ کرم اللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ ترک و تجرید مین یگانہ اور زہد و ورع مین یکتاے زمانہ اولاد امجاد حضرت سلطان التارکین حجۃ العارفین سید ابو محمد خواجہ ارغون رحمۃ اللہ علیہ سے ہین آپ کے معمولات سے تھا کہ ہفتہ مین ایک ختم کلام مجید کا فرماتے اور اکثر آیات ترہیب پر زار زار روتے اور رنگ آپ کے چہرہ کا متغیر ہو جاتا ایک روز آپ تلاوت فرما رہے تھے کہ ایک شخص نشہ شراب سے بدمست و مدہوش اُس طرف سے گذرا اور دیر تک آپ کی طرف دیکھتا رہا دفعۃً نگاہ آپ کی اُسپر جا پڑی اُس سے ایسی کچھ اُسپر ہیبت آلہی طاری ہوئی کہ کانپنے لگا اور وہ تمام نشہ جاتا رہا اور صدق دل سے اس فعل نامشروع سے تائب ہوکر ایسا صوم و صلوۃ کا پابند ہوا کہ مدۃ العمر پھر اس سے کسی وقت کی نماز اور کسی رمضان کے روزہ نہ چھوٹے وفات ان بزرگ کی باقوال صحیحہ تاریخ ۲۷۔ ذی قعدہ ۱۱۵۸ھ

۹۶؁ہجری مین ہوئی مزار آپ کا کمپنور مین ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

اکرم الخلق شاہ کرم اللہ — کہ باخلاق اوست خلق گواہ
بست وہفتم بماہ ذیقعدہ — ماند پاے زلیل و وشنبہ
سن ہزار وصد و نود وشش بود — کہ ازین دار رو بخلد نمود

ذکر حضرت سید شاہ حضور محمدؐ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ بڑے صاحب زہد واتقا خلیفہ وجانشین حضرت سید شاہ کرم اللہ کے تھے انکے تقوے کی کیفیت یہانتک تھی کہ جب تک آپ کو اسکا علم نہوتا کہ کھانا وجہ حلال سے ہے ہرگز لقمہ نہ اُٹھاتے اور اگر آپ کو کسی قسم کا شبہہ ہوجاتا تو دو دو روز متواتر کھانا نہ کھاتے اور ویسے ہی بدستور مشغول بیاد الٰہی رہتے آپ کے اولش مین یہ تاثیر تھی کہ جو کوئی کھالیتا فورًا اسکی کیفیت اور ہی کچھ ہوجاتی کہ قطعًا دنیا کی طرف سے دل اسکا سرد ہوجاتا تذکرۃ الصالحین مین ہے کہ ایک شخص کا لڑکا باوجود تدبیرات معقول کے لغویات سے باز نہین آتا تھا باپ اُسکا اسکی حرکات ناشائستہ سے نہایت تنگ رہتا تھا ایک روز اُسنے ان بزرگ کے اولش سے چند لقمہ بہم پہونچا کر اُس لڑکے کو کھلاے فورًا دل اُسکا ان لغویات سے پھر گیا اور خودبخود اپنی حرکات ناشائستہ سے ایسی ندامت ہوئی کہ توبہ جہریہ عمل مین لاکر حلیہ صلاح وسداد سے آراستہ ہوگیا ان بزرگ نے سید شاہ جمال مدار ابن حضرت ابوالوقت شیخ العصر سید شاہ نصر اللہ قدس اللہ سرہ العزیز ابن جناب ابوالحسنات سید شاہ میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا خلیفہ وجانشین کیا وفات آپ کی تاریخ ۲۴ شوال ۱۲۳۵؁ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

شہ حضور محمد معین دین متین — زدہر رفت سوے ملک جاودان صد حیف
نوشت مصرعہ سال وصال او قادر — معین دین متین رفت ازجہان صد حیف
۱۲۳۵ھ

ذکر حضرت سید ابوالخیر المعروف خواجہ دریا نوال قدس سرہ العزیز

یہ بزرگ بڑے عارف کامل تھے آپ نے تعلیم علوم ظاہری و باطنی کی اپنے والد ماجد حضرت اسوۃ الکاملین مولانا سید شاہ ابو تراب خواجہ قصور رحمۃ اللہ علیہ سے پائی ہے اکثر آپ معجزات حضور خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا کرتے تھے تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ ایک روز آپ بیان فرما رہے تھے کہ سنگ ریزون نے دست مبارک حضور خاتم النبین مین تسبیح کی آپ کے اس بیان پر ایک جاہل نے اعتراض کیا اور کہا کہ یہ قرین قیاس نہین اور اسپر حجت لاطائل کرنے لگا آپ کو اُسوقت کمال جلال آیا اور حالت غیظ مین کہا کہ سن او جاہل آج اللہ تعالے نے یہ تصرف غلامان حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اُنکے صدقہ مین عطا فرمایا ہے اور دانہائے تسبیح کو مٹھی مین دبا لیا قدرت خدا سے برابر وہ دانہ تسبیح کرنے لگے اور حاضرین مجلس کی اُسوقت عجیب کچھ حالت تھی کہ وجد کے عالم مین ہر ایک کی زبان پر سبحان اللہ جاری تھا مگر اُس روز سے آپ نے گوشۂ تنہائی اختیار کیا اور پھر ہر ایک سے ملنا ترک کر دیا۔ وفات آپ کی ۱۰۴۱ھ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

چون ابو الخیر آن شہ دریا نوال	رفت از دنیا سوے ملک عدم
سال ترحیلش بگفتا ہاتفے	اسوۂ دین شد بگلزار ارم

۱۰۴۱ھ

ذکر حضرت سید شاہ رزق اللہ قدس سرہ العزیز

یہ بزرگ نہایت متشرع و متورع تھے آپ کے دل مین حرارت دین کی بھری ہوئی تھی ہمیشہ اجراء دین مین سعی بلیغ فرماتے تھے اور جس کسی کو خلاف شرع پاتے اُس سے یہانتک بیزار ہوتے کہ ترک ملاقات کر دیتے اور جب تک وہ ان باتون کو ترک نکرتا اگر کیسا ہی دوست ہوتا پھر آپ ہرگز اُسکی دوستی کا خیال نکرتے

وفات اُن بزرگ کی ۹۷۶ھ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

جناب شاہ رزق اللہ امین	ولے با صفا و مہدی دین
ازین عالم چو عزم خلد بنمود	ز ہجرت نہصد و ہفتاد و شش بود

۹۷۶

ذکر حضرت سید شاہ عبد اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

یہ بزرگ صاحب زہد و عبادت اور اہل کشف و کرامات سے تھے اکثر حالات آپ کے کرامات کی کتابون مین لکھے ہین تذکرۃ الصالحین مین ہے کہ ایک شخص کا امرا عصر سے ایک لڑکا نہایت غبی الطبع تھا ہر چند اُسکی تعلیم مین سعی و کوشش کیجاتی تھی مگر اس سے کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا باپ اسکا اس سبب سے نہایت غمگین رہتا تھا ایک مرتبہ اس لڑکے کو آپ کی خدمت مین حاضر کر کے اس حالت کو عرض کیا آپ نے اس لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ یہ غبی الطبع نہین نہایت قوی الحافظہ ہے آپ کے اس ارشاد کی برکت سے وہ لڑکا ایسا ذہین قوی الحافظہ ہوا کہ جس بات کو سن لیتا تھا کبھی فراموش نکرتا تھا وفات ان بزرگ کی ۱۱۵۰ سنہ ہجری مین ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

شاہ عبد اللہ چو از دار الفنا	جانب دار بقا شد رہگراے
مصرعہ تاریخ او قادر نوشت	شد ز دنیا مقتدائے دین ہاے

ذکر حضرت سید شاہ عماد قدس اللہ سرہ العزیز

یہ بزرگ کثیر السکوت متبع کتاب و سنت سے تھے اکثر اوقات حالت استغراق مین رہتے تھے اور اگر کبھی کسی سے کچھ کلام کرتے تھے تو بہت آہستہ بولتے تھے آپ کے کلام مین یہ تاثیر تھی کہ جس کسی کو کسی بات کی ہدایت کرتے تو وہ اُس بات کو بخوشی خاطر قبول کرتا اور پھر اس سے انحراف نکرتا تذکرۃ الصالحین مین ہے کہ ایک شخص بہت بڑا سود خوار تھا ہر چند لوگ اسکو اس فعل بد سے منع کرتے تھے مگر اسکو کچھ اثر نہوتا تھا ایکمرتبہ اتفاق سے وہ ان بزرگ کی خدمت مین آیا اور اُسکی سود خواری کی کیفیت کسی نے آپ سے بیان کی آپ نے اسکو ایسا کچھ سمجھایا کہ فی الفور اس شخص نے سود خواری سے توبہ کی اور پھر مدۃ العمر اسطرف التفات نکیا وفات ان بزرگ کی ۱۱۶۳ سنہ ہجری مین ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

سالک راہ خدا سید عماد | چون برفتہ جانب عقبیٰ صد حیف
سال نقلش کلک قادر زد رقم | ہادی دین رفت از دنیا صد حیف
۱۰۴۹ھ

ذکر حضرت سید شاہ فیروز رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ فقیہ و مرتاض علوم ظاہری و باطنی مین یگانہ زمانہ تھے ہمیشہ ذکر سلطان الاذکار کیا کرتے تھے جو شخص آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا تھا اسی وقت اسکا قلب ذکری جاری ہوجاتا تھا اور حب دنیا اُسکے دل سے جاتی رہتی تھی دفات آپ کی ۱۰۶۵ھ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

شاہ فیروز آن ولے با صفا | حامی دین صاحب شرع متین
کرد چون پدرود این دار الفنا | باگروہ قدسیان شد ہمنشین
مصرعہ تاریخ او حافظ نوشت | طالب حق شد بفردوس برین
۱۰۶۵ھ

ذکر حضرت سید علاء الدین المعروف شاہ علاول رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ بہت صاحب کمال تھے آپ کے انفاس متبرکہ کی برکت سے صدہا نے راہ حق پائی اکثر حالات آپ کی کشف وکرامات کے درج صحائف ہین تذکرۃ الصالحین مین ہے کہ ایک شخص اغنیاء عصر سے کہ منکر کرامات اولیاء اللہ تھا ایک روز اپنے مکان سے یہ کہکر چلا کہ اگر یہ بزرگ باخدا اور روشنضمیر ہین تو دیکھون کہ مجھے بلاطلب آج مجکو شیر برنج کھلا دین جو ہین یہ آپ کی خدمت مین پہونچا آپ نے بشفقت تمام بلایا اور ایک طباق شیر برنج کا منگا کر دیا کہ لو اسکو کھاؤ اور فرمایا کہ فقیرون کا امتحان کرنا اچھا نہین ہوتا ہے آپکے اس ارشاد کا ایسا کچھ اثر اسکے دل پر ہوا کہ صدق دل سے اپنے عقیدہ فاسدہ سے تائب ہوا اور مکان پر آکر جسقدر کہ مال متاع تھا اسکے تین حصہ کیے دو حصہ اپنے متعلقین کو چھوڑے اور ایک حصہ راہ خدا مین لٹا کر فقیری کو اختیار کیا وفات ان بزرگ کی ۱۰۸۴ھ ہجری مین ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

شد علاء الدین علاول اہل حق	چون بتاریخ نہم ماہ خدا
حامے دین سالک راہ خدا	رفت از دنیا سوے دار البقا
ہاتف غیبی بگفتا سال او	شد بجنت عمدۂ اہل صفا
	۱۰۸۵ھ

ذکر حضرت سید شاہ سلطان احمد قدس اللہ سرہ العزیز

یہ بزرگ خلوت دوست غنی النفس تھے امرا کی صحبت سے آپ کو کمال اجتناب تھا اکثر امیر تمنا آپ سے ملنے کی رکھتے تھے مگر آپ توجہ نکرتے تھے تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ بعض امراے سلطنت خلد مکانی محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی نے بالاتفاق ایک عریضہ بدرخواست آپ کی تشریف آوری کے بھیجا اور کسیقدر زر نقد مع دیگر تحائف آپ کی خدمت مین بھیجا آپ نے اُسکو قبول نہین فرمایا اور لکھ بھیجا کہ فقیر کہین آنے جانے کے قابل نہین ہے اس سے معاف رکھا جائے وفات ان بزرگ کی ۱۱۲۵ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

ولے باصفا سلطان احمد	چو زین عالم سوے دار البقا شد
بگفتا مصرعہ تاریخ ہاتف	بہ فردوس برین اہل صفا شد
	۱۱۲۵ھ

ذکر حضرت سید شاہ ابو الفتح المعروف شاہ مہتر مدن رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ خلیق الطبع کریم النفس تھے سائل کی پاسداری بہت فرماتے تھے تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ آپ کے پاس پانچ دفتر مثنوی مولانا روم کے نہایت خوش خط کشمیری ورقون پر تھے اور آپ اُسکو بہت عزیز رکھتے تھے چنانچہ اکثر آپ کے مطالعہ مین رہتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص نے کہ بتقرب زیارت مزار فایض الانوار حضرت اسوۃ الاخیار عمدۃ الاطہار سید الموحدین سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ کے آیا تھا اُس مثنوی کا آپ سے سوال کیا آپ نے فوراً اُسکے حوالے کردیے جب وہ چلا گیا تو آپ کے بعض یاران صحبت نے کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا ایسی نایاب چیز دیڈالی آپ نے فرمایا کہ اسکا کچھ خیال مت کرو منعم حقیقی اور اس سے اچھی عطا فرمائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کے ایک مرید نے کہ صاحب

ثروت واثق العقیدت تھا اسی ہفتہ مین پوری مثنوی شریف خوشخط مطلا مع بعض رسائل تصوف کے کہ وہ بھی نہایت خوشخط اور مطلا تھے آپ کی خدمت مین بھیجی وفات ان بزرگ کی ۱۱۴۴ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

چون جناب بوفتح مہتر مدن	صاحب زہد و ورع حامی دین
عازم دار البقا شد زین جہان	ہر کسے بودہ ازین اندوہگین
ناگہان ہاتف بگفتا سال او	از جہان شد صاحب شرع متین

۱۱۴۴

ذکر حضرت سید ابو العلا المعروف بہ شاہ مہتر محبوب رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ باخدا صاحب زہد و اتقا خلیفہ وجانشین حضرت سید ابو الفتح مہتر مدن رحمۃ اللہ علیہ کے ہین آپ کے اوقات بہت اچھے تھے معمولات شریف سے تھا کہ آپ کھانا بہت کم کھاتے تھے اور رات مین نہایت کم سوتے تھے ہمیشہ نماز تہجد پڑھ کر چاشت کی نماز تک مصلے سے نہین اُٹھتے تھے اور تلاوت کلام اللہ شریف مین مشغول رہتے تھے اور رات مین سو رکعت نوافل ادا کیا کرتے تھے آخر عمر مین آپ نے سید شاہ رحم اللہ طبقات جانشین حضرت سید شاہ محمد اسمعیل ارغونی قدس سرہ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر یہ وصیت کی کہ یہ نعمت ازل سے مقدر معز حسن صاحبزادہ کے ہے اور ابھی وہ خورد سال ہین اور میرا وقت انتقال قریب آگیا یہ تم انکو دینا تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ اُسی سال مین آپ نے یعنے ۱۱۶۱ہجری مین انتقال کیا حضرت شاہ رحم اللہ طبقات نے بموجب آپ کی وصیت کے وہ خرقہ سید معز حسن صاحبزادہ قدس سرہ کو عطا کیا اور حضرت سید معز حسن سے وہ سب نعمت حضرت ابو الوقت شیخ العصر سید شاہ نصر اللہ ابن جناب ابو الحسنات شاہ میا نصاحب قدس سرہما کو پہونچی یہ حضرت شاہ نصر اللہ قدس سرہ صاحب تصرفات قویہ تھے اکثر حالات آپ کے درج صحائف ہین وفات آپکی سنہ ۱۱۴۴ہجری مین بتاریخ ۱۵ محرم ہوئی تاریخ وصال آپکی یہ ہے (نور اللہ مضجعہ) رحمۃ اللہ علیہ وعلی جمیع رجال اللہ

قطعہ تاریخ وفات

چون جناب بوعلا محبوب شاہ	رفت زین عالم بخلد جانفزا

سال نقلش خاتمۃ قادر نوشت	پیشوائے دین زد نیا رفت ہائے	

ذکر حضرت سید حامد المعروف بہ خواجہ بھیکن رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ بہت بڑے مرتاض و صاحب تصرفات گذرے ہین آپ نے تعلیم علوم باطنی کی اپنے والد ماجد حضرت سید محمود ابن سلطان التارکین حجۃ العارفین حضرت سید ابو محمد خواجہ ارزنون قدس سرہما سے پائی ہے آپ کے انفاس متبرکہ سے اکثر خلق اللہ کی حاجت براری ہوا کرتی تھی تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے آکر آپ سے عرض کیا ژالہ ریزی سے زراعت بالکل تباہ ہوگئی اب کوئی صورت بسراوقات کی نظر نہین آتی ہے اور بہت کچھ اسی قسم کی پریشانیان ظاہر کین آپ نے فرمایا کہ خدا سے نا امید نہونا چاہیے (لا تقنطوا من رحمۃ اللہ) وہ بہت بڑا رزاق ہے اپنی قدرت کاملہ سے اُسمین بہت کچھ برکت عطا فرمائیگا آپکی اس دعا کا یہ کچھ اثر ظہور مین آیا کہ اس سال مین اسقدر غلہ اسمین پیدا ہوا کہ اسکو کسی قسم کی شکایت نہ رہی اور نہایت مرفہ الحال ہوا اور صاحب زبدۃ التواریخ نے لکھا ہے کہ تاحین حیات اس شخص کی اسی طرح سے اُسکی زراعت مین غلہ ہوتا رہا وفات آپ کی ۹۶۳ھ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

خواجہ بھیکن چو از دار الفنا	گشت عازم جانب خلد برین
سال ترحیلش بگفتا ہاتفے	کرد رحلت ہائے زبدہ زاہدین ۹۶۳ھ

ذکر حضرت سید شاہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب مقامات علیا حالات سنیہ اعلی درجے کے صاحب تاثیر تھے جسکے حق مین جو کچھ فرماتے تھے بہت جلد اسکا ظہور ہوتا تھا اکثر حالات آپ کے کشف و کرامت کے درج صحائف ہین تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ ایک ضعیفہ کہ آپ کی خدمت مین حسن عقیدت تمام رکھتی تھی اکثر اوقات آپ کے واسطے نفیس وہی کمال احتیاط و طہارت سے طیار کرکے لایا کرتی تھی اتفاق سے ایک مرتبہ اُسکا لڑکا اس سے ناخوش ہوکر کل مویشی مع الاسباب کے لیکر اپنی سسرال کو چلا گیا چونکہ اس ضعیفہ کا سوا اُس لڑکے کے اور کوئی نہ تھا اور نہ کوئی ذریعہ معاش کا

تھا سو جہ سے سخت پریشان ہو کر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور تمام سرگذشت عرض کر کے رونے لگی آپ نے کلمات تسلی آمیز فرما کر ارشاد کیا کہ اسقدر پریشان مت ہو وہ کہین نہ جائیگا بہت جلد آتا ہے تیری فرمانبرداری سے کبھی باہر نہوگا چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا کہ اسی عرصہ مین وہ لڑکا واپس آیا اور پھر اُس ضعیفہ کی طاعت اور فرمان برداری مین ایسا مصروف ہوا کہ کبھی کوئی بات اُسکی خلاف مرضی نہ کرتا تھا وفات ان بزرگ کی سنہ ۹۹۳ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

مقتدائے دین حبیب اللہ شاہ	شد ز دنیا چون بعقبے رہگرائے
سال نقلش خامۂ قادر نوشت	اہل حق رفتہ ز دنیا ہائے ہائے ۹۹۳ھ

ذکر حضرت سید فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ اولاد امجاد حضرت حجۃ العارفین سید ابو محمد خواجہ ارغون رحمۃ اللہ علیہ مین اجلہ مشائخ کبار وعمدہ عرفائے روزگار سے خلیفہ وجانشین حضرت سید حبیب اللہ قدس اللہ سرہ العزیز کے تھے باوجود مشغولی ایسے فارغ و تارک تھے کہ دنیا وما فیہا کی طرف مطلق توجہ نہ تھی ایک مرتبہ کسی منصب دار جنت مکانی نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ دہلی نے کہ آپ کی خدمت مین حسن عقیدت اور صدق ارادت بدرجہ اتم رکھتا تھا آپ سے التماس کی کہ اگر ارشاد ہو تو آپ کے مصارف کے واسطے کچھ گاؤن خرید دیے جاوین آپ نے اس بات کو منظور نہین فرمایا اور ارشاد کیا کہ فقیر کو اللہ کا بھروسا کافی ہے اسی اثنا مین اور ایک شخص حاضر ہوا اور کسیقدر روپیہ آپ کو نذر کیا آپ نے اسیوقت وہ سب روپیہ مستحقین اور فقرا اور مساکین پر ایثار فرمایا اس مین سے کچھ اپنے پاس نرکھا وفات ان بزرگ کی سنہ ۱۰۳۷ ہجری مین ہوئی مزار پر انوار آپکا مکنپور مین ہے

قطعہ تاریخ وفات

شاہ فتح اللہ شہ نیکو شیم	رفت از دنیا چو در خلد برین
کلک قادر سال نقلش زد رقم	کرو رحلت آہ زبدہ کاملین ۱۰۳۷

ذکر حضرت سید انوار الحق المعروف شاہ آبن رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ اعلی درجہ کے صاحب زہد و ریاضت و اہل کشف و کرامت تھے آپ کے انفاس متبرکہ سے اکثر فاسق فاجر لوگون کو توبہ نصیب ہوئی تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ آپ کے ہمسایہ مین ایک ضعیفہ تھی کوئی ناخداترس اُس بیچاری کا جو کچھ اندوختہ تھا سب چُرا لیگیا وہ بیچاری اس صدمہ سے پریشان ہو کر آپ کی خدمت مین آئی اور کل حال بیان کر کے زار زار رونے لگی آپ نے کچھ دیر تامل کر کے فرمایا اور اسکو کچھ دیکر کہا کہ صبر کر آج کے تیسرے دن انشاء اللہ تعالے تیرا مال ملجاویگا اور اسمین کسی طرح کا نقصان نہ آئیگا وہ یہ سنکر مطمئن ہوئی اور وقت کی منتظر تھی کہ تیسرے روز صبح کے وقت دو آدمی ایک شخص نابینا کو کہ درد سے چیختا اور چلاتا تھا مع اُس مال کے لیکر اُس ضعیفہ کے دروازہ پر آئے اور اُسکا مال واپس دیکر بہت لجاجت و سماجت کرنے لگے کہ یہ شخص بمکافات اس حرکت چوری کے اس بلا مین مبتلا ہو گیا اسپر رحم کر کہ اب اسکی یہ تکلیف دفع ہو جاوے وہ ضعیفہ اُسکو ساتھ لیکر آپ کی خدمت مین آئی اور بہت الحاح وزاری سے اُسکی سفارش کرنے لگی آپ نے اُس ضعیفہ کی اس الحاح پر تبسم فرما کر اپنا لعاب دہن اُس سارق کی آنکھون مین لگایا اور ہاتھ اُسکے سر پر مس فرمایا فوراً اُسکا وہ سب کرب دور ہو گیا اور آنکھون سے سوجھنے لگا اور بہ برکت آپ کے انفاس متبرکہ وہ تمام فسق و فجور سے تائب ہو کر بقیۃ العمر آپ کی خدمت مین رہا وفات ان بزرگ کی ششنہ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

شاہ ابن مقتدائے دین پناہ
چون ز دنیا شد سوے باغ جنان
مصرعۂ تاریخ او فتا در نوشت
اہل حق صد حیف رفتہ از جہان

ذکر حضرت معین الحق المعروف شاہ باقی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ زہد و عبادت اور تقوی و طہارت مین بے نظیر تھے نام آپ کا معین الحق تھا شاہ باقی کر کے مشہور تھے اکثر آستانہ متبرکہ حضرت اسوۃ الاخیار عمدۃ الاطہار سید الموحدین سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ پر بحالت استغراق مین بیٹھے رہتے تھے جو کوئی اہل حوائج سے آپ کی خدمت مین آیا آپ اُس سے

فرماتے کہ جا اللہ فضل کریگا اور آستانہ مبارک سے پھول وغیرہ جو کچھ اُسوقت ہاتھ مین آتا وہ اُسکو حوالے فرماتے اسی سے اُسکا مطلب پورا ہوجاتا ایک روز ایک شخص کہ جسکا ایک لڑکا نوجوان عارضہ سل سے قریب المرگ ہورہا تھا آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے اُس سے فرمایا کہ جا اللہ فضل کریگا اور کچھ پھول گلاب کے آستانہ مبارک سے اُٹھاکر اُسکو حوالہ فرمائے اُسنے جاکر اُسمین سے چند پنکھڑین اُسکو کھلائین فوراً اُسکا نفع ظاہر ہوا اور چند روز مین شفاے کامل حاصل ہوگئی وفات ان بزرگ کی سنہ ۱۱۱۵ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

شاہ باقی حامیِ دین متین
چون ز دنیا جانب عقبے برفت
گفت ہاتف مصرعۂ تاریخ او
حیف اہل ورع از دنیا برفت
۱۱۱۵ھ

ذکر حضرت شاہ عبد الرحمان رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ بہت بڑے مرتاض صاحب تقویٰ وطہارت اولاد امجاد مین حضرت سید ابو محمد خواجہ ارغون رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اکثر حالات آپ کے کشف وکرامت کے درج صحائف ہین تذکرۃ الصالحین مین لکھاہے کہ ایک مرتبہ آپ مع چند درویشون کے ایام سرما مین ایک میدان مین تھے دفعۃً ابر سیاہ اُٹھکر محیط آسمان ہوا اور زور سے مینھ برسنا شروع ہوا درویش سخت پریشان ہوے آپ نے اُنکی پریشانی کو دیکھکر آسمان کی طرف نظر بھر کر دیکھا فوراً مینھ تھم گیا اور ابر متفرق ہوکر روشنی نمود ہوئی آپ مع ہمراہیون کے بآرام تمام جاے قیام پر پہونچے اور بفراغ خاطر یاد آلہی مین مشغول ہوئے وفات آپکی سنہ ۱۱۳۰ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

عبد رحمان سالک راہ خدا
چون ز دنیا شد بخلد جان فزا
خامۂ قادر رقم زد سال او
رہنماے دین ز دنیا رفت ہا
۱۱۳۰ھ

ذکر حضرت سید محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ علم وعمل مین وحید العصراور زہد واتقامین فرید الدہر تھے آپ کو کثرت کلام اور اختلاط مع الانام سے نفرت تمام تھی اور اخفاے حال مین جہد مالا کلام جو کبھی کسی کے حق مین دعا فرماتے یا کسی کو کوئی چیز بتلاتے تو اُسکو اُسکے اظہار واعلان سے منع فرماتے تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے ہمسایہ کے مکان مین کچھ تقریب تھی اُسنے کھانا جسقدر مہمانون کے واسطے تیار کیا تھا مہمان اُس تعداد سے سہ چند آگئے اور وقت اسقدر باقی نہ تھا کہ اور کھانا تیار کیا جاوے وہ شخص اس سبب سے گھبراکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے اُسکو دیکھتے ہی مغا ارشاد فرمایا کہ اللہ پر نظر رکھو اور اسقدر پریشان نہو اور ایک چادر اُسکے حوالہ فرمائی کہ اس سے جاکر کھانا ڈھانپ دو اور بسم اللہ کرکے سب کو کھلانا شروع کرو اللہ تعالے کھانے مین برکت دیگا مگر خبردار کبھی کسی سے اسکا اظہار نکرنا اُسنے آپ کے حکم کی تعمیل کی سب مہمان اُسی کھانے سے آسودہ ہوگئے اور کھانا اُس مین اسقدر بچ رہا کہ بذل فقرا ومساکین ہوا وفات ان بزرگ کی سنہ ۱۱۵ ہجری مین ہوئی

قطعۂ تاریخ وفات

شاہ اسمعیل شاہ باصفا | چون ز دنیا جانب خلاق رفت
سال شنقارش بگفتا ہاتفے | اہل حق افسوس از آفاق رفت

۱۱ ۵ ۵۰

ذکر حضرت سید شاہ رحم اللہ طبقات رحمت اللہ علیہ

یہ بزرگ زہد وریاضت مین یگانہ اور کشف وکرامت مین یکتاے زمانہ تھے آپ خلیفہ وجانشین حضرت سید محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ کے ہین آپ کے مرشد نے نام آپکا محمد اسحاق رکھا تھا چنانچہ آپ کی مُہر مین کندہ ہے۔ (خلیفہ کردہ اسمعیل اسحاق) آپ سے اکثر کرامات ظہور مین آئی ہین منجملہ اُنکے ایک یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ نواح گجرات مین کسی جگہ تشریف رکھتے تھے اُسی زمانہ مین اُس طرف طاعون کی کثرت ہوئی ہزارون آدمی مرنے لگے وہان کے لوگون نے آکر اس حال کو آپ سے عرض کیا آپ نے اُن سب سے کلمات تسلی اور تشفی کے فرمائے اور تھوڑی سی خاک پاک اپنے مصلے کے نیچے سے اُٹھا کر اُن لوگون کو حوالہ کی اور فرمایا کہ چارون طرف آبادی کے باہر اسکو پھینکدو اور اسوقت جو لوگ اس عارضہ مین مبتلا ہین اُنکے سینہ پر اسکو ملو اللہ تعالے اپنا فضل کریگا اُن لوگون نے بموجب آپ کے کہنے کے عمل کیا اللہ تعالے

سے نے اس بلا سے نجات دی وفات آپ کی تاریخ پانچوین ماہ ذی الحجہ ۱۱۴۸ھ ہجری مین ہوئی مزار آپکا لکھنؤ مین ہے

قطعہ تاریخ وفات

صاحب الذکر شاہ رحمہ اللہ ۔ حامی دین و عمدۂ زہاد
چون ز دار الفنا بدار البقا ۔ رفت آن زیب مسند ارشاد
سال نقلش بگفت ہاتف غیب ۔ جان بجان بخش طالب حق داد

ذکر حضرت سید معز حسن المعروف میان صاحب زادہ رحمتہ اللہ علیہ

یہ بزرگ صابر و شاکر قانع و متوکل خلیفہ و جانشین سید محمد اسحاق المعروف شاہ رحمہ اللہ طبقات رحمتہ اللہ علیہ کے ہین آپ کے معمولات سے تھا کہ نوافل بکثرت ادا فرماتے تھے اور جو کچھ ہدایا ے نذور و فتوح آتا اُسکو مستحقین اور فقرا و مساکین پر ایثار فرماتے اور دوسرے وقت کو ذخیرہ نرکھتے تھے کثیر السکوت تھے مگر وقت تلقین و تعلیم کے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دریاے مواج جوش مارتا ہے اکثر اوقات آپ حالات خاصان خدا کے بیان فرماتے تھے ایک روز آپ نماز چاشت پڑھکر مصلے پر بیٹھے ہوئے حالت ذوق و شوق مین مدارج علیہ متقین اور حال نعما بہشت برین کا بیان فرما رہے تھے اور سامعین کی اُس بیان سے اُسوقت عجیب کچھ کیفیت تھی کہ ناگاہ ایک شخص اغنیا روزگار سے کہ صاف طینت اور صحیح العقیدت نہ تھا مع اپنے چند ہم مشربون کے آکر شریک اُس مجلس کا ہوا اور تعریضاً بعد ختم بیان کہنے لگا کہ آج ان پرہیزگارون کی بدولت ہم گنہگارون کو بھی سیب و انار نصیب ہونگے آپ نے فرمایا کہ خدا تعالے قادر ہے اسکی قدرت کاملہ سے کیا عجب کہ ایسا ہوا اور چند سیب و انار وہین گوشہ مصلے سے اُٹھا کر اُسکو حوالہ فرمائے تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ اللہ تعالے نے اُسکی برکت سے اُس شخص کو مع اُسکے ہم مشربون کے ایسی توفیق عطا فرمائی کہ وہ لوگ زمرہ اہل احتیاط و اجتناب مین مشہور و معروف ہوئے ان بزرگ نے دو سال پیشتر اپنی وفات سے جناب ابو الوقت شیخ الآفاق سید شاہ نصر اللہ ابن جناب ابو الحسنات شاہ میان صاحب قدس اسرارہما کو اپنا خلیفہ و جانشین کیا یہ بزرگ شاہ نصر اللہ اکیس برس چند ماہ زیب دہ وسادۂ ارشاد رہکر تاریخ ۱۰ ماہ محرم ۱۱۷۲ھ ہجری کو رہگراے عالم بقا ہوے تاریخ وفات آپ کی یہ ہے ۔

قطعہ تاریخ وفات

چون برضوان شاہ نصر اللہ	ہمنشین شد بجنت الفردوس
سال نقلش بگفت ملہم غیب	اہل دین شد بہ جنت الفردوس

۱۲۴۶ھ

زبدۃ التواریخ مین لکھا ہے کہ بعد جانشینی سید شاہ نصر اللہ قدس سرہ کی حضرت سید معز حسن رحمۃ اللہ علیہ نے خلوت کو اختیار فرمایا اور اس عرصہ مین صرف اولے فریضہ کو باہر تشریف لاتے تھے یا دو بار شریک بزم عرس شریف حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رضی اللہ عنہ کے ہوئے ہین وفات ۲۵ شئلہ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

معز الحسن مقتداے جہان	چو شد عزم فرماے خلد معلے
ندا داد ہاتف بسال وصالش	شدہ رونق افزاے فردوس اعلے

۱۲۲۵ھ

ذکر حضرت سید ابو الحسن المعروف شاہ مٹھی مدار رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ عمدۂ مشائخ کبار و اسوہ عرفا روزگار سے سلسلہ عالیہ مداریہ مین خلیفہ وجانشین اپنے والد ماجد حضرت شیخ الطریقت برہان الحقیقت خلاصہ درگاہ معبود معدن فتوت وجود قاضی محمود ذرگ دانشمندان تیغ برہنہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہین آپ اعلیٰ درجہ کے اہل زہد و ریاضت وصاحب کشف وکرامت تھے ادنے کیفیت آپکی ریاضت کی یہ ہے کہ تیس برس کامل آپ ایک مسجد کہنہ مین مشغول بیاد الٰہی رہے اور سولے رفع احتیاج بشری کے کبھی اس مسجد سے باہر نہوئے کرامتین آپ کی اکثر درج صحائف ہین بحر ذخار مین لکھا ہے کہ آپ کا ایک مرید کہین نوکر تھا کسی خدشۂ عظیم کی وجہ سے جو اُسکی طرف سے پایا جاتا تھا وہان کے حاکم نے اُسکو دیوار مین چنوادیا تھا اس شخص کے خویش واقارب نے آکر اس کیفیت کو آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ کچھ جاے تردد نہین ہے وہ اُس دیوار مین آرام سے ہے جاکر کھودلاؤ اُن لوگون نے بموجب آپ کے حکم کے وہان جاکر جو اُس دیوار کو کھودا تو اُسمین سے وہ شخص صحیح وسالم خوش وخرم نکلا لوگون نے پوچھا کیسی حالت رہی کہا کہ مجکو

اس دیوار مین ایک مرد نورانی آب وطعام پہونچاجاتا تھا اور روز مجھے تسلی دیکر فرماتا تھا کہ جلد اس بلا سے نجات پائیگا چنانچہ اسوقت اُن بزرگ کے ارشاد کا یہ ظہور ہوا کہ تم لوگون نے اسمین سے مجکو نکالا یہ کہکر واسطے ادائے شکر کے خدمت مین حضرت نجمی مدار رحمۃ اللہ علیہ کے حاضر ہوا وفات حضرت ممدوح کی تاریخ دہم جمادی الاول ۹۴۲ھ ہجری مین ہوئی مزار آپ کا کنتور شریف مین ہے

قطعہ تاریخ وفات

شاہ نجمی مدار قبلۂ دین	عزم فرمود چون بخلد برین
سال نقلش شد از سر الہام	رفت ہادیٔ دین بہ علیین ۹۴۲ھ

ذکر حضرت سید شاہ فخر الدین مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ جامع کمالات صوری و معنوی خلیفہ اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ ثابت مداری قدس سرہ کے ہین اوائل عمر مین آپ حاکم کسی پرگنہ کے تھے ایک مرتبہ اسی عرصہ مین کسی تقریب سے قصبہ فخرپور کو جاتے تھے باہر قصبہ مذکور کے ایک مسجد ویرانہ مین آپکے والد ماجد معتکف تھے جب آپ برابر پہونچے اس مسجد سے آواز آئی کہ اے فخر الدین یہ حب دنیا کب تک اسکو چھوڑ اور راہ مولا لے اس کلمہ کی تاثیر سے ان بزرگ کی یہ کیفیت ہوئی کہ ترک حکومت فرماکر فقر کو اختیار کیا بحر زخار مین لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایام حکومت مین کسی حاسد نے آپ کو تہمت خیانت کی لگائی چونکہ دامن آپ کا لوث خیانت سے پاک تھا آپ کو یہ کہنا اُسکا نہایت ناگوار گذرا قلم ہاتھ مین تھا پھینک دیا اور فرمایا کہ خداوندا اگر مین نے خیانت کی ہو تو یہ قلم سانپ ہوکر مجکو گزند پہونچائے اور نہین تو تہمت لگانے والے کو چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا کہ وہ قلم سانپ بنکر تہمت لگانے والے پر چلا اور چاہا کہ کاٹ کھائے چونکہ دشمن سے آپ کو انتقام لینا منظور نہ تھا بلکہ اپنی صفائی اُس الزام سے مطلوب تھی اور وہ صفائی اس قلم کے سانپ بنجانے اور تہمت کنندہ پر قصد کرنے سے بخوبی ظاہر ہوگئی تو پھر آپ ہی نے اُس تہمت کنندہ کی جان اُسکی ایذا رسانی سے بچائی قیام آپ کا بہرائچ مین رہتا تھا بتاریخ ۱۰ جمادی الاول ۹۴۲ھ ہجری کو انتقال فرمایا نعش آپ کی لوگون نے جونپور مین لیجاکر قریب گنبد حضرت قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کے دفن کیا

قطعہ تاریخ وفات

ہادی دین شاہ فخر الدین	زین جہان رفت چون بخلد برین
سال نقلش شد از سر الہام	رفت ہادے دین بعلیین
	۹۴۲ھ

قطعہ ثانی

چو رحلت کرد فخر الدین احمد	حق آگاہے معارف دستگاہے
نوشتم سال او از روے افسوس	ز دنیا آہ رفت آن دین پناہے
	۹۴۲ھ

ذکر حضرت شیخ کمال الدین بن شیخ سلیمان مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب زہد واتقا مرد میدان تسلیم ورضا تھے مولد آپ کا کالپی ہے بعد اکتساب علوم ظاہری کے خدمت مین حضرت سلطان التارکین حجۃ العارفین سید ابو محمد خواجہ ارغون رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ وجانشین مرکز دائرہ ولایت مرجع ارباب ہدایت وارث الانبیا والمرسلین عمدۃ الاخیار اسوۃ الاطہار حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ کے حاضر ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور توجہ مرشد سے چند روز دن مین اور ہی کچھ آپ کی کیفیت ہوگئی ترک وتجرید کو اختیار فرما کر سیاحی اختیار کی اواخر عمر مین مقام منڈوا مین قیام فرمایا اور وہین وفات پائی بحر زخار مین گلزار ابرار سے منقول ہے کہ عمر ان بزرگ کی سو برس کی ہوئی مگر آپ ایسے مستغنی المزاج تھے کہ کبھی کسی کے سامنے دست تمنا نہین دراز کیا وفات آپ کی ۹۷۲ھ ہجری مین ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

شہ کمال الدین مرد باکمال	چون ز دنیا جانب خلاق شد
از سر حسرت نوشتم سال او	مرد صالح حیف از آفاق شد
	۹۷۲ھ

ذکر حضرت سید شاہ کامل بخاری مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ عارف کامل سالک واصل سادات عظام بخارا سے تھے اول آپ نے بیعت سلسلہ عالیہ قادریہ حاصل کی اور تکمیل کو پہونچی بعد اسکے خدمت بابرکت مین حضرت محی السنت قیم الشریعت مقبول بارگاہ باری حضرت شیخ الہداد مداری رحمۃ اللہ علیہ کی حاضر ہوئے اور خرقہ خلافت و فقر حاصل کرکے کامل مکمل مشائخ اکمل رحمہم اللہ سے ہوئے لوگ آپ کو سید دیوان کامل کہتے تھے خزینۃ الاصفیا مین لکھا ہے کہ یہ بزرگ بہ عہد سلطنت حضرت عرش آشیانی جلال الدین محمد اکبر شاہ غازی بادشاہ دہلی کے بخاری سے لاہور مین تشریف لائے تھے وفات شریف آپ کی سنہ ہجری مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

صوفی باصفا ستہ کامل	شد ز دنیا چو جانب عقبیٰ
گفت ہاتف بہ سال ترحیلش	اہل دل کرد رحلت از دنیا ۱۰۰۵ھ

ذکر حضرت شیخ داؤد جلال مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ باخدا تارک دنیا و مافیہا سلسلہ عالیہ مداریہ مین اعلی درجہ کے مرتاض نہایت مستغنی المزاج عشق الٰہی مین سرشار حب دنیا سے برکنار قصبہ عماد پور توابع احمد آباد گجرات مین قیام رکھتے تھے ایک مرتبہ آپ کے کمالات کا شہرہ سنکر حضرت عرش آشیانی جلال الدین محمد اکبر شاہ غازی بادشاہ دہلی کو آپکے ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا چاہا کہ ایسی کسی تقریب سے آپ کو آگرہ تشریف لانے کی تکلیف دیجائے کہ جس سے آپ ناخوش نہون اور خوشی کے ساتھ تشریف لائین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کچھ لوگون نے آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر آگرہ کی عمارات اور باغات کی خوبیان بیان کین اور بحیلہ یہ آپ کو آگرہ تک لائے جب آپ آگرہ مین داخل ہوے اور بادشاہ ممدوح کو یہ حال معلوم ہوا تو شیخ ابوالفضل کو کہ مقربان دربار شاہی سے تھے آپ کی خدمت مین روانہ کیا اور کہا کہ اگر خوشی سے میرے پاس تشریف لائین تو بہتر ورنہ مین خود حاضر ہون شیخ ابوالفضل آپ کو خوشامد کے ساتھ دربار شاہی مین لائے بحر زخار مین لکھا ہے کہ جب آپ دربار مین پہونچے تو بادشاہ ممدوح نے کمال اعزاز کے ساتھ پیش آکر عرض کیا کہ اسباب دنیا سے جو کچھ میرے قبضہ مین ہے اسمین سے جو چیز آپ منظور فرمائین اسکے حاضر کرنے مین مجھے دریغ نہین ہے آپ اسکو لیجیے اور نعمت معرفت سے مجھے بھی کچھ عطا

فرمایئے آپ نے یہ سنکر فرمایا کہ نہ میرے پاس کچھ ایسا ہے کہ تمکو دون اور نہ تمھارے پاس کچھ ایسا ہے جو تم سے لون غرض کسی چیز پر مطلق التفات نہ فرمایا چندے سیر عمارات و باغات فرماکر وطن کا ارادہ کیا جب قصبہ سانبھر مین پہونچے تو آپ کو آب و ہوا وہان کی نہایت پسند آئی وہین قیام فرمایا پھر وہان سے کہین تشریف نہین لیگئے اور اسی قصبہ مین ۱۰ صفر ۱۲ سنہ ہجری کو وفات پائی۔

قطعۂ تاریخ وفات

چون شہ داؤد والا مرتبت	رفت از دنیا بخلد جانفزائے
سال سنقارش بگفتا ہاتفے	شد ز دنیا مقتدائے دین ولے ۱۲ ھ

ذکر حضرت شیخ دانیال خلیفہ شیخ محمود مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ شب بیدار تہجد گذار سلسلہ عالیہ مداریہ مین خلیفہ سلطان شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ کے بہت بڑے صاحب تصرفات اور اہل کمالات سے شہر بنارس مین تھے آپکے انفاس متبرکہ سے ہمیشہ اہل حوائج کی حاجت برآری ہوا کرتی تھی اکثر حالات آپ کی کشف و کرامات کے زبان زد خلائق ہین بحر زخار مین لکھا ہے کہ وفات ان بزرگ کی ۹۵ سنہ ہجری مین ہوئی مزار آپکا شہر بنارس مین زیارت گاہ خلائق ہے

قطعۂ تاریخ وفات

صاحب عرفان محمد دانیال	روچو از دنیا سوے تسنیم کرد
گفت ہاتف از سر آہ و بکا	ہادے دین جان بحق تسلیم کرد ۹۵ ھ

ذکر حضرت سید شاہ عطاء اللہ مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ عالم باعمل فاضل بے بدل اولاد امجاد مین حضرت شیخ الطریقت برہان الحقیقت قاضی محمود دگرگ دانشمندان تیغ برہنہ کنتوری رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ مداریہ مین خلیفہ و جانشین اپنے والد ماجد حضرت محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ کے ہین بحر زخار مین لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے ایک بزرگ سے واسطے حصول فوائد کے رجوع کیا اور اُن بزرگ نے چاہا کہ آپکو سلسلہ عالیہ مداریہ سے پھیر کر اپنا بنائین اسی فکر مین تھے کہ رات کو ان بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ ہزار ہا پلنگ غیظ و غضب مین آکر کمال غصہ و عتاب کے ساتھ ان بزرگ سے کہتے ہین کہ تو چاہتا ہے کہ ہمارے عاجز لوگ کو اپنا بنالے کہ اُن

بزرگ نے صبح اٹھکر یہ واقعہ آپ سے بیان کیا اور کہا کہ مین فقرا سلسلہ عالیہ مداریہ سے عمدہ برا نہین ہو سکتا ہون اور کچھ لکھکر آپ کو دیا اور رخصت کیا زبدۃ التواریخ مین لکھا ہے کہ ایکمرتبہ آپکے صاحبزادہ غلام بدیع الدین نے جو شاہ میان کر کے مشہور تھے آپ سے عرض کیا کہ آن واحد مین ایک شخص کا چند مختلف مقامون مین موجود ہونا قیاس مین نہین آتا آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی بات تعجب نہین اللہ تعالی نے اپنے دوستون کو ایسی قدرت عطا فرما رکھی ہے اور ایک سنگریزہ منگا کر اپنے بند انگشت پر رکھا اور فرمایا کہ دیکھو جو دیکھا تو آپکے دست مبارک کی ہر ایک بند انگشت پر ایک ایک سنگریزہ ویسا ہی موجود ہے یہ حال دیکھکر ان صاحبزادہ کو جو حیرت تھی وہ رفع ہوگئی اور ایک ولولہ عشق الٰہی کا پیدا ہوگیا وفات آپ کی بائیسوین ذیقعدہ ۱۱۶۰ہجری مین ہوئی مزار کنتور شریف مین ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

سالک راہ خدا آن شہ سید عطا	رفت از دار الفنا چون سوے دار البقا
ہاتفی تاریخ او گفت بگوشم خرد	آہ ز آفاق رفت زبدۂ اہل صفا

ذکر حضرت سید غلام بدیع الدین مداری المعروف شاہ میان رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب تقویٰ وطہارت اہل زہد و ریاضت سلسلہ عالیہ مداریہ مین خلیفہ وجانشین اپنے والد ماجد سید شاہ عطاء اللہ بن سید محمد شریف مداری قدس سرہما کے ہین آپ کے مزاج مین سخاوت بدرجہ غایت تھی خصوصًا مسافرین کی پاسداری یہانتک ملحوظ فرماتے تھے کہ جو کچھ آپکے پاس ہوتا تھا سب اُنکی مہمانداری مین صرف کردیا کرتے تھے جس سے اکثر اوقات یہانتک نوبت پہونچتی تھی کہ آپکو اور آپکے اہل وعیال کو کھانا نہ بچتا تھا ویسے ہی رہجاتے تھے بحر زخار مین لکھا ہے کہ آپنے واسطے حصول اکل حلال کے چندے خدمت کتب خانہ شاہزادہ عظیم الشان ابن بہادر شاہ بن حضرت خلد مکانی محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی دہلی انار اللہ برہانہ کی قبول فرماتے تھے آخر مین اُسکو بھی ترک فرماکر کنتور شریف مین گوشہ عزلت اختیار فرمایا وفات آپ کی چوتھی شعبان ۱۱۸۱ہجری مین ہوئی مزار آپکا کنتور شریف مین ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

اہل عرفان جناب شاہ میان	کرد رحلت چو آن جنید زمان
ہاتف گفت از سر افسوس	از جہان رفت آہ شاہ میان

ذکر حضرت سید احمد علی مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب کشف وکرامات اہل زہد وریاضت اولاد امجاد حضرت شیخ الطریقت برہان الحقیقت قاضی سید محمود بزرگ دانشمندان تیغ برہنہ کنتوری رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ طیفوریہ مداریہ مین خلیفہ وجانشین اپنے والد ماجد حضرت سید علی اکبر قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین آپ اعلیٰ درجہ کے مرتاض تھے چودہ برس کی عمر تک آپ نے بارہ چلہ کھینچے اور جب چلہ سے برآمد ہوتے تھے تو کسی قسم کا ضعف آپ پر طاری نہوتا تھا بلکہ آپ کے چہرہ پر اور ہی کچھ نور کا عالم پایا جاتا تھا بہرائچ مین آپ نے حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چلہ کھینچا جب اس سے برآمد ہوئے فوراً گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے وطن اصلی موضع انہونا تک کہ بہرائچ سے چالیس کوس ہے منزل بمنزل تشریف لائے مگر مطلق آثار ضعف اور ناطاقتی کے آپکے بشرہ سے پائے نہین جاتے تھے ہمیشہ آپ ذکر نفی واثبات کیا کرتے تھے اکثر حالات آپ کی کشف وکرامات کے درج صحائف ہین بحر زخار مین لکھا ہے کہ سولہ برس پیشتر انتقال نواب شجاع الدولہ سے جو جو باتین نسبت اس ریاست کے آپنے فرمائین تھین ویسا ہی اس ریاست مین انکا ظہور ہوا زبدۃ التواریخ مین ہے کہ ایکمرتبہ آپنے کھانا واسطے فاتحہ حضور خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طیار کرنا چاہا ہنوز دیگ گرم نہوئی تھی کہ وہ کھانا خود بخود پک کر طیار ہوگیا لوگون کو یہ حال دیکھکر کمال حیرت ہوئی آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی بات حیرت کی نہین ہے یہ کھانا سرکار مین حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول ہوا ہے وفات آپکی ۱۱۸۵ھ ہجری مین ہوئی مزار آپ کا موضع انہونا جو ملک اودھ مین واقع ہے ہے

قطعہ تاریخ وفات

احمد علی آن معین دین متین	شد ز دنیا چو سوے خلد برین
گفت ہاتف بسال ترحیلش	واصل حق بگشت اسوۂ دین

۱۱۸۵ھ

ذکر حضرت یونس ابدال طیفوری مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ سلسلہ عالیہ مداریہ مین ابدال وقت سے شاہجہان پور مین تھے اکثر حالات آپکے کشف وکرامات کے مشہور ہین از انجملہ بحر زخار مین لکھا ہے کہ یہ بزرگ لودھی پور مین قیام رکھتے تھے جب وہان سے شہر شاہجہان پور کو آتے تھے تو ویسی ہی کھڑاوین پہنے ہوئے کھنوت ندی کو اُترآتے تھے اور کھڑاوین آپ کی تر نہوتی تھین اور جو کبھی کوئی پشتارہ سر پر رکھنے کا ارادہ کرتے تھے تو وہ بالاے سر معلق ہوا رہتا تھا جس سے دیکھنے والونکو حیرت ہوتی تھی اسوقت تک کسی کتاب مین سال وفات اور مدفن ان بزرگ کا دیکھنے مین نہین آیا مدفن آپ کا شاید وہین لودھی پور مین ہو۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

ذکر حضرت شاہ سید حسین رحمۃ اللہ علیہ

وطن اصلی ان بزرگ کا سرہند ہے اوائل میں آپ اکثر مشائخ عصر سے مستفید ہوے ہین آخر کار جب آپ خدمت مین حضرت شاہ ابوالفتح علامی قریشی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کے پہونچے اور طالب ارادت ہوے تو آن بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ حاصل ہونا نعمت کا تمھاری قسمت مین حضرت سید ابو محمد خواجۂ ارغون سے لکھا ہے کہ وہ بزرگ اجلہ روزگار خلیفہ و جانشین حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ کے ہین آپ اُن بزرگ سے یہ سنکر عازم مکنپور ہوے اور خدمت مین حضرت سید ابو محمد خواجۂ ارغون قدس اللہ سرہ العزیز کے حاضر ہوکر سلک مریدین مین منسلک ہوے اور تکمیل کو پہونچے وفات ان بزرگ کی ۹۰۵ھ مین صفر المظفر کی انیسوین تاریخ کو ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

چون بتاریخ دہم ماہ صفر	کرد رحلت ز جہان سید حسین
ہاتف غیبی بگفتا سال او	جاگزین شد در جنان سید حسین
	۹۰۵ھ

ذکر حضرت خواجہ سید محمد رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ باخدا صاحب زہد و اتقا مرید ان حضرت سید ابو محمد خواجۂ ارغون قدس اللہ سرہ العزیز سے بڑے صاحب کمال تھے زبدۃ التواریخ مین لکھا ہے کہ ایکبار آپ وضو فرما رہے تھے کہ ایک شخص تجارت پیشہ نے آکر عرض کیا کہ حضرت میرا کل سرمایہ غارتگرون نے لوٹ لیا اور مجکو بمیوت مار ڈالا آپ نے فرمایا کہ وہ تجکو کیا مار ڈالیگا وہ خود مرگیا اور تمھارا مال مزکی ہے وہ تلف نہین ہوسکتا ہے جہان پر لٹ گیا ہے وہین پر پڑا ہے اپنا منگا لو چنانچہ آپکے ارشاد کا یہ ظہور ہوا کہ غارتگرون مین باہم بابت تقسیم مال غنیمت کے ایسا کچھ فساد برپا ہوا کہ جو انکا سرغنہ تھا وہ اُس فساد مین جان سے مارا گیا اور باقی ساتھی اُسکے فرار ہوگئے اور وہ مال بجنسہ مالک کے ہاتھ آیا وفات ان بزرگ کی ۹۴۹ھ مین رجب المرجب کی چھبیسوین تاریخ کو ہوئی

قطعۂ تاریخ وفات

خواجۂ سید محمد عمدۂ اہل کمال	چون ازین عالم بفردوس برین رحلت نمود
مصرعۂ سال وصال او بگفتا ہاتفے	خواجۂ سید محمد عمدۂ زہاد بود
	۹۴۹ھ

ذکر حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ باکمال مرید حضرت سید ابو محمد خواجۂ ارغون سجادہ نشین حضرت سید الموحدین عمدۃ العلماء سید بدر الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہین اول آپ نے بیعت سلسلۂ چشتیہ مین حضرت شیخ شمس الدین طاہر رحمۃ اللہ علیہ سے کی آخر بحکم شیخ موصوف خدمتمین حضرت سید ابو محمد خواجۂ ارغون قدس اللہ سرہ العزیز کے حاضر ہوے اور بیعت سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین آپکے ہاتھ پر کی اور تکمیل کو پہونچے حق تعالیٰ نے آپکو غناے ظاہری و باطنی ایسی عطا فرمائی تھی کہ آپ کی خدمت سے کبھی کوئی اہل حاجت محروم نہ جاتا تھا وفات آپ کی ۹۲۴ھ مین رمضان المبارک کی ستائیسوین تاریخ کو ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

سیف مسلول خدا سیف الدین	گشت عازم چو سوے خلد برین
سال او گفت سروش غیبی	جلوہ گر شد بجنان سیف الدین

۹۲۴ھ

ذکر حضرت شاہ واصل رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ مرتاض مریدان حضرت سید ابو محمد خواجۂ ارغون قدس اللہ سرہ العزیز سے ہین آپکی عمر شریف سو برس سے زیادہ ہوئی تھی بہت سی کرامتین آپ کی مشہور ہین زبدۃ التواریخ مین ہے ایک روز آپ اپنے یاران صحبت کے ساتھ بیٹھے ہوے تھے کہ ایک جوگی مع اپنے چند رفقاء کے بہ ارادۂ امتحان مقامات سلوک جوگیہ کے آپ کی خدمت مین آیا اور سوال کرنا چاہتا تھا کہ آپ نے پیشتر اس سے کہ وہ کوئی حرف لب پر لاوے اسکے ارادۂ دلی سے واقف ہو کر ان مقامات کو اس وضاحت و صراحت کے ساتھ بیان فرمایا کہ وہ اپنی اس حرکت سے نہایت شرمایا اور قائل ریاضت اہل اسلام کا ہو کر داخل طریق اہل اسلام ہوا وفات آپ کی ۹۴۶ھ مین جمادی الاولیٰ کی چودھوین تاریخ کو ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

عزم کردہ چو سوے ملک بقا	شاہ واصل کہ شیخ کامل بود
سال او گفت ہاتف غیبی	صاحب کشف شاہ واصل بود

۹۴۶ھ

ذکر حضرت شاہ قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ اوائل حال مین ارباب تجارت سے تھے آخر جاذب حقیقی نے اپنی طرف کھینچا تارک کر

ملازمت فقرا کو اختیار کیا جہان کہین آپ کسی درویش باخدا کو سُنتے تھے اُسکی خدمت مین حاضر ہوتے تھے جب آپ دہلی سے جانب کشمیر بہ ارادۂ حصول شرف خدمت بابا امیر ریشی قدس اللہ سرہ العزیز کے عازم ہوے تو میان حسن مجذوب نے کہ مجاذیب اہل کمال سے دہلی مین تھے آپ کو دیکھکر فرمایا کہ کہان جاتا ہے لوٹ وہان تیرا حصہ نہین ہے تیرا مربی سید ابو محمد ارغون سجادہ نشین حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مکنپور مین ہے وہان جا آپ اُن مجذوب صاحب سے یہ سُنکر زیارات مزارات اہل اللہ قدست اسرارہم سے شرف اندوز ہوتے ہوے خدمت مین حضرت افضل الخلفاء والمریدین سید ابو محمد خواجہ ارغون سجادہ نشین حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حاضر ہو کر درجۂ کمال کو پہونچے وفات آپ کی ۹۳۰ھ ہجری مین ذیحجہ کی نوین تاریخ کو ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

شاہ قمر الدین مقبول خدا	شد از دار الفنا رحلت گزین
گفت ہاتف مصرعۂ تاریخ او	بود قمر الدین اسوہ عارفین ۹۳۰ھ

ذکر حضرت شاہ بشیر الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب کمال مریدان حضرت ابو الوقت شیخ العصر سید شاہ نصر اللہ سے ہین شجرہ مرشدیہ آپ کا ان واسطون کے ساتھ حضرت سلطان التارکین حجۃ العارفین سید ابو محمد خواجۂ ارغون قدس اللہ سرہ العزیز سے کہ جنسے سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین گروہ خادمان جاری ہے ملتا ہے کہ حضرت شیخ العصر سید شاہ نصر اللہ خلیفہ و جانشین حضرت ابو الحسنات شاہ میان صاحب کے وہ مرید حضرت شاہ خلیق اللہ کے وہ حضرت سید احمد کے وہ حضرت سید تاج محمود کے وہ حضرت سید شاہ جمال الدین کے وہ حضرت ابو البرکات خواجۂ چاند رسول نما کے وہ حضرت سید داؤد کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت خواجۂ محمود کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت سلطان التارکین حجۃ العارفین سید ابو محمد خواجۂ ارغون قدس اللہ سرہ العزیز کے تھے آپکے معمولات سے تھا کہ تمام رات یاد الٰہی مین مشغول رہتے تھے حاجتمند آپ کو اکثر گھیرے رہتے تھے جسکے حق مین آپ کچھ فرماتے تھے اُسکا اُسی سے پورا کام ہو جاتا تھا زبدۃ التواریخ مین ہے کہ ایک روز آپ بیٹھے ہوے خربوزہ کھا رہے تھے اتنے مین ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا

کہ حضرت مین بہت قرضدار ہوگیا ہون جن لوگون کا قرضہ ہے وہ بہت تنگ کرتے ہین جس سے مجکو اب گھر بار چھوڑنا پڑا آپ نے فرمایا کہ اسقدر پریشان نہو اللہ تعالی فضل کریگا اور ایک قاش خربوزہ کی اُٹھاکر اُسکو دی اور فرمایا کہ جا تیرا سب قرض ادا ہو جائیگا وہ شخص اُس قاش کو تبرکاً گو دمین لیکر چلا گیا مکان پر جاکر جو اُسنے اُسکو دیکھا تو وہ سونے کا ڈلا تھا جس سے اُسکا سب قرض ادا ہوگیا اور آپ کی دعا کی برکت سے وہ شخص مالدار ہوگیا وفات انکی ۱۲۴۴ھ مین ربیع الاول کی پندرھوین تاریخ کو ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

چو زین عالم بشیر الدین احمد	سوے خلد روان آسا سفر کرد
سن ترحیل او ہاتف بگفتہ	بشیر الدین از دنیا سفر کرد ۱۲۴۴ھ

ذکر حضرت صفدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ قانع و متوکل مردان حضرت سید شاہ جمال مدار خلف حضرت ابو الوقت شیخ العصر سید شاہ نصر اللہ قدس اللہ سرہ العزیز سے ہین شجرہ مرشدیہ آپ کا ان واسطون کے ساتھ حضرت اسوۃ الکاملین سید ابو تراب خواجہ فنصور قدس اللہ سرہ العزیز سے ملتا ہے کہ حضرت سید شاہ جمال مدار خلیفہ و جانشین سید شاہ حضور محمد کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت سید شاہ کرم اللہ کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت شاہ خیر اللہ کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت سید محمد رضا کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت سید عبد القادر کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت سید غلام محمد کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت سید غلام مصطفی کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت سید ابو المبارک کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت سید شمس الدین شمس الحق کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت سید قمر الدین احمد شاہ چاند کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت سید شاہ یعقوب زندہ دل کے وہ خلیفہ و جانشین اپنے والد ماجد حضرت اسوۃ الکاملین سید ابو تراب خلیفہ فنصور قدس اللہ سرہ العزیز کے آپ شگفتہ پیشانی رہتے تھے ہر ایک سے بخوش تازہ روئی پیش آتے تھے آپکے معمولات سے تھا کہ بعد ادائے نماز فریضہ کے چہل اسماء عظام حضرت باری جلت اسمائہ کے وِرد رکھتے تھے وفات ان بزرگ کی ۱۲۵۲ھ مین محرم کی بارھوین تاریخ ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات یہ ہے

شاہ صفدر مرد میدان رضا		شد چو از دنیا سوے خلدبرین	
مصرعۂ تاریخ او گفتار شد		شاہ صفدر بود از متوکلین ۱۲۹۴ھ	

ذکر حضرت شاہ نعمت اللہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ مرتاض مریدان حضرت سید شاہ عبد المعطی عرف موتی میان قدس اللہ سرہ العزیز سے ہین شجرہ مرشدیہ آپ کا ان واسطون کے ساتھ حضرت اسوۃ الکاملین سید ابوتراب خواجۂ فنصور قدس اللہ سرہ العزیز سے ملتا ہے کہ حضرت سید شاہ عبد المعطی عرف موتی میان خلیفہ اور جانشین حضرت سید شاہ عبد اللطیف کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت شاہ امر اللہ کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت سید شاہ محمد شریف کے وہ حضرت سید شاہ حیات اللہ کے وہ حضرت سید شاہ چاند کے وہ حضرت شاہ علاء الدین کے وہ حضرت سید شاہ دوا الملک کے وہ حضرت سید احمد باباشیرن کے وہ حضرت شیخ محمد دادامیان کے وہ حضرت مولنا سید ابوسعید کے وہ حضرت اسوۃ الکاملین سید ابوتراب خواجۂ فنصور کے آپ مدت تک دھولاگڈھ پہاڑ پر مشغول بیاد الٰہی رہے چند ماہ قبل وفات سے مکنپور مین آکر باغ دادامیان مین قریب مزار حضرت سید احمد باباشیرن قدس اللہ سرہ العزیز کے معتکف ہوے اور ۱۲۶۴ھ مین جمادی الاخری کی چھٹی تاریخ انتقال فرمایا۔

قطعۂ تاریخ وفات

نعمت اللہ شاہ صوفی باصفا		شد ز دنیا چون بملک جاودان	
سال سنتارش بگفتا ہاتفی		مرد کامل کرد رحلت از جہان ۱۲۶۴ھ	

ذکر حضرت شہاب الدین احمد حلہ کش رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ باکمال مغلوب الحال مریدان حضرت ابوالوقت شیخ العصر سید شاہ نصر اللہ قدس اللہ سرہ العزیز سے ہین شجرۂ مرشدیہ آپ کا حضرت اسوۃ الکاملین سید ابوتراب خلیفہ فنصور قدس اللہ سرہ العزیز سے ان واسطون کے ساتھ ملتا ہے کہ حضرت سید شاہ نصر اللہ خلیفہ و جانشین حضرت سید شاہ معز حسن صاحبزادہ کے وہ خلیفہ و جانشین حضرت شاہ رحم اللہ طبقات کے وہ حضرت شاہ ابوالعلا مہتر محبوب کے وہ حضرت شاہ ابوالفرح مہتر مدن کے وہ حضرت شاہ سلطان احمد کے وہ حضرت شاہ علاء الدین علاول الحق کے وہ حضرت شاہ عبد الحق فیروز کے وہ حضرت

شاہ عماد الدین احمد کے وہ حضرت شاہ عبد اللہ کے وہ حضرت شاہ رزق اللہ کے وہ حضرت شاہ ابوالخیر دریا نوال کے وہ حضرت اسوۃ الکاملین سید ابو تراب خواجہ فنصور قدست اسرارہم کے آپ ہمیشہ محویت و استغراق مین رہتے تھے اسقدر آپ پر محویت غالب تھی کہ آنکھین بند کیے گردن جھکائے ہوے بیٹھے رہتے تھے نماز کے وقت جب کوئی شانہ ہلاتا تو افاقہ مین آکر شریک جماعت ہوا کرتے تھے وفات آپ کی ۱۲۴۹ھ مین رمضان المبارک کی اکیسوین تاریخ ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

شہاب الدین احمد مرد حق بین	سوے دار البقا چون زین جہان رفت
بگفتا مصرعۂ تاریخ ہاتف	شہاب الدین بملک جاودان رفت ۱۲۴۹ھ

ذکر حضرت سلیمان شاہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ باخدا تارک دنیا ومافیہا مریدان حضرت ابوالوقت شیخ الآفاق سید شاہ نصر اللہ قدس اللہ سرہ العزیز سے ہین شجرہ مرشدیہ آپ کا ان واسطون کے ساتھ حضرت سلطان التارکین حجۃ العارفین سید ابو محمد خلیفہ ارغون سجادہ نشین حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے کہ سید شاہ نصر اللہ خلیفہ وجانشین حضرت سید معز حسن صاحبزادہ کے وہ حضرت سید شاہ رحم اللہ طبقات کے وہ خلیفہ وجانشین حضرت سید شاہ اسمعیل کے وہ سید شاہ عبد الرحمن کے وہ حضرت شاہ معین الحق پانی کے وہ حضرت شاہ منیر الحق بابا ابن کے وہ حضرت شاہ فتح اللہ کے وہ حضرت شاہ حبیب اللہ کے وہ حضرت سید حامد شاہ بہکن کے وہ حضرت خواجہ محمود کے وہ حضرت سلطان التارکین حجۃ العارفین سید ابو محمد خواجہ ارغون سجادہ نشین حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ عمر بھر حصور رہے جو کوئی آپ سے کہتا تھا کہ آپ نکاح کیون نہین کرتے تو آپ فرماتے تھے ؎

براے یکدمہ شہوت کہ خاک برسر آن	زبون زن شدن آئین شیر مردان نیست

معمولات شریف سے تھا کہ ہمیشہ ذکر پاس انفاس کیا کرتے تھے وفات آپکی ۱۲۳۶ھ مین ربیع الثانی کی گیارھوین تاریخ صبح کی نماز کے وقت ہوئی ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات

ازین عالم چو عزم خلد کردہ	سلیمان آنکہ مقبول خدا بود
عیان شد سال او از روے الہام	سلیمان شاہ در جنت بیاسود

۱۲۳۸ھ

ذکر حضرت سید محمد امجد رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ جامع کمالات صوری ومعنوی اولاد امجاد مین حضرت سید ابوتراب خواجہ فنصور قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین آپ نے علم باطنی کی تعلیم حضرت سید محمد معظم سے پائی ہے شجرہ مرشدیہ آپ کا حضرت سید ابوتراب خواجہ فنصور رحمۃ اللہ علیہ سے ان واسطون کے ساتھ ملتا ہے کہ حضرت سید محمد معظم خلیفہ وجانشین حضرت سید عبدالرحیم کے وہ مرید حضرت سید محمد یوسف کے وہ مرید حضرت سید علاول کے وہ مرید حضرت سید فرید کے وہ خلیفہ وجانشین حضرت سید ابوالمنصور کے وہ خلیفہ وجانشین حضرت سید بہمن کے وہ مرید حضرت سید خانمحمد کے وہ مرید حضرت سید پیر محمد عرف شاہ پیارے کے وہ مرید حضرت خواجہ ابراہیم کے وہ مرید حضرت ابوتراب خواجہ فنصور قدس اللہ سرہ العزیز کے اکثر کرامتین آپ کی درج صحائف ہین تذکرۃ الصالحین مین ہے کہ ایک روز آپ موسم سرما مین انگیٹھی سے تاپتے جاتے تھے اور کچھ فضائل اسلام کے بیان فرمارہے تھے کہ کسی شخص نے اس حدیث شریف کے بیان پر کہ (فامن احد یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ الاحرم اللہ تعالی علیہ النار) ایسی کوئی بات کہی کہ آپ کو سخت ناگوار معلوم ہوئی نہایت جلال مین آکر اُس دہکتی ہوئی آگ مین اپنا ہاتھ رکھدیا اور دیر تک اُس سے نہین اُٹھایا مگر نہین جلا وفات آپ کی ۱۱۶۶ھ مین پنجشنبہ کے دن اُنیسوین جمادی الاخری کو ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

جنید زمان مولوی شاہ امجد	بفردوس اعلیٰ چو کردند منزل
بگفت ہاتف غیب سال وصالش	بحق اسوۂ عابدین گشت واصل

۱۱۶۶ھ

ذکر حضرت سید شاہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ اہل کشف وکرامت صاحب زہد وریاضت سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین مرید حضرت ابوالفرح مہتر دن قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین آپ مستجاب الدعوات تھے اکثر دعا آپکی رد نہین ہوتی تھی

ایک بار ایک شخص کا لڑکا اُسکا ایک سخت عارضہ مین مبتلا تھا کہ جسکی امید حیات منقطع ہوگئی تھی آپکی خدمت مین حاضر ہوکر بکمال آہ وزاری اُسکی شفا کا ملتجی ہوا اول آپ جناب باری مین دست بدعا ہوے پھر اُسکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ رحمت خدا سے مایوس نہو وہ قادر قیوم فضل فرمائیگا اُسکو صحت ہوجائیگی مکان پر جاکر دیکھو اب وہ اچھا ہے چنانچہ ویسا ہی ظہور مین آیا کہ آپ کی دعا کی برکت سے اُسکو حق تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی اور وہ سب کرب اُسکا دفع ہوگیا وفات آپکی جمادی الاخریٰ کی پندرھوین تاریخ ۱۰۴۰ھ مین ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

چو از دار الفنا رحلت گزین شد	وجیہ الدین احمد نیک فرجام
بگفتا بے سپر اہمال ہاتف	وجیہ الدین بجنت کرد آرام

۱۰۴۰ھ

ذکر حضرت سید شاہ ابو علی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ علم وحلم واہل زہد واتقا تھے آپ گجرات مین پیدا ہوے جونپور مین نشو ونما پایا عمر شریف سو برس سے متجاوز ہوگئی تھی مگر آپکے چہرہ سے آثار ضعف مطلق پائے نہین جاتے تھے اس عمر مین بھی آپ دو سو رکعت نوافل دن رات مین ادا فرماتے تھے ارادت حضرت شاہ فتح اللہ قدس اللہ سرہ العزیز سے سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین رکھتے تھے شجرہ مرشدیہ آپ کا حضرت سلطان التارکین حضرت سید ابو محمد خواجہ ارغون سجادہ نشین حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار واسطون کے ساتھ ملتا ہے وفات آپ کی ۱۰۴۶ھ مین شوال المکرم کی ساتوین تاریخ ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

معین دین وملت بوعلی شاہ	چو عازم جانب خلد برین شد
سن نقلش سروش از روے افسوس	بگفتا بو علی رحلت گزین شد

۱۰۴۶ھ

ذکر حضرت سید احمد شاہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ شب بیدار پرہیزگار مریدان حضرت شاہ ابو العلا مہتر محبوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین بعہد سلطنت احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ دہلی کے تھے امراے سلطنت بادشاہی

ممدوح آپ کی خدمت مین حسن ارادت رکھتے تھے اکثر چاہتے تھے کہ آپکے مصارف کے واسطے کوئی موضع معاف سلطنت سے ہوجاے مگر آپ نے منظور نہ فرمایا آپ کے معمولات سے تھا کہ ہمیشہ ہفتہ مین آپ کلام مجید ختم فرماتے تھے اور وقت تلاوت ایسی کچھ محویت ہوتی تھی کہ مطلق کسیطرف التفات نہ فرماتے تھے تاریخ وفات آپکی ۱۱۶۵ھ مین رمضان شریف کی اکیسوین ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات یہ ہے

شد چو احمد شاہ از دار الفنا	در جوار رحمت رب قوی
ہاتفے گفتہ سن ترحیل او	بود احمد شاہ مرد متقی ۱۱۶۵ھ

ذکر حضرت شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ باخدا صاحب خوارق وکرامات سلسلہ طبقاتیہ مداریہ مین مرید حضرت سید محمد رضا قدس سرہٗ کے ہین شجرہ مرشد یہ آپ کا ان واسطون کے ساتھ حضرت اسوۃ الکاملین سید ابو تراب خواجہ منصور سے ملتا ہے کرامات آپ کی اکثر درج صحائف ہین تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ جو کوئی آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا اُسکو انقطاع نصیب ہوتے تھے اور دل اسکا روشن ہوجاتا تھا وفات آپ کی ۱۱۷۹ھ مین رجب المرجب کی ستائیسوین تاریخ کو ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

رفت چون در جوار رحمت حق	حامی شرع دین شاہ رفیع
سال نقلش بگفت ہاتف غیب	صاحب کشف بود شاہ رفیع ۱۱۷۹ھ

ذکر حضرت شاہ وحید الدین طبقاتی مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب زہد وتوکل سلسلۂ عالیہ طبقاتیہ مداریہ مین معاصرین حضرت صوفی حاجی نور محمد جاینگامی رحمۃ اللہ علیہ سے ہین اوقات آپ کے بہت اچھے تھے وفات آپ کی ۱۲۰۴ ہجری مین رمضان المبارک کے مہینہ مین جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت عین صوم مین ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

چون بروز جمعہ وقت صبح از حکم خدا شد	وحید الدین متوکل سوے عقبا شتافت
درسن ترحیل آن اہل توکل اہل زہد را	ہاتفے گفتہ وحید الدین ز دنیا رو بتافت ۱۲۰۴ھ

ذکر حضرت شاہ حیات اللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ جامع کمالات ظاہری و باطنی تھے بعہد سلطنت حضرت جنت آستانی نصیر الدین محمد ہمایون شاہ بادشاہ دہلی کے بخارا سے ہندوستان مین تشریف لائے اور اکثر اہل اللہ قدس اللہ اسرارہم سے فیض حاصل کرتے ہوئے خدمت مین قطب دوران خواجہ سید محمود خلف الصدق حضرت سلطان التارکین حجۃ العارفین سید ابو محمد خواجہ ارغون صاحب سجادہ قدس اللہ اسرارہما کے حاضر ہوئے اور سلسلۂ عالیہ طبقاتیہ مداریہ مین فیض طریقت حاصل کرکے مشائخ کاملین سے ہوئے نام آپ کا عبدالحی تھا حیات اللہ کرکے مشہور تھے وفات آپکی ۹۳۹ھ مین ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

عازم عقبیٰ چو گشتہ زین جہان	شد حیات اللہ کہ حق آگاہ بود
گفت ہاتف مصرعۂ تاریخ او	عارف کامل حیات اللہ بود ۹۳۹ھ

ذکر حضرت شاہ حامد رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ مظہر کمال صاحب حال وقال اوائل مین ارباب تجارت سے تھے جب ہادی حقیقی نے اپنی طرف کھینچا تو سب مال واسباب نثار فقرا و مساکین فرماکر آپ نے فقر کو اختیار کیا سلسلۂ ارادت آپکا دو واسطون کے ساتھ حضرت سلطان التارکین حجت العارفین سید ابو محمد خواجہ ارغون سجادہ نشین حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہونچتا ہے وفات آپکی محرم کی دسوین تاریخ سنہ ۹۶۴ھ مین ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

چون ز دار الفنا بملک بقا	رفت شاہ نکو شیم حامد
گفت تاریخ او ملک ز فلک	کرد آرام در ارم حامد ۹۶۴ھ

ذکر حضرت شاہ ابو یوسف عابد رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ عابد خدا پرست اہل دل سلسلۂ عالیہ طبقاتیہ مداریہ مین مرید سید ابو البرکات خواجہ چاند رسول نما کے ہین آپ کی عادت شریف مین تھا کہ فقرا و مساکین کی کمال دلجوئی فرمایا کرتے تھے ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ دو روز سے آپ نے کچھ نہ کھایا تھا تیسرے روز کسی شخص نے چند آم

اور مینی روٹی آپ کی خدمت مین حاضر کی آمین سے چند تھے آپ نے تناول فرمائے تھے کہ اتنے مین ایک مسکین آکر سائل ہوا آپ نے باشفقت تمام اُسے اپنے پاس بلا کر دہ روٹیان اور وہ آم اُسکو حوالہ کر دیے اور آپ مشغول بذکر الٰہی ہوے وفات آپ کی ۱۰۲۳ھ ذی الحجہ کی پندرھوین تاریخ ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

قبائے زندگی چون چاک کردند	ابو یوسف مجا بدپاک دامن
نوشتم از سر الہام سالش	ابو یوسف مجاہد خلد مسکن

۱۰۲۳ھ

ذکر حضرت سید محمد جمال الدین جانمن جنتی المعروف حسن جنتی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب مقامات علیہ وحالات سنیہ مشاہیر اولیاء ہند سے ہمشیر زادہ حضرت غوث پاک غوث الصمدانی محبوب سبحانی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجل خلیفہ سید الموحدین اسوۃ الاخیار حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہین مونس الارواح وتذکرۃ الصالحین وغیرہ مین لکھا ہے کہ آپ ببرکت دعاء حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیدا ہوے اور خورد سالی مین جب اُنکا انتقال ہوگیا تو پھر حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا سے حق تعالیٰ نے اُنکو دوبارہ زندگی وحیات تازہ بخشی مونس الارواح مین لکھا ہے کہ جب آدمی آپکا جنازہ لیکر چلے تب حضرت شاہ مدار نے سرھانے جنازہ کے جا کر تین مرتبہ جانمن جنتی کہکر پکارا فوراً آپ نے آواز دی اُس روز سے لقب آپکا جانمن جنتی مشہور ہوا حضرت شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپکو بہت عزیز رکھتے تھے اور کمال دلجوئی فرمایا کرتے تھے آپ بہت بڑے صاحب کمالات وتصرفات تھے سلسلہ عالیہ طبقاتیہ مداریہ مین گروہ دیوانگان آپ ہی سے نافذ ہے اکثر کرامتین آپ کی روضۃ الصلحا وتذکرۃ الصالحین مین لکھی ہین۔ زبدۃ التواریخ مین لکھا ہے کہ ایکبار موسم سرما مین شیر شاہ بادشاہ اپنے دلمین یہ نیت کرکے آپ کی خدمت مین چلا کہ اگر یہ ولی کامل ہین تو اسوقت مجکو آم دین جو نہین حاضر ہوا تو دیکھا کہ ایک انبہ نیم خوردہ آپ کے ہاتھ مبارک مین ہے آپ نے وہ آم بادشاہ کے حوالہ کیا چونکہ تقدیر ایزدی سے اُسکی اولاد مین بادشاہت نہ لکھی تھی اُسنے وہ انبہ بوجہ نیم خوردہ ہونے کے نہ کھایا اور اپنے خدمتگار کو دیدیا مگر آپ کی ولایت کا قائل ہوا اور کمال اوب سے چند ساعت آپ کی خدمت مین حاضر رہکر بحصول اجازت اپنی دولتسرا کو واپس آیا

آپنے اپنے یاران صحبت سے فرمایا اگر بادشاہ اسے کھالیتا تو اُسکی اولاد پر یہ سلطنت قائم رہتی مگر مشیت ایزدی مین کوئی چارہ نہین ہے۔ وفات ان بزرگ کی ۹۵۱ھ مین محرم کی چودھوین تاریخ کو ہوئی مزار شریف بلیہ توابع بہار مین زیارتگاہ خلائق ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات

اہل حق سید جمال الدین حسن	عازم عقبیٰ چو گشتہ ناگہان
سال او از انتہاے غیب شد	اہل باطن حیف رفتہ از جہان ۹۵۱ھ

ذکر حضرت شاہ فخر الدین جمشید رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ عارف کامل سالک واصل سلسلۂ عالیہ طبقاتیہ مداریہ مین خلیفہ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت جمال الدین جانمن جنتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین بہت بڑے صاحب مکاشفہ ومجاہدہ اعلیٰ درجے فیاض تھے تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ اول آپنے بیعت اپنے اُستاد شیخ الہدیٰ والصالح سرہندی سے کی اور اکتساب بعض علوم متداولہ کا حضرت شیخ حسام الدین متقی سے بھی کیا ہے بعد حصول خلافت کے حضرت نے جانمن جنتی سے اپنی عزلت وخلوت کو اختیار فرمایا ہر جمعہ کو آپ کی خانقاہ مین مجمع صوفیان باصفا کا رہتا تھا اور آپکے انفاس متبرکہ سے حاضرین کو استفادہ ہوا کرتا تھا اکثر نواب عبدالرحیم خان خانخانان اور متوسلین نواب ممدوح نماز آپ کی مسجد مین ادا کرتے تھے اور آپ کی برکت صحبت سے انقطاع کلی نصیب ہوتا تھا آپ کی عمر شریف مین اختلاف ہے بعض نے ایک سو سینتالیس ۱۴۷ برس کی اور بعض نے ایکسو چھبیس ۱۲۶ برس کی لکھی ہے وفات آپ کی ۹۷۰ھ ہجری مین جمادی الاخریٰ کی چھبیسوین تاریخکو ہوئی مزار شریف آپ کا اکبر آباد مین قریب مدار دروازہ کے ہے

قطعہ تاریخ وفات

فخر بادشاہ فخر الدین	رفت چون سوے حضرت خلاق
گفت ہاتف بسال ترحیلش	اہل باطن برفت از آفاق ۹۷۰

ذکر حضرت بابا مان دریائی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ بہت بڑے صاحب مرتاض سلسلۂ عالیہ طبقاتیہ مداریہ مین خلیفہ حضرت سید حسن سرمست گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اُنکے خلیفہ ہونے کی کیفیت صاحب تذکرۃ الصالحین نے اسطور پر لکھی ہے

کہ حضرت سید من سرمست رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سید جلال الدین جانمن
جنتی قدس اللہ سرہ العزیز کے خلیفہ اعلیٰ درجہ کے ہین صاحب کشف وکرامات و اہل زہد و ریاضت
تھے اکثر اوقات عمل نقل روح کیا کرتے تھے ایک بار ایسا ہوا کہ آپ نے بابا مان وغیرہ چند شخصون سے
حفاظت جسم کے واسطے تاکید کر کے عمل مذکور کو کیا یہ لوگ اس اطمینان پر کہ یہان جسم کو کون ضرر پہونچاویگا سبکے
سب کسی شغل مین مشغول ہوے اور جسم کو پڑا رہنے دیا اتفاق سے کہین ایک چوہے نے آکر ہونٹ کے
پاس کاٹ کھایا آپنے اس حالت سے واقف ہو کر طرف جسم کے مراجعت فرمائی اور نہایت طیش کے
ساتھ اسفد لیکر بابا مان وغیرہ کی طرف چلے اور لوگ آپکو حالت غیظ مین دیکھکے بھاگ گئے مگر بابا مان وہان سے
نہین ہٹے اور کمال عجز و الحاح سے معذرت کرنے لگے اس معذرت سے آپ کا وہ غصہ فرو ہوا اسفد
کو ہاتھ سے پھینک دیا زبدۃ التواریخ مین ہے کہ وہ اسفد خشک ایک درخت سرسبز و شاداب ہو گیا اور
اُس روز سے آپکی نظر بابا مان پر کچھ ایسی ہوئی کہ یہ نعمت عرفان سے مالا مال ہو کر بہت بڑے صاحب کرامات
ہوے اکثر کرامتین آپ کی مشہور ہین ازانجملہ یہ ہے کہ بڑودہ کے راجہ نے جس زمانہ مین حسب ایماء ایک
اہل استدراج کے کہ جسکا وہ معتقد تھا فقراء اسلامیہ کی مطلقاً و فقراء ہنود کی کانور کے ساتھ شہر مین
بھیک بند کر دی تھی اتفاق سے اُسی عرصہ مین آپ مع چند فقراء اہل اسلام کے بڑودہ مین پہونچے
ملازمان راجہ نے جسوقت فقراء اہل اسلام کو دیکھا تو بنظر حفظ ماتقدم بلا اطلاع متوبات خاطر فقراء کے یہ امر
ظاہر کیا کہ ہمارے شہر مین مسلمین فقیرون کی بھیک مانگنے کی قطعاً ممانعت ہو گئی ہے آپ لوگون مین
کوئی اُسکا ارادہ نکرے اگرچہ آپکو مع رفقاء کے کچھ پرواہ سوال کی نتھی کیونکہ غناء النفس و استغناء مزاج
حاصل تھا مگر اس خیال سے کہ ایک اہل استدراج فقراء اہل اسلام کی مذلت اور اپنی وقعت و رفعت
کا خواہان ہے آپنے راجہ سے ملکر کہا کہ مسدود کیا جانا ابواب خیر کا بہتر نہین یہ امر ہونا چاہیے کہ جسکو اجازت
کانور کے ساتھ بھیک کی دی گئی ہے وہ اپنی کانور کو لاوے اور ہم بھی کانور بنواتے ہین جسکی کانور بلا اعانت
کسی کے اُس کام کو کرے اُسکو یہ منصب حاصل ہونا چاہیے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ اہل استدراج بزعم باطل خود
کمال تبختر کے ساتھ مع کانور کے راجہ کے دربار مین آیا اور یہان بھی فقراء نے ایک کانور تیار کر کے آپکی
خدمت مین پیش کیا اُسوقت آپ نے کانور کی طرف مخاطب ہو کر زبان ہندی مین فرمایا کہ (جا الکھ جگا)
آپکی زبان سے جونہین یہ کلمہ نکلا وہ کانور مستعد بکار ہوئی مشاہدۂ اس حال سے یہ کہ اُس مانع الخیر کو نفت

اور راجہ کو مع اراکین دربار کے دہشت ہوئی دست بستہ آپ سے التماس کیا کہ جو آپ کا ارشاد ہو اسکی تعمیل کو ذریعۂ سعادت و بہبودی سمجھتا ہون بجا لاؤن آپنے فرمایا کہ فقیر کو فضل خدا کا در کار ہے تمسے کسی چیز کا خواہان نہ خواستگار ہے البتہ یہ چاہتا ہون کہ آج سے ہر فقیر کو سوال کرنے کی شہرین اجازت اور بابا مان کا بڑودہ کرکے اس شہر کی شہرت کیجاوے راجہ نے اُن دونون باتون کی تعمیل کی شہرمین منادی کرادی اُس روز سے بابامان کا بڑودہ مشہور ہے وفات ان بزرگ کی ۱۰۱۲ھ مین دس مہینے قبل وفات عرش آشیانی جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی دہلی سے شعبان کے مہینہ مین ہوئی مدفن آپ کا بڑودہ مین زیارتگاہ خلق اللہ ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات

شاہ بابامان مرد باخدا	شد چو از دار الفنا رحلت گزین
سال نقلش بے سراتان شد	مان بابا شد بفردوس برین ۱۰۱۲ھ

ذکر حضرت شاہ قلندر شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ جامع خوارق وکرامات مظہر زہد وریاضات اولاد امجاد مین حضرت شیخ عبد الجلیل قطب العالم لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کےہین نام نامی آپ کے والد ماجد کا شیخ کرم شاہ قریشی ہے شجرہ آپ کے آبائے کرام کا یہ ہے کہ شیخ کرم شاہ قریشی بن شاہ ابو الفتح بن شیخ ابو الحسن ثانی بن شیخ فخر الدین بن شیخ ابو الفتح بن شیخ برخوردار بن شیخ ابو الفتح بن شاہ عبد الجلیل قطب العالم لاہوری قدس اللہ سرہ العزیز سلسلۂ سہروردیہ مین آپ خلیفہ اپنے والد ماجد شیخ کرم شاہ قریشی قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین اور سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین آپ نے خلافت حضرت شاہ اجل الہ آبادی قدس اللہ سرہ العزیز سے پائی اور تکمیل کو پہونچکر مشائخ کاملین سے ہوے وفات آپ کی ۱۲۴۲ھ مین ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

چو عازم جانب فردوس اعلیٰ	قلندر شاہ زین دار الالم شد
بسال ارتحالش گفت ہاتف	بگو جائے قلندر شہ ارم شد ۱۲۴۲ھ

ذکر حضرت شیخ مظہر رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ عارف کامل قانع ومتوکل مریدان خاص معتقدان با اخلاص حضرت سید الموحدین

عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہین اوائل مین ان بزرگ کو ایک حالت جذبہ کی رہتی تھی اطعمہ ناسوتی سے آپ نے صرف ایک کفدست برنج کو اپنی غذا کر رکھا تھا جس زمانہ مین حضرت قطب المدار بصرہ مین تشریف لائے اور خلائق بیشمار حاضر حضور ہونے لگی اُسی عرصہ مین یہ بزرگ بھی شرف قدمبوسی سے مشرف ہو کر حضرت کے ارادتمندان باوفا کی خدمت مین مصروف ہوے جب ایک سال اسطرح سے گذرا تو ایکروز حضرت قطب المدار نے آپ کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ مطہر کیا چاہتے ہے ان بزرگ نے عرض کیا کہ علم معرفت حضرت قطب المدار نے فرمایا کہ بلاحصول علم ظاہری یہ علم حاصل نہین ہوتا ہے ان بزرگ نے عرض کیا کہ مین کاغذ سیاہ کرنا نہین چاہتا ہون ارشاد ہوا کہ النور فی السواد اور اُسیوقت حضرت قطب المدار نے ارادتمندان سے کسی شخص کو حکم دیا کہ مطہر کو کلام اللہ شریف پڑھاؤ۔ تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ ان بزرگ نے ساٹھ برس مین علاوہ قرائت سبعہ قرآن مجید لفظاً تہا کے اکثر علوم ضروریہ پر عبور حاصل کرلیا بعد اسکے ایک نگاہ فیض سے مالامال ہوگئے جب حضرت قطب المدار سمرقند مین تشریف لائے تو آپ نے ارشاد کیا کہ مطہر جس بات کو تم چاہتے تھے وہ تمکو خدا کے فضل سے حاصل ہوگئی اب تم یہان قیام کرو کہ یہانکے قطب کا وقت برابر آگیا ہے اب مین اُسکی جگہہ پر تمکو قائم کرتا ہون عرض کیا کہ یہ قطبیت تو صرف ایک دیار کی ہے اگر حضور تمام عالم کی قطبیت مجکو عطا فرماوین تو اُس حالت مین بھی مین حضور کی خدمت کے مقابلہ مین اُسکو نہین چاہتا ہون اُسوقت حضرت قطب المدار نے ارشاد فرمایا کہ مطہر تجسے بوے طعام کبتک گوارا کرون لکھا ہے کہ یہ بات سنکر ان بزرگ نے اُس کفدست برنج کو بھی ترک کردیا اور حضرت کی خدمت سے مفارقت گوارا نہ کی۔ زبدۃ التواریخ مین لکھا ہے کہ اُن بزرگ نے پھر بقیۃ العمر غذاے ناسوتی سے کچھ نہ کھایا اور ویسے ہی مشغول بذکر الٰہی رہے۔ وفات ان بزرگ کی سنہ ۸۳۳ھ کو ہوئی قبر شریف شہر جونپور مین ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات

جناب مطہرِ قناعت گزین	چو رفتہ سوے بارگاہِ کریم
زہاتف شدہ سال وصلش عیان	شدہ زیب افزاے دار النعیم ۸۳۳ھ

ذکر حضرت شاہ عبد الغفور عرف باباکپور رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب کرامت اہل زہد و ریاضت سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین مرید حضرت سید شاہ راجی کے ہین اور وہ مرید حضرت سید حمید کے وہ مرید برہان العاشقین مولانا قاضی مطہر قلہ شیر رحمۃ اللہ علیہ کے وہ خلیفہ حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہین وطن اصلی آپ کا کالپی ہے اوائل حال مین آپ نے ریاضت شاقہ کی ہے آخر مین صاحب جذبۂ قویہ ہوے اکثر آپ بحالت استغراق رہتے تھے تین تین روز مطلق توجہ طرف آب وطعام کے نہین فرماتے جب افاقہ مین آتے تو جنس غلہ سے چند حبوب تناول فرماتے عمر آپ کی بہت بڑی تھی لباس سے صرف ستر عورت پر اکتفا فرمایا تھا اکثر امیر لوگ نفیس لباس بیش قیمت آپکی خدمت مین لاتے تھے آپ فقراء مساکین کو حوالہ کر دیتے کراہتین آپ کی بہت مشہور و معروف ہین از انجملہ زبدۃ التواریخ مین لکھا ہے کہ جب آپ گوالیار پہونچے اور وہان کے غوث وقت نے آپکی ضیافت کی جسوقت سفرہ حاضر آیا آپنے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا کہ یہ کھانا ظاہر وجہ حلال سے نہین ہے حاضرین نے جو وجہ عدم توجہ وطہارت طعام دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ کھانا خود ہی ظاہر کر دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ظہور مین آیا حاضرین کو اس سے کمال حیرت ہوئی اور درپے دریافت حال ہوے تو معلوم ہوا کہ شحنۂ شہر نے کہ معتقد غوث وقت کا تھا یہ جنس از راہ ظلم کے طلب کر کے مطبخ مین غوث وقت کے بھیجی ہے۔ تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ اکثر آپ حالت واسرار غیب کی خبر دیتے تھے وفات آپکی ۹۸۹ھ مین ہوئی مزار شریف آپ کا گوالیار مین زیارتگاہ خلائق ہے آپ کی وفات کے قطعات تاریخ بہت سے ہین یہانپر دو قطعہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات

رفت از دنیا چو در خلدِ برین | ہست الفت عاشق صادق کپور
سال تاریخ وصالِ آنجناب | ہست صادق پاک بین عاشق کپور

قطعۂ ثانی

شاہ عالم کپور مجذوب است | ماہِ عالم کپور مجذوب است

سال نقلش کہ احسن خوب است | گفت ہاتف کہ بود مجذوب ہست

ذکر حضرت میران حاجی لاغر مست رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ اہل کمال سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین خلیفہ حضرت سلطان شاہ بھرنگ کے ہین پانچ واسطون کے ساتھ حضرت برہان العاشقین مولانا قاضی مطہر قلہ شیر خلیفہ حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار سے ملتے ہین اکثر کرامتین انکی مشہور ہین ازانجملہ ایک یہ ہے کہ آپ کے معمولات سے تھا کہ کبھی نماز بے اذان نہین پڑھتے تھے جب آپ بحکم اپنے مرشد کے قصبۂ سرشتہ واقع ملک پنجاب مین تشریف لائے تو وہان بھی اپنے حسب معمول اذان کہی وہان کے باشندے کہ غیر مذہب تھے اذان کو سنتے ہی آپ پر حملہ آور ہوے مگر آپ کی صورت دیکھکر اُن لوگون پر ایسی ہیبت الٰہی طاری ہوئی کہ لرزان و ہراسان وہان سے واپس آئے آپ بہ اطمینان تمام نماز ادا کرکے ذکر الٰہی مین مشغول ہوے اس واقعہ کی خبر وہان کے راجہ کو پہونچی اُسنے اس خیال سے کہ کہین ایسا نہو کہ ان لوگون پر ہیبت طاری ہو یہ اُس درویش کے معتقد ہوکر اُس طریق کو اختیار کرین اور مذہب مین فتور پڑے آپ کو ایک کنوئین مین گروا کر منھ اُسکا بند کرا دیا چند روز گذرے تھے کہ راجہ عارضۂ جذام مین مبتلا ہوا ہرچند اطباء حاذق سرگرم مداوی و معالج تھے مگر کچھ سودمند نہوتا تھا جب سخت تنگ ہوا راجہ کے دل مین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ قہر الٰہی اُسی درویش کے ایذا پہونچانے سے نازل ہوا اتفاقاً اُسی رات کو راجہ نے آپ کو خواب مین دیکھا صبح کے ہوتے ہی اُس کنوئین کو صاف کرایا اور تاکید کی کہ بہت احتیاط کے ساتھ مٹی اُس سے نکالی جاے جب وہ کنوان صاف ہوا تو لوگون نے دیکھا کہ قدرت الٰہی سے اُس کنوئین مین ایک طاق شمال کی جانب ہے اُسمین آپ صحیح و سالم موجود ہین اور لوگون نے کمال تعظیم کے ساتھ آپکو اُس سے نکالا راجہ یہ خبر سنتے ہی آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر خواستگار معافی خطا و ملتجی حصول شفا ہوا آپ نے اُسکی تقصیرات ماضیہ کا کچھ خیال نفرما کر اُسی کنوئین سے پانی منگوا کر اُسپر کچھ دم کرکے راجہ کو واسطے پینے کے دیا اور کچھ اُسکے جسم پر چھڑک دیا حقتعالی نے اُسکی برکت سے راجہ کو شفا عطا فرمائی وفات اُن بزرگ کی ۸۸۲ھ مین ہوئی ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات

ازین عالم سوے دار البقا شد | چو حاجی مست لاغر ذی کرامت

زہر وسے ورد ہاتف گفت سالش	نزد دنیا اسوہ دین کرد رحلت

ذکر حضرت حاجی مداری شاہ کمر بستہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب کشف وکرامت خلیفہ وجانشین سید عنایت شاہ کمربستہ کے ہین نو واسطون کے ساتھ حضرت برہان العاشقین مولانا قاضی مطہر قلہ شیر قدس اللہ سرہ العزیز خلیفہ حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ جن سے سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین گروہ عاشقان جاری ہے ملتے ہین ابتداء مین آپ نے بہت سیاحی فرمائی ہے اور اکثر زیارت مزارات اہل اللہ قدست اسرارہم سے مشرف ہوئے ہین ۱۱۰۹ھ مین جب آپ نے حج بیت اللہ سے مراجعت فرمائی تو رام رائے چودھری موضع مدن پور علاقہ بلگرام نے نہایت خلوص نیازمندی سے ایکسو بیگھہ اراضی موضع محمد پور مین آپ کی نذر کی اور آپ سے وہان کے قیام کے واسطے بہت کچھ کہا اور اصرار کیا آپ نے وہان چندے قیام فرمایا مگر اژدہام عام کی وجہ سے جب آپ کے اوقات مین فرق آنے لگا تو وہان سے متوجہ طرف موضع اورنگ آباد کے ہوئے آپ کو آب وہوا اسلام آباد کی پسند آئی وہان سکونت اختیار فرمائی نواب سید خرم وراجہ سعد اللہ خان نے آپ کے مصارف کے واسطے ایک موضع نذر کرنا چاہا آپ نے منظور نہین فرمایا صرف ایکسو بیگھہ اراضی نواب مرحوم کے اصرار سے قبول فرمائی کرامتین آپ کی اکثر مشہور ومعروف ہین وفات آپ کی سنہ ۱۱۱۱ھ مین رجب المرجب کی چھبیسوین تاریخ کو ہوئی قبر شریف محمد سرائے مین ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات

رفت چون زین جہان مداری شاہ	سوے ملک بقا بحکم اللہ
سال نقلش شد از سر الہام	عدن شد منزل مداری شاہ

ذکر حضرت شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ بڑے صاحب عبادت واہل ریاضت سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین خلیفہ وجانشین حضرت شیخ حمید قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین شجرۂ مرشدیہ آپ کا حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان واسطون کے ساتھ

ملتا ہے کہ حضرت شیخ حمید خلیفہ شیخ محمد مداری کے وہ مرید حضرت شیخ معین الدین مداری کے وہ مرید حضرت خاص سید محمود گرگ دانشمندان تیغ برہنہ کے کہ جنسے سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین گروہ طالبان جاری ہے وہ خلیفہ حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نشو و نما آپ نے شہر بہرائچ مین پائی آپکے معمولات سے تھا کہ بعد فراغ تلاوت کے آپ قرآن مجید لکھا کرتے تھے اور اُسکی صحت مین سعی بلیغ فرماتے تھے چنانچہ اکثر کلام مجید لکھکر آپ نے وقف مساجد کیے وفات آپ کی سنہ ۱۰۱ھ مین ماہ ذیحجہ کی تیئیس تاریخ کو ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

بد بہر شیخ حسن قدوہ مشائخ بودہ — سوے جنت بشد از حکم حاکم ذو المنن
چو سال رحلت شان عقل من ز دل پرسید — سہ بارہ آہ کشید و بگفت شیخ حسن
۱۰۱

ذکر حضرت قادر علی شاہ ستار رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین غوث وقت سے تھے بسبب حسن اعتقاد رئیس بھوپال کے موضع جین پور باڑی مین رہتے تھے وفات آپ کی سنہ ۱۲۷۱ھ مین ہوئی مزار آپ کا جین پور باڑی مین ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات

ازین عالم بحکم حق چو عازم — سوے خلد برین قادر علی شد
بگفتا مصرعۂ تاریخ ہاتف — بہ جنت جا گزین قادر علی شد
۱۲۷۱

ذکر حضرت سید حسام الدین سلامتی قدس اللہ سرہٗ العزیز

یہ بزرگ عالم علماء دین افضل الفضلاء البارعین صاحب کرامات بلند و مقامات ارجمند خلفاء حنفا مرکز دائرۂ ولایت مرجع ارباب ہدایت وارث الانبیاء والمرسلین عمدۃ الاطہار حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہین حالات آپ کے کشف و کرامات و زہد و ریاضات کے اکثر درج صحائف ہین۔ تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہے کہ ایک روز آپ مکنپور مین تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ جونپور مین علیل ہوئین بحالت بحران مین ایک رات اُنھون نے پرستارون سے پانی طلب کیا سب سو رہی تھین کسی نے جواب نہین دیا آپ کو یہ حال معلوم یہان ہوا فوراً قوت طے ارض سے وہان حاضر ہوکر پانی پلایا اُسوقت آپ کی والدہ ماجدہ نے پوچھا کہ تو کون ہے

آپ نے عرض کیا کہ فقیر حسام الدین بعد اسکے فوراً لکھنؤ مین واپس آئے وفات آپ کی سنہ ۸۴۰ھ مین ربیع الاول کی نوین تاریخ کو ہوئی۔ مزار شریف جونپور مین ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات

قطب ملکِ جہان وجبروت
وادش زسلامتی ذریعہ
پدرش حسن ست حتی الاصل
چون رفت بجنت وسیعہ

لاہوت معارفِ منیعہ
آن شاہ حسام دین ودنیا
او بودہ در اصفہان صنیعہ
تاریخش را خرد چنین گفت

پیرش قطب المدار عالم
کش ہست مناقبِ رفیعہ
القصہ نہم ربیع الاول
او بودہ خلیفۂ بدیعہ
۸۴۰ھ

ذکر حضرت مولنا وجیہ الدین ثانی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ با خدا از بدۂ اتقا علماء عصر ومشائخ دہر سے سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین چار واسطون کے ساتھ حضرت اسوۃ المحققین شیخ الاسلام والمسلمین مولنا سید حسام الدین سلامتی روح اللہ روحہ خلیفۂ حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتے ہین زبدۃ التواریخ مین ہے کہ آپ نے حضرت محمد غوث گوالیری رحمۃ اللہ علیہ کو اُسوقت مین کہ بایاے شیرشاہ نور کے علماء گجرات نے بوجہ تحریر معراج نامہ کے اُنکے قتل کا محضر تیار کیا تھا تخلیہ مین جاکر سمجھا دیا کہ مجلس علما مین نسبت معراج نامہ کے آپ فرما دیوین کہ جو کچھ مین نے اُس کتاب مین لکھا ہے وہ مجکو عالم خواب وبیہوشی مین معلوم ہوا تھا بیداری مین نہین تھا چنانچہ اسی جواب سے علماء گجرات ساکت ہوے اور وہ محضر بیکار گیا وفات حضرت مولنا وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ۹۹۰ھ مین ہوئی۔

قطعۂ تاریخ وفات

چوسوے خلد برین رفت زینجہانِ خراب
چوجُست سالِ وصالش دلم سروش زغیب

وحید عصر جنیدِ زمان وجیہ الدین
بگفت۔ رفت بحل جہان وجیہ الدین
۹۹۰ھ

ذکر حضرت شیخ کرم اللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ با خدا مریدان حضرت سید جمال الدین جانمن جنتی قدس اللہ سرہ العزیز خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہین مولد آپ کا سوے سوپڑ ہے اول والدہ

آپ کی عقیمہ تھین برکت دعاے حضرت سید جلال الدین جانمن جنتی قدس اللہ سرہ العزیز کے صاحب اولاد ہوئین چونکہ وقت درخواست اولاد کے حضرت جانمن جنتی نے فرمایا تھا کہ حق تعالی تمکو سات لڑکے عطا فرمائیگا مگر سا تو ان لڑکا مجکو دینا جب اللہ تعالی نے انکو صاحب اولاد کیا تو انھون نے بنظر ایفاء وعدہ آپ کو حضرت جانمن جنتی قدس اللہ سرہ العزیز کی نذر گذرانا حضرت نے نام آپ کا کرم اللہ رکھا اور واسطے تعلیم کے سپرد کیا جب آپ تحصیل علوم سے فارغ ہوے تو اول انکو مرید کیا بعدہ چند روز کے بعد خرقہ عطا کیا ببرکت توجہ مرشد کے آپ بہت بڑے صاحب کمال ہوے تذکرۃ الصالحین مین ہے کہ طبیعت آپکی خلوت دوست واقع ہوئی تھی کثرت خلائق سے جب آپکے اوقات مین فرق آنے لگا تو ۹۶۲ھ مین بعہد سلطنت حضرت عرش آشانی جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی دہلی کے بمقام منڈو اتشریف لیگئے اور وہان جاکر خلوت کو اختیار کیا کم وبیش چالیس برس وہان بفراغ خاطر مشغول بیاد الٰہی رہے وفات آپکی ۱۰۰۰ھ مین ہوئی۔

قطعہ تاریخ وفات

عازم فردوس شد چون زینجہان	عمدۂ زہاد کرم اللہ شاہ
گفت ہاتف مصرعۂ تاریخ او	شاہ کرم اللہ جنان آرامگاہ

ذکر حضرت شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ جامع علوم صوری ومعنوی سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین خلیفہ وجانشین حضرت شیخ حسین رحمۃ اللہ علیہ کے شجرۂ مرشدیہ آپ کا حضرت سید الموحدین اسوۃ الاخیار عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ سے اِن واسطون کے ساتھ ملتا ہے کہ حضرت شیخ حسن خلیفہ حضرت شیخ حمید کے وہ خلیفہ حضرت شیخ محمد مداری کے وہ خلیفہ حضرت عین الدین مداری کے وہ مرید حضرت شیخ الطریقت برہان الحقیقت خاصۂ درگاہ معبود قاضی سید محمود گرگ دانشمندان تیغ برہنہ کنتوری قدس اللہ سرہٗ العزیز کے وہ خلیفہ حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ کے اوقات آپ کے بہت اچھے تھے اختلاط مع الانام سے نفرت تمام تھی اکثر خلوت مین مشغول بیاد الٰہی رہتے تھے چالیس برس کی عمر مین جمادی الاول کی آٹھوین تاریخ ۱۰۲۲ھ مین انتقال فرمایا۔

قطعۂ تاریخ وفات

ملاذی شیخ محمود آنکہ داریم — علوم فقہ و عرفان درس فرمود
چو شد دل تنگ از دنیاءِ دونی — طریق عالم جاوید پیمود
بسوءِ اصل راجع گشت افرع — ندائے ارجعی از حق چو بشنود
چو سال رحلتِ او از دل من — طلب از کاتبِ افلاک بنمود
قلم از دست خود افگندہ انگہ — بزاری گفت او از شیخ محمود
۱۰۲۲ھ

ذکر حضرت چاند نائب نوروز رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب کشف وکرامات سلسلہ طبقاتیہ مداریہ مین مرید حضرت شاہ چمن ابدال قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین تکمیل آپ کی حضرت میران حاجی لاغرست مداری طبقاتی سے ہوئی اول آپ ناگپور مین تھے وہان سے یہ امر باطن کہ مکرسہ کرر وقوع مین آیا عازم بھنڈہ واقع ملک پنجاب ہوے آپ کے اس ارادہ سے جب باشندگان ناگپور واقف ہوے تو تمام وضیع وشریف شہکال عجز وزاری سے اصرار کرتے تھے کہ آپ یہان سے اور کہین تشریف نہ لیجاوین مگر آپ کلمات تسلی آمیز فرماکر بہ تعمیل امر باطن مع اپنے رفقاء کے بھنڈہ مین تشریف لائے اور تالاب کے کنارے جو آبادی بھنڈہ سے جنوب کی طرف ہے قیام فرمایا اُسی عرصہ مین بھنڈہ آباد ہوا اور عرس حضرت حاجی بابا رتن رحمۃ اللہ علیہ کا ازدحام کے ساتھ شروع ہوا چنانچہ ساتوین ماہ ذی الحجہ سے دسوین ماہ مذکور تک اجماع خلائق بکثرت رہتا تھا رفتہ رفتہ جب یہ خبر شائع ہوئی تو ایک صاحب نے رند پوشان فقراء ہنود سے کہ جنکو جوگی کہتے ہین آکر دعوی کیا کہ بابا رتن ناتھ ہمارے بزرگون مین ہین مسلمان نہین ہین جب اِس بارہ مین آپ کے رفقاء اور جوگیون کے گفتگو زیادہ ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ امر بحث سے طے نہوگا خود صاحب مزار سے رجوع کرنا چاہیے جیسا وہ فرمائین ویسا دونون فریق کو اُسکا کاربند ہونا چاہیے چنانچہ فریقین نے اِس بات کو منظور کیا اور مقبرۂ شریف کا قفل کھولدیا گیا اور جوگیون سے کہا گیا کہ اُسکے اندر جاکر دیکھو کہ کیا ہے آیا دو مزار ہین یا استھان ہے انھون نے بعد معائنہ باہر آکر ظاہر کیا کہ واقعی ہوا دو مزارون کے اور کچھ نہین ہے بعدہ جوگیون سے کہا گیا کہ اگر موجب تمہارے بیان کے

یہ تمہارے بزرگ ہین اور صاحب کمالات ہین تو اُنکو آواز دو اور اُنسے دریافت کرو جوگیون نے چند بار بابا رتن ناتھ کہکر پکارا مگر کوئی آواز نہین آئی جب آپ کے ایماء سے ایک شخص نے بابا رتن کہکر پکارا تو مزار سے آواز آئی کہ مین فدایان پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا ہون رتن ناتھ نہین ہون اس آواز سے حاضر الوقت کو حیرت اور مدعیون کو خجالت ہوئی اُس روز سے تمام ہندو مسلمان بھنڈہ اور اُس نواح کے حاجی بابا رتن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین اور اُنکے عرس مین شریک ہوا کرتے ہین اور حضرت چاندشاہ نائب نوروز سے کمال عقیدہ رکھتے ہین سال وفات چاندشاہ نائب نوروز کا اسوقت تک دیکھنے مین نہین آیا قبر شریف بھنڈہ مین ہے۔

ذکر حضرت قربانعلی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب زہد و ریاضت سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین خلیفہ و جانشین فخر علی شاہ عاشقان کمربستہ قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین آٹھ واسطون کے ساتھ حضرت سید عبد الغفور المعروف بابا کپور گوالیاری قدس اللہ سرہ العزیز سے ملتے ہین آپ نہایت منکسر المزاج خلیق الطبع تھے جو کوئی شخص آپ سے ملتا تھا اُسکو دوبارہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا سادات کرام قصبۂ بلگرام اُنکے ساتھ کمال خلوص رکھتے تھے اور ہر طرح خاطر و تواضع سے پیش آتے تھے سید یاد علی و سید چراغعلی رئیسان بلگرام نے ایکسو چھتر بیگھہ پختہ اراضی موضع برگانون مین متصل گجریا یہ آپ کے مصارف کے واسطے دی تھی اُسکو آپ نے آباد کرکے نام اُس کا امام نگر رکھا تھا گاہے وہان آپ مشغول بیاد الٰہی رہتے اور گاہے بغرض ہدایت خلق اللہ سیاحی فرماتے رہے اور آپ کے معمولات سے تھا کہ سفر و حضر مین جب آپکے تمام رفقاء صادر و وارد کھانا کھالیتے تب آپ کھاتے تھے کراماتین آپ کی اکثر معروف و مشہور ہین آپ نے ۱۲۸۹ھ مین جمادی الاول کی سترھوین تاریخ ملکن پور شریف مین انتقال کیا درگاہی شاہ اُسوقت مین حاضر تھے اُنھون نے آپ کا تابوت امام نگر مین لاکر دفن کیا اور وہان پر مقبرہ بنا اور مسجد اور باغ بنوایا آپ کی وفات کے قطعات تاریخ اکثر ہین یہان پر ایک قطعہ پر اکتفا کیا گیا۔

قطعۂ تاریخ وفات

قربانعلی شاہ کمربستہ حق آگاہ	راہی سوے فردوس چو زین دار آلام شد
سالش شد عیان از القاء الہام	قربانعلی جاے گزین محل ارم شد

۱۱۹۹ھ

ذکر حضرت ولایت علی شاہ طبقاتی مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ صاحب کشف وکرامات سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین بہت بڑے خلیق الطبع کریم النفس تھے آپکے اخلاق کی کیفیت یہ تھی کہ کبھی کسی کی دل شکستگی نکی ایکبار آپ واسطے شرکت عرس شریف جناب سید الموحدین عمدۃ الاطہار سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکنپور مین آبادی سے باہر صفدر علی شاہ عرف شیر علی شاہ کے تکیہ پر ٹھہرے ہوے تھے ایک رات چور آپ کی سواری کا گھوڑا کہ بیش قیمت تھا اور بہت اچھا تھا چرا کر لیچلے اور چاہتے تھے کہ راتون رات اُس گھوڑے کو کسی ایسی جگہ پہونچا وین کہ جہان اسکا پتہ نہ چل سکے چور ہر چند اس قسم کی کوشش کرتے تھے اور گھوڑے کو تیز چلاتے تھے مگر جب خیال کرتے تھے تو اپنے تئین سواد مکنپور سے باہر نپاتے تھے جب تھوڑی رات رہ گئی تو چورون نے اِس خوف سے کہ کہین چوری مین نہ پکڑے جائین اُس گھوڑے کو چھوڑ دیا اور اپنے آپ سب نے چلنا چاہا تو پانو ونکو شل اور آنکھون کو بے نور پایا تب اُن سبکے دلونمین یہ خیال گذرا کہ شاید یہ ہمارا حال اُن بزرگ کے گھوڑا چرانے کے سبب سے ہوا ہے اس خیال سے گھوڑے کو لیکر آپ کی خدمت مین ٹھوکرین کھاتے ہوے حاضر ہوے اور اپنی خطا پر نادم ہوکر زار زار روئے اور اُنکے قدمون پر گر کے اپنی تندرستی کے خواستگار ہوے آپنے اُنکی خطا معاف فرمائی اور یہ اقرار لے لیا کہ کبھی کسی کی چوری نکرنا اور جاؤ اس گھوڑے کو لیجاؤ کہ تمنے اسکی وجہ سے بہت تکلیف اُٹھائی ہے جو آپ نے یہ فرمایا تو وہ سب بھلے چنگے ہوکر آپکے ہاتھ پر تائب ہوے اور گھوڑے کے لینے سے بہت کچھ انکار کرتے رہے مگر آپ نے وہ گھوڑا اُنکے حوالہ کر دیا اور اُنکا انکار کرنا اس بارہ مین پسند نہین کیا سال وفات آپکا اسوقت تک دیکھنے مین نہین آیا مزار آپ کا موضع سمنبرہ واقع ملک میوات مین ہے۔

ذکر حضرت سید حیدر علی شاہ طبقاتی مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ شب بیدار تہجد گذار سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ مین خلیفہ حضرت قطب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہین تیرہ ۱۳ واسطون کے ساتھ حضرت مصباح العاشقین شیخ الاسلام والشمس مولنا حاجی مطہر

قدس اللہ سرہ العزیز خلیفہ حضرت سید الموحدین عمدۃ الاطہار سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتے ہین مولد آپ کا ملک پنجاب ہے وہان سے آپ بعد حصول شرف زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً مکن پور مین آئے اور جامع مسجد مین مقیم ہوے آپکے مزاج مین سخاوت زیادہ تھی چند بار ایسا ہی ہوا کہ آپ نے جو کچھ نقد و جنس آپ کی ملک مین تھا وہ سب راہ خدا مین فقرا و مساکین کو تقسیم کر دیا اور اپنے پاس سوائے لباس بدن کے اور کچھ نہین رکھا آپ کی عادت مین تھا کہ جو کوئی آپ کا مہمان ہوتا تھا اُسکی میزبانی و دلجوئی پوری فرماتے تھے انتقال آپکا ۱۲۹۹ھ مین ہوا قبر آپ کی مکنپور زیر مینار جامع مسجد کے جنوب کیطرف واقع ہے

قطعۂ تاریخ وفات

آشنائے قلزم فقر و فنا حیدر علی
رفت از دار الفنا چون جانب خلد برین
ہاتفِ غیبی بگفتا مصرعۂ تاریخ او
شد ز دنیا اہل باطن اہل دین جلت گزین ۱۲۹۹ھ

واضح ہو کہ باقی حالات اِس خاندان عالیشان کے مع گروہ سلاسل فقرا و مع مراحم خانادہم کتاب سیر المدار کے حصۂ دوم مین انشاء اللہ تعالیٰ لکھین گے اب اس بیان کو ہم اس جگہ ختم کرتے ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

مختصر سوانح عمری

جناب ظہیر الشعراء المعروف بہ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب ظہیری سہسوانی
مصنف کتاب سیر المدار وغیرہ

مصنفہ

جناب مولوی محمد منور خان صاحب سیکنڈ ماسٹر مشن مڈل اسکول کاسگنج ضلع ایٹہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیال تن پرستی چھوڑ فکر حق پرستی کر ۔۔ نشان رہتا نہین ہے نام رہجاتا ہے انسانکا

ہم قومی یا ملکی مشاہیر کی سوانح عمری لکھنے سے اُس مشہور باکمال ذات کو میدان گمنامی سے نکالکر عالم شہرت وبقا ہی مین نہین لاتے بلکہ ایسا کرنے مین ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہوجاتے ہین اور اُس شخص کے احسانون کا مناسب معقول اور عمدہ معاوضہ دیتے ہین اور قوم وملک مین زندہ دلی اور مستعدی کی روح پھونکدیتے ہین - جب ہم فلاسفی اوف بائگرافی یعنی سوانح عمری پر ایک غائبانہ نظر ڈالتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ بزرگون کے کارنامے ہر قوم کی ترقی کے مددگار ومتحرک ہین کیونکہ متقدمین کے اوصاف ہمارے دلون مین ایک جوش پیدا کردیتے ہین اور ہم بھی اُنکے مانند بننے کی کوشش کرتے ہین - ایسی ہزارون مثالین موجود ہین جو تاریخ کے ورق گردانی سے مل سکتی ہین کہ قومون یا اُنکے افراد نے محض بزرگون کے اوصاف سُنکر بڑے بڑے کارنمایان کئے - یونانیون مین ایک جنرل لیونیڈس گذرا ہے جسنے ایک چھوٹی سی جماعت سے دشمن کے ہزارون جرار اور جری فوج کا مُنھ پھیر دیا - کیونکہ عین معرکہ کیوقت اُسنے اپنی فوج کو مخاطب کرکے اُنکو اُنکے بزرگون کے بہادرانہ کام بتادیے - ہندوستان کے راجپوتون مین قدیم زمانہ مین رواج تھا کہ لڑائی کے وقت ایک بھاٹ اُنکے بزرگون کی بہادری کے راگ وافسانے جان پر کھیلنے والے بہادرون کو سناتا جاتا تھا - مسلمانون کے مشہور جنرل طارق نے ہسپانیہ یعنی اسپین

یا اندلس کو آناً فاناً مین فتح کر لیا جب وہ اُس ملک کے کنارہ پر اُترا تو جن جہازون مین آیا تھا اُنکو آگ لگادی اور فوج سے یون مخاطب ہوا کہ "بہادر رہو یا تو دشمن پر فتح پاؤ یا مر جاؤ" تم یہان وطن واپس جانے کے لیئے نہین آئے ہو۔ کہین ایسا نہو کہ اپنے جری بزرگون کے نام کو بٹا لگادو۔ دیکھو وہ کیسی معرکہ آرائی کرنے والے تھے۔ کیا تم اُنسے گھٹ کر رہنا پسند کرتے ہو۔ اسی طرح بہت سے مشاہیر گذرے ہین جو علوم و فنون مین محض سوانح عمری سے متحرک ہوکر شہرۂ آفاق ہوے ہین۔ طوالت کے خوف سے ہم اپنے ناظرین کو اس مورخانہ میدان کی سیر نہین کرانا چاہتے۔ اب ہمین یہ تبلادینا ہے کہ اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے

سوانح عمری کیا چیز ہے

کہ سوانح عمری کیا چیز ہے لہذا ہم اسکی حد قائم کیئے دیتے ہین۔ یہ کسی مشہور شخص کا کارنامہ ہے جو آیندہ نسلون کا رہنما اور معلم ہوتا ہے۔ اصل مین اسکے لکھنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ آیندہ نسلین اپنے بزرگون کے حالات سے سبق لین اور جانین کہ صفحۂ عالم پر اُنکی پوزیشن (رتبہ) کیا ہے پس وجوہات بالا پر نظر ڈالکر مین نے بھی ارادہ کیا کہ مین اپنے ایک مہربان دوست صفت اُستاد مولانا ظہیر احمد صاحب **ظہیری** کی ایک مختصر سوانح عمری لکھون اور اُسکو مولانا کی ایک تازہ تصنیف **سیر المدار** معروف بہ **ظہیر الابرار** کے آخر مین شامل کردون جو آج کل چھپ رہی ہے۔ اس طرح پر مین بھی مصنف بنجاؤن اور خون لگا کے شہیدون مین داخل ہوجاؤن معزز ناظرین یہ میری پہلی تصنیف ہے گو اس سے پہلے اکثر کلام نظم اور مضامین (اڑٹیکل) نثر مین چھپ چکے ہین جنکو ملک و قوم نے بہت پسند کیا اور اچھی نگاہ سے دیکھا۔ روزانہ اخبار دہلی۔ ریاض الاخبار گورکھپور۔ ادیب فیروزآباد۔ معلم نسوان دکھن وغیرہ مین میرے مضامین نکلے ہین گو مین اس قابل تو نہین کہ کچھ لکھ سکون مگر میری محبت قلبی نے مجھے بیچین کرکے اس کام کیواسطے آمادہ کردیا۔ اور مین اس کام کو شروع کرتا ہون اور اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہون۔ کیونکہ مولانا مخدوم سے اُردو شاعری کے متعلق مین نے بہت کچھ سیکھا ہے اگرچہ آخر کو مین ملک الشعرا مولانا امیر احمد امیر مینائی کا شاگرد بنگیا ہون مگر نہین نہین ہین اپنے مولانا ظہیری کو کسی طرح نہین بھول سکتا جنکے فیض اور احسانون نے مجھے بندہ بنادیا ہے۔

پیدایش

آپکی پیدایش محرم الحرام کی ساتوین تاریخ پیر کے دن صبح صادق کے وقت سنہ ۱۲۸۰ھ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۳ء عیسوی کو قصبہ سہسوان ضلع بدایون مین ہوئی۔

نام

آپکا نام نامی ظہیر احمد تخلص ظہیری کنیت ابو الطیب لقب مولانا ظہیری ہے۔

حسب ونسب | آپ کا شجرہ اور خاندانی سلسلہ جناب امیر المومنین حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے ۔ آپکے بزرگوار سبزوار ملک شیراز سے تھے اور کسی اتفاق سے ترک وطن کرکے ہندوستان مین تشریف لائے اور قصبۂ سہسوان جنت نشان ضلع بدایون مین سکونت پذیر ہوئے جو اُس زمانہ مین مرکز علم وفضل سمجھا جاتا تھا اور ابھی زمانہ گذشتہ مین بھی وہان کے لوگ فلک کمال کے ہلال نظر آئے اور ہین جنکو گورنمنٹ انگلشیہ نے بھی کمال عزت کی نگاہ سے دیکھا اور مولوی سید امیر احمد مرحوم کو شمس العلمار کا خطاب عطا فرمایا ہم خدا سے امید کرتے ہین کہ ہماری عادل گورنمنٹ جب ہمارے مولانا ظہیری کی قابلیت کو دیکھے گی تو ضرور ہی اس خطاب سے اعزاز بخشے گی ۔

لطیفہ | پُرانے بزرگون کا یہ طریقہ مدت سے چلا آتا ہے بلکہ انسان پرستی کا بھی رواج ہو گیا ہے کہ بچہ کی پیدایش کے بعد ہی کسی فرشتہ خصلت اور عبادت گذار شخص کی گود مین ۔ بچہ کو دیدیتے ہین اور اس امر کو اُس مولود کے حق مین نیک فال اور موجب خیر وبرکت سمجھتے ہین ۔

مولانا سید تاج الدین حسن | چنانچہ سہسوان مین ایک بزرگ حضرت مولانا سید تاج الدین حسن صاحب علیہ الرحمہ گذرے ہین جو حضرت شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ دہلوی کے شاگرد رشید تھے جو اپنے وقت کے قطب سہسوان کیا بلکہ قطب زمانہ سمجھے جاتے تھے یہ بزرگوار روزانہ حضرت میران سید ابراہیم صاحب نور اللہ مرقدہ کے مزار پُر انوار پر تشریف لیجایا کرتے تھے جو مولانا ظہیری کے مکان سے چند قدم کے فاصلہ پر تھا ۔ اور مولانا ظہیری کے والد کے مکان پر جنکو آپ سے کمال عقیدت تھی واپسی کے وقت ذرا آرام کیا کرتے تھے اب حسب معمول ہمارے مولانا کی پیدایش کے ایک گھنٹہ بعد تشریف لائے اور مولانا ظہیری کو آپکے والد بزرگوار نے بزرگ موصوف کی گود مین لاکر ڈالدیا ۔ بزرگ صاحب اس بچہ کو بڑے تقدس اور پیار کی نگاہون سے دیکھا کیے ۔ بڑی دیر تک اپنی زبان فیض ترجمان آپ کے مُنھ مین دیتے رہے اور یکایک خوشی کے عالم مین خود ہی فرمایا کہ میان ہمنے اسکا نام ظہیر رکھا ۔ تاریخی نام تم جو چاہو رکھ لینا ۔ خدا نے چاہا تو یہ رشک ظہیر فاریابی ہوگا ۔

(نوٹ) یہ بات بزرگ صاحب کی زبان سے ایک نیک فال یا پیشین گوئی تھی اور اب جو ہم دیکھتے ہین تو ہمارے مولانا نہ صرف رشک ظہیر فاریابی ہوئے بلکہ برتر از ظہیر فاریابی ہوئے ۔ ظہیر کے عدد (۱۱۰۵) ہین اور ظہیری کے عدد (۱۱۲۵) ہین اس طرح پر بھی ہمارے مولانا دس حصہ زاید ہین ۔ کیونکہ زمانہ گذشتہ

مین سیکڑون کیا بلکہ ہزارون مین دو ایک شخص علم وفضل مین مشہور ہوا کرتے تھے اور اُسی لحاظ سے اُنکی قدر و منزلت ہوا کرتی تھی۔ مگر آج کل علم خاص نہین رہا بلکہ عام ہوگیا اور اب سیکڑون ایسے لوگ ملتے ہین پس وہ اعزازی حد ساقط ہوگئی) یہ کہکر بزرگ صاحب تو مکان کو تشریف لے گئے۔ اور مولانا کے والد ماجد مولوی حکیم فتح محمد صاحب عرف مولانا فتح اللہ شیرازی سہسوانی جو ایک بڑے باخدا اور عارف باللہ شخص تھے اور ہمیشہ اولیاء اللہ کی خدمت کیا کرتے تھے اور مولانا سید تاج الدین حسن علیہ الرحمہ سے ایک خاص نسبت رکھتے تھے بلکہ تعلقات دنیا سے ہمیشہ نفرت رکھتے تھے اور ہر شے کو فانی سمجھتے تھے شب و روز درود خوانی مین بسر کرتے تھے باقی اوقات فقرا کی خدمت مین صرف کرتے تھے توکل مین اپنے آپ نظیر تھے۔ خداوند تعالی نے اپنی برکت کاملہ اور رحمت جلیلہ سے آپکو چھ فرزند عطا فرمائے تھے۔

مولانا کے بھائی | آپ کے بڑے بھائی کا نام ابو المجد مولانا نذیر احمد صاحب تھا جنھون نے اٹھارہ برس تک برابر تحصیل علوم عربی کیا اور مرتبۂ کمال کو پہونچے اُس عرصہ مین جناب مولوی امیر حسن صاحب محدث و مولانا شمس العلماء مولوی سید امیر احمد صاحب محدث و مولانا مولوی محمد بشیر صاحب محدث سہسوانی و مولانا عالم علی صاحب محدث مراد آبادی جو اپنے وقت کے علامہ تھے اور جو فضل و کمال مین بے نظیر تھے تحصیل علوم عربی کیا اور علم طب کی تکمیل حکیم نظام علی خان صاحب منصف اکبر آبادی سے کی اور منصف صاحب ہی کی تحریک سے آپکو ملازمت کا شوق ہوا اور نائب تحصیلدار گروٹھا ضلع جھانسی مقرر ہوئے مگر افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی اور عین عالم شباب مین ۱۲۹۶ھ ہجری مین اُسی جگہ دار فانی سے ملک جاودانی کو سدھارے آپکی تصنیفات سے ایک حاشیہ میرزاہد اور تلک عشرۃ کاملہ ہے دوسرے بھائی کا نام بشیر احمد صاحب تھا جو قدرتی طور پر فوائد جسمانی عمدہ رکھتے تھے اور اچھے پہلوان تھے۔ سپہگری اور بہادرانہ کامون مین ایک خاص دلچسپی رکھتے تھے اور اسی وجہ سے برٹش فوج مین ملازمت اختیار کی تھی مگر اُنھون نے بھی عین عالم شباب مین ۱۳۰۰ھ ہجری مین فیض آباد مین بعارضۂ ہیضہ انتقال کیا۔ مولانا کے والد کو دونون ہونہار لائق جوان فرزندون کے غم سے بہت صدمہ پہونچا جس غم نے بالکل بڈھا کر دیا تیسرے بیٹے مولانا ظہیری ہین جنکی سوانح عمری ہم اس وقت لکھ رہے ہین انسے چھوٹے بھائی حکیم نصیر احمد صاحب تھے جنھون نے عین عنفوان شباب مین اس دنیا کو خیر باد کہا اور ایک رسالہ مسمّیٰ ناطقۂ نصیری کہ انسان کے جسم مین کیا بولتا ہے اپنی تصنیف سے یادگار چھوڑا۔ اس صدمۂ جانکاہ سے آپکے والد ماجد مین سکت باقی

نہ رہا اور دونون بڑی بیٹیون کا غم ازسرنو تازہ ہوگیا آخرکار ہجوم غم و الم کی تاب نہ لاکر خود بھی پچھتر برس کی عمر مین سلاسلہ ۱۳۱۶ ہجری روز سہ شنبہ صبح صادق کے وقت ۲۴ شوال المعظم کو عالم قدس کو سدھارے آپ کا مزار سہسوان مین زیارت گاہ خلایق ہے اور مولانا ظہیری ہر سال عرس کیا کرتے ہین آپ کی تصنیف سے طب مین ایک کتاب مجموعۂ نسخہ جات نادرہ مطبوعہ میور پریس دہلی ہے یہان تک ہمنے آپ کے تین بھائیون کا ذکر کیا ہمارے مولانا سے چھوٹے دو بھائی اور بھی ہین جنکے ذکر سے بھی ہم باز نہین رہ سکتے ان دونون کا نام حکیم دبیر احمد صاحب و ضمیر احمد صاحب ہے جو بہت ذہین اور کاروبار دنیا کے لیے بہت موزون ہین اور اپنے بڑے بھائی یعنی ہمارے مولانا کے فرمان بردار اور جوان صالح ہین - اب ہم پھر ناظرین کو اپنے مولانا کے حالات کی طرف متوجہ کرتے ہین آپ کا تاریخی نام **غلام جبّار** ہے -

مولانا کی ابتدائی تعلیم و تربیت | چونکہ مولانا کے والد پُرانے خیال کے آدمی تھے اُنھون نے پُرانی ہی ڈھنگ کی تعلیم اس ہونہار فرزند کے لیے روا رکھی اور بعد بسم اللہ خوانی کے جو عام اہل اسلام کا دستور ہے آپ کو ایک لائق حافظ سید افتخار حسن صاحب سہسوانی کے سپرد کیا -

مرض چیچک | مگر اسکے تھوڑے عرصہ بعد مولانا عارضۂ چیچک مین مبتلا ہوگئے اور کچھ ایسی خرابی واقع ہوئی کہ دو سال تک اس مرض مین مبتلا رہے تعلیم بھی کچھ یون ہی سی ہوئی مگر حافظ صاحب موصوف کی توجہ سے نو برس کی عمر مین آپ کو حافظ بنا دیا - مولانا کی قوت حافظہ قدرتاً بہت زبردست تھی جس سال آپ نے کلام مجید ختم کیا اُسی سال سنا بھی دیا اور ایک شبینہ بھی پڑھا - بعد حفظ قرآن کے آپنے ابتدائی کتابین اپنے بڑے بھائی مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم سے پڑھین بعد اسکے مظفر الدولہ شمس العلماء مولوی سید امیر احمد صاحب سہسوانی کے آپ سپرد کیے گئے اُسوقت سے آپکی زبان عربی کی تعلیم شروع ہوئی مگر کچھ عرصہ بعد اتفاق سے مولوی صاحب موصوف بوجہ ملازمت کہین تشریف لے گئے تو مولانا کے والد ماجد نے جو اپنے فرزند کو زمانہ کے موافق تعلیم دلانا چاہتے تھے اور وطن مالوف مین تعلیم کا مہیا ہونا نہ پاکر آپ کو کہین باہر لے جانے کا ارادہ کیا -

مولانا کا بدایون جانا | چنانچہ مولانا کے والد آپ کو حضرت تاج العلما جناب مولانا قاضی علی احمد صاحب محدث بدایونی کی خدمت بابرکت مین خود لیکر حاضر ہوئے - بدایون جاتے وقت ہمارے مولانا کو حضرت سید تاج الدین حسن صاحب مذکور الذکر نے تشریف لاکر رخصت کیا اور پیٹھ ٹھونک کر فرمایا کہ

اے نور نظر خداے تعالیٰ تجھکو دین و دنیا مین نام آور کرے اور بجاے ظہیر فاریابی کے ظہیر سہسوانی مشہور ہو۔ محدث علی احمد صاحب بدایونی جو عمائدین بدایون سے ہین علاوہ تقدس ذاتی کے آپ کو علوم و فنون سے ایک خاص دلچسپی ہے اور انھین کامون مین اپنی اوقات عزیز کو صرف کرتے ہین ہمارے مولانا کو بڑی خوشی سے اپنی شاگردی مین لیا۔ تھوڑے ہی عرصہ مین مولویصاحب موصوف کی عنایت اور طرز تعلیم نے اور ہمارے مولانا کی ذہانت نے اثر دکھلایا اور آپ اب ہاتھ پانون اپنے نکالنے لگے۔ اس موقع پر ہم یہ بھی کہنا مناسب سمجھتے ہین کہ ہمارے مولانا کو ابتداے عمر سے غور و خوض و تجسس کا ایک خاص مادہ تھا کیونکہ قدرت نے تحقیقات اور چھیڑ چھاڑ کا مادہ مولانا کو نسبتاً اور بچون سے زیادہ عطا کیا تھا جو تحصیل و تکمیل علم کیواسطے ایک سچا ہیرا ہے (نوٹ) یہان مین ضمناً یا بطور جملہ معترضہ کے ایک علمی مسئلہ اختصار کے ساتھ حل کرنا چاہتا ہون کہ قدرت نے یون کہو کہ خدا نے ہر انسان کو عقلی ذہنی طبعی دماغی اور اخلاقی قوای عطا کیے ہین اور وہ سب انسان کی اس چھوٹی سی کھوپڑی مین رکھ دیے ہین جیسا کہ علم فرنیالوجی یا دماغی تحقیقات سے ثابت و ظاہر ہوتا ہے گو ہر شخص کو تمام قواے یکسان نہین دیے۔ ایک شخص کو ایک قوت دوسرے شخص کی نسبت زیادہ عطا کی ہے۔ پس جس بشر مین جو قوت زیادہ ہوتی ہے وہی اپنے ظہور سے اس شخص سے اپنے ہی موافق کام کراتی ہے مثلاً ایک شخص مین نیکی کرنی کی قوت زیادہ ہے تو وہ نیکی زیادہ کریگا۔ دوسرے مین بدی کا مادہ زیادہ ہے تو وہ بدی زیادہ کریگا۔ گویہ قواے کسب یا مسلسل مشق سے زور پکڑ جاتے ہین مگر پیدائش کی نسبت کمزور رہتے ہین) مولانا کا بچپن اور بچون کی طرح سے نہین گذرا تھا کیونکہ آپ کے والد ماجد وقت عزیز کی قدر جانتے تھے اسی وجہ سے انکو بچپن ہی سے تحصیل علم مین مشغول رکھا یہ تو ہم کہہ ہی چکے ہین کہ مولانا مین تجسس اور چھیڑ چھاڑ کا مادہ زیادہ تھا۔ پس طالب علمی ہی مین انکو ایک عمدہ موقع ہاتھ آیا زمانہ کی پر آشوب حالت چاہیے کچھ ہی سہی یہ موقع چھیڑ چھاڑ کا مسئلہ تفصیل مین تھا۔

تحفۃ الاخیار اُسی زمانہ مین آپ نے بھی ایک رسالہ بنام تحفۃ الاخیار شایع کیا جسمین آپ نے صرف ایک سوال قایم کرکے اکثر علماء ہند و عرب سے تصدیق چاہیے لہذا وہ سوال بھی ہم بغرض دلچسپی ناظرین یہان درج کرتے ہین اور یہ دکھانا چاہتے ہین کہ مولانا کے خیالات ذہانت اور استعداد زمانہ طالب علمی مین کیسے تھے۔

سوال تحفۃ الاخیار مطبوعہ انوار محمدی لکھنو صفحہ ۲ و ۳ مین ہے کہ (عام اہلسنت و جماعت خاص مریدان خاندان عالیشان قادریہ و چشتیہ وغیرہ کو واضح ہو کہ رسالہ عقاید ظہیری و دیگر رسائل عقاید اہلسنت مین عموماً اور

تفصیل حضرات شیخین وفضل عرفانی حضرت علی مرتضیٰ مین خصوصاً مطابق عقیدۂ اہلسنت کے ہین اور یہی عقاید جملہ اسلاف کرام رحمہم اللہ تعالےٰ کے سنے اور تعلیم پائے بلکہ یہی عقاید جمہور محدثین کے دیکھے ۔ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی سیف مسلول سے صاحب تصحیح المسائل ردمائۃ مسائل نے لکھا ہے ۔ بعضے از اکابر اولیاء اللہ را بکشف صحیح کہ یکے از اسباب علم است وسابق در اسباب علم مذکور شد امام را معنی دیگر ظاہر گشتہ وآن آنست کہ فیوض وبرکات کارخانہ ولایت کہ از جناب الٰہی بر اولیاء اللہ نازل میشود اول بر یک شخص میشود وازان شخص قسمت شدہ بہر یک از اولیاء عصر موافق مرتبہ وبحسب واستعداد او ولی میرسد وہیچکس را از اولیاء اللہ بے توسط او فیضے نمیرسد وکسے از مردان خدا بے وسیلہ او درجہ ولایت نمی یابد اقطاب جزئی واوتاد وابدال ونقباء ونجباء وجمیع اقسام اولیاے خدا بوے محتاج می باشند صاحب این منصب عالی را امام گویند وقطب الارشاد بالاصالۃ نیز خوانند واین منصب عالی از وقت ظہور آدم علیہ السلام بروح پاک علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ مقرر کرد ۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ تحفہ اثنا عشریہ اور تفسیر فتح العزیز مین تحت تفسیر وتعیہا اذن واعیہ فرماتے ہین کہ حضور مرتضوی خاتم خلافت مطلقہ انبیاء فاتح باب ولایت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور تمام سلاسل اولیاء اللہ کے آپ ہی کی طرف منتہی اور واصل ہوتے ہین اور جیسے حضرات شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما درباب مراتب خلافت اتم واکمل ہین اسی طرح آپ اس بارہ ولایت مین اتم واکمل ہین چونکہ بعض ناواقف میرے عقائد مین مخالف جمہور متکلمین وآئمہ تصوف وکلام کلام کرتے ہین بلکہ بعض دشمنی مجھپر افترا کرتے ہین لہذا بمصلحت دینی مناسب معلوم ہوا کہ متوسلان خاندان عالیشان قادریہ وچشتیہ وغیرہ خالصاً لوجہ اللہ یہ امر صاف تحریر فرمادین کہ میرا عقیدہ مثل عقائد اکابر خاندان قادریہ وچشتیہ وجمہور اہل سنت رحمہ اللہ کے ہے یا نہین اور تفصیل ولایت حضرات شیخین رضی اللہ عنہم ہے یا نہین بینوا توجروا ۔ فقیر ظہیر احمد شاہ الحنفی الصدیقی القادری الچشتی السہسوانی ولد مولانا فتح محمد صاحب رئیس سہسوان ضلع بدایون ۔ چنانچہ اسپر بہت سے علماء ہند وعرب نے آپ کے عقاید کی بابت تحریر فرمایا جو بوجہ طوالت قلم انداز کردیا گیا ۔ اور نیز اس وجہ سے کہ اس سے کوئی تعلق نہ تھا چونکہ ہمارا منشا مولانا کی سوانح عمری لکھنے کا ہے نہ کہ مولانا کی تصانیف کا نقل کرنا اور یہ ذکر کرنا بھی ہمنے اسوجہ سے مناسب سمجھا کہ ہمکو مولانا کی ابتدائی تصانیف مین یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات جو لوگ دنیا مین نام آور ہونیوالے ہوتے ہین انکی ابتدا ہی سے ایسے خیالات ہوتے ہین ۔ ترقی کا راستہ کسی زمانہ اسی سلطنت کسی ملک کے واسطے مخصوص نہین کیا گیا بلکہ کھلا رہا اور عام تھا ۔ یہ کسی خاص ملک قوم یا بشر کی

میراث نہین بلکہ کل بنی آدم اسکے مستحق اور ہم حقوق وارث ہین - وہ چاہین توجس درجہ جس حدتک چاہین ترقی کرین اور کرسکتے ہین جو لوگ مشاہیر ہوئے ہین انکے ابتدائی حالات کچھ زیادہ حیرت انگیز اور دلچسپ نہین تھے ہان لیکن انکے خیالات اُنکے چال وچلن اور انداز ایسے ضرور ہوگئے ہین اور یہی باتین ہمارے مولانا کو کارخانۂ قدرت سے عطا ہوئی تھین جنکا ظہور آپ کی ذات مین ابتدائے زمانہ ہی سے ہونے لگا تھا -

پہلی تصنیف اسلامی دنیا مین آپ نے جو پہلی تصنیف کی "ایک چھوٹا رسالہ عقائد ظہیری کا" تھا جو آپ نے ضرورتاً اور مصلحتاً لکھا تھا ہمارے خیال مین اس تصنیف کا خاص منشا مولانا کے نزدیک یہ تھا کہ مین لوگون کا حسن ظن حاصل کرون اور اپنے کو قوم مین باولہ یعنے ہر دل عزیز بناؤن اور یہ بھی جتاؤن کہ کون ہون اور کیا کرسکونگا کیونکہ قدرت نے تو آپ کو اس کام ہی کے واسطے بنایا شروع آبادی سہسوان سے اسوقت تک بلکہ ضلع بدایون کیا تمام روہیلکھنڈ مین تصنیفات مین آپ کو پہلا نمبر ملنے والا تھا حاسدین جو کچھ چاہین حسد سے اپنا منھ جھلسائین اہل سہسوان آپ کی ذات پر جو کچھ فخر کرین بجا و درست ہے -

نظم سے دلچسپی ہمارے مولانا کو ہمیشہ سے نظم سے دلچسپی رہی اور بچپن سے آپ کو شعرخوانی سے شوق رہا یہ مادہ بھی آپ کو کارخانہ قدرت سے عطیہ کے طور پر بخشا گیا تھا - درحقیقت شعرفہمی و شعرگوئی دونون باتین مشاہیر بننے کے لیے اعلے مقاصد اسباب مین سے ہین کیونکہ فن شاعری مین مدلل طویل اور منتشر مضامین مختصر و دلکش طریقہ مین صورت پکڑتے ہین اور سامعین وناظرین کی طبایع پر مقناطیسی اثر دکھلاتے ہین آپ نے پہلی نظم جو لکھی وہ یہ رباعی تھی جو رسالہ عقاید ظہیری مین درج ہے -

رباعی - جب محمد کا دل سے نام لیا + جسنے سب حمد کو تمام کیا + سمجھے اُسکو ظہیری ہم سب حق + جو محمد نے ہے کلام کیا

مولانا مجھسے خود فرماتے تھے کہ جب یہ رباعی لکھی تھی تو مجکو اسدرجہ مسرت تھی کہ گویا ہفت اقلیم کی سلطنت میرے قبضہ مین آگئی اور یہ قدرتی نظام تھا کہ اس رباعی مین حمد ونعت کے دونون پہلو نکلتے تھے مارے خوشی کے مین اس رباعی کو حضرت قدوۃ السالکین یگانۂ آفاق مولانا سید محمد دلدار علی شاہ صاحب مذاق بدایونی کے حضور مین لیگیا اور حضرت کو یہ رباعی سنائی حضرت نے بہت پسند فرمائی اور حضرت سے نسبت تلمذ اختیار کی -

سچ ہے جو کام خدا کا نام لیکر کیا جاے تو کیونکر اچھا نہ ہو اور اُسمین ترقی وکامیابی کسطرح نصیب نہ ہو یہ رباعی گویا باب فن شاعری کی کنجی تھی کہ بعد مین مولانا نے فن شعرگوئی مین کمال درجہ کا ملکہ حاصل کرلیا تھا کہ مجھے خود اکثر موقعون پر امتحان اور جانچ کا موقع ملا - آپ کا ذہن رسا اور ذکی طبیعت ایسی واقع ہوئی ہے کہ آپ

فی البدیہہ شاعر کہلانے جانے کے مستحق ہین۔

آپ فی البدیہہ شاعر ہین چنانچہ کاسگنج مین کئی سال گذرے حضرت داغ دہلوی کے ایک تیغی باز شاگرد مولوی نظام الدین صاحب عشق کرانوی ملازمت کے سلسلہ سے آئے۔

کاسگنج کا مشاعرہ یہان اُنھون نے ایک مشاعرہ قائم کیا اور اپنے پیر بھائیون کی قدر و حوصلہ افزائی مین جنکی ایک معقول تعداد تھی بہت کوشش وہمدردی دکھلائی۔ باقی اور لوگ جو شعر و شاعری سے مذاق رکھتے تھے اور اچھے شعر کہہ سکتے تھے اُنپر پھبتیان اُڑائین اور وہ لوگ جو ٹوٹی پھوٹی نظم لکھ لیا کرتے تھے اُنکے حوصلہ اپنی لنترانیون سے پست کردیے اور جسکو جو چاہا کہہ سنایا۔ اتفاقاً ہمارے مولانا نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھکن پور کے ملنے کو گئے ہوے تھے خاص میرے پاس حسب معمول بدایون جاتے ہوئے تشریف لائے اور ایسے موقع پر کہ مین خود مشاعرہ مین اپنا کلام پڑھنے کو گھر سے چلا تھا کہ مولانا گاڑی مین چلے آرہے ہین سلام و مصافحہ کے بعد مشاعرہ کا نام سنتے ہی میرے ساتھ ہوتے اور مکان مشاعرہ پر جا پہونچے لوگون نے جو آپ سے واقف تھے آپکو بڑی تعظیم سے لیا اور تکریم سے بٹھلایا۔ مشاعرہ بھی فوراً ہی شروع ہوگیا اور اصحاب نے اپنا اپنا کلام پڑھا کہ میر مشاعرہ مولانا سے اسطرح مخاطب ہوے کہ حضرت آپ بھی کچھ فرمائین۔ آپ نے طرح مشاعرہ دریافت کی اور فی البدیہہ شعر تصنیف فرماتے پھر کیا تھا سارا میدان آپ کے ہاتھ تھا اور واہ وا اور سبحان اللہ کے نعرہ بلند تھے اور لوگ میان عشق کی شاعری سے دست بردار ہوکر مولانا کی طرف جھک پڑے چنانچہ دو اشعار اُس موقع کے جو مولانا کے اُسیوقت نتیجہ طبع رسا تھے بغرض دلچسپی ناظرین ہدیہ ناظرین کرتے ہین طرح مشاعرہ۔ برق سے ہے بیتاب میرے دلکو لرزان دیکھکر۔ مولانا فرماتے ہین۔ غزل۔

دشت غربت مین کہون کیا مجکو حیران دیکھکر
آبلے رو رو پڑے خار مغیلان دیکھکر

گیسوؤنکے جال سے چھٹنے نہ پائے تھے ابھی
اور اُلجھن ہوگئی زلف پریشان دیکھکر

مر بھی جانے دو کہ قصہ ہوگیا سب پاک و صاف
کیون پریشان ہوتے ہو گنج شہیدان دیکھکر

یہ کسے امید ہے مرکر ملے گا وصل یار
خاک مین مل جاینگے آفت کے سامان دیکھکر

امتحان دکھلا تو دو دن مین آہ سوزان کا مگر
صاعقہ گر گر پڑے گا مجکو نالان دیکھکر

آہ کا ہر دم تقاضا ہے کہ دے رخصت مجھے
صبر کہتا ہے ٹھہر دشت و بیابان دیکھکر

شوق کہتا ہے خیال پردہ داری تا بہ کے
دلکو کیون کھویا کسیکی چشم فتان دیکھکر

کسطرح حسرت نکل جائے دل مایوس کی ❊ ناشکیبا سے شکیبا کیا ہو پیمان دیکھکر
شوق کو کس مرتبہ ہے اشتیاق اضطراب ❊ دل مین آتے ہین مرے کیا تمکو ارمان دیکھکر
صورت بیصورتی کے سبکو معنے کھل گئے ❊ آپکی صورت کو دیکھا ہمنے قرآن دیکھکر
پرزہ پرزہ اڑگئے جوش جنون سے جسم کے ❊ دھجیان مجھ زار کی دامن کو جولان دیکھکر
جوش اشک شور نے کیا کیا نمک چھڑکا مگر ❊ بنگئی آنکھین وہان پر زخم خندان دیکھکر
مشتعل ہو گئین سینہ سے روکا جسقدر ❊ میری آہین مجکو حیران اور نالان دیکھکر
ہائے مجھ دل بستہ کی نکلی نہ کوئی آرزو ❊ حسرتین دل کی مری محبوس زندان دیکھکر
پتلیان پردہ کرین آنکھون مین آئیگا وہ شوخ ❊ تم ظہیری کہ ندینا راز پنہان دیکھکر

دہلی کا قیام ایک مرتبہ آپ حکیم رضی الدین احمد خان صاحب بہادر فیلو پنجاب یونیورسٹی رئیس دہلی کے یہان قیام پذیر تھے اُس زمانہ مین سید احمد علی برادر سید محمد علی جج کی شادی سید محمد میر کے یہان درپیش تھی برات کے روز تمام دہلی کے عمائد شل مولوی محمد سمیع اللہ خان صاحب بہادر جج و مولوی اکرام اللہ خانصاحب وخان بہادر ڈپٹی الٰہی بخش صاحب وغیرہ تشریف لائے ہوے تھے اور حکیم صاحب موصوف کے مکان مین برات کا قیام تھا اتفاق سے نواب شجاع الدین خانصاحب تابان نبیرۂ نواب ضیاء الدین احمد خانصاحب رئیس دہلی اپنی ایک غزل تازہ حکیم صاحب موصوف کے سنانے کو لائے اور مجمع عام مین وہ غزل پڑھی گئی اتفاق سے ہمارے مولانا صاحب بھی اُسوقت موجود تھے آپکو تاب ضبط نہ رہی برجستہ غزل لکھکر سنائی جو وکیل ہند دہلی مین چھاپی گئی نواب صاحب کی غزل استاد ذوق کی غزل پر تھی جسکا مطلع یہ ہے ؎ یہ جانتے تو نہ باتون کی تجھسے خو کرتے ۔ ترے خیال سے پہرون ہی گفتگو کرتے ✚ ہمارے مولانا فرماتے ہین ۔ غزل ۔

تمھارے رند جو مستانہ آرزو کرتے ❊ حضور پیر مغان بیعت سبو کرتے
جو پاتے محفل حال چمن مین بو تیری ❊ ہزار رنگ سے غنچہ صدائے ہو کرتے
دماغ غنچہ کو پاتی جو روح زار اپنی ❊ بہار باغ کی ہم سیر شل بو کرتے
جو پیش روے صنم اذن سجدہ پاتے ہم ❊ ہزار چشمۂ خورشید سے وضو کرتے
وہ ہونٹھ کاٹتے دست زنان مصر کیطرح ❊ جو آپ یوسف مصری سے گفتگو کرتے

نگاہ سوز نہ ہوتی جو آتش جلوہ	ترے جمال کی لو سے پھر آرزو کرتے
نہ چھانتے کبھی ہم خاک راہ دیر و حرم	جو جانتے تو تری دل مین جستجو کرتے
تمھاری لو سے ہے دل رشک وادی ایمن	چراغ طور کی کس دل سے آرزو کرتے
نکرتے غیرون مین بدنام اپنے یوسف کو	نظر کے تار سے دامن کو ہم رفو کرتے
جو پیتے بادۂ منصور کو ظہیری ہم	تو آج دھوم اناالحق کی چار سو کرتے

اس غزل پر تمام دہلی مین ہمارے مولانا کا سکہ بیٹھ گیا اور بڑے بڑے اکابرین نے مولانا کی دعوتین کین آپ کی شاعری مولانا نے متعدد دیوان لکھے اور آپ کی عنایت سے بہت لوگ شاعر بنگئے یعنے اکثرون نے آپ سے دیوان لیکر اپنے نام سے چھپوا دیے۔ خاص آپکے نام سے بھی دو ایک دیوان شائع ہوئے ہین آپکا کلام پاکیزہ صنایع و بدایع۔لوازمات و ضروریات شاعری۔تلیحات و صفات تشبیہات اور استعارون سے مرصع ہے بندش الفاظ و مضامین بھی اعلی درجہ کے ہوتے ہین موشگافیان اور رمز و کنایہ تو بلا کے شوخ چلبلے اور دلربا ہین۔تصوف مین۔توحید مین۔نعت و منقبت مین۔عاشقانہ ڈھنگ مین حقیقت و معرفت مین۔قدرتی مناظر کی تعریف مین مناظرہ و مکالمہ مین۔نیچرل و قومی شاعری مین خوب لکھتے ہین کلام فصیح۔بلیغ۔صاف ستھرا روزمرہ اور محاورہ اور بول چال پیاری سب ہے۔غزل مثنوی قطعہ و رباعی مرثیہ و قصیدہ۔ترکیب بند و مسدس و مخمس الغرض آپ خوب لکھتے ہین اور شعر پڑھنے کا ڈھنگ تو عجیب ہوش ربا ہے جبکا سامعین کے دل پر ایک خاص اثر ہوتا ہے۔

آپکے پیر و مرشد۔اس موقع پر ہمکو یہ بھی بتا دینا مناسب ہے کہ اُسی زمانہ طالب علمی مین آپ کی طبیعت فقر کی جانب متوجہ ہوئی اور عالم علوی کی ہوس اور اُسکے مکاشفات کی جستجو ہوئی چنانچہ اسیوجہ سے آپ نے حضرت مولانا سید دلدار علی صاحب مذاق بدایونی نور اللہ مرقدہ دست حق پرست پر جو آپ کے اُستاد قاضی علی احمد صاحب کے پیر و مرشد تھے بیعت اختیار کی۔یہ وہ زمانہ تھا کہ جب ماشاءاللہ سے آپکا سن بارہ برس کا تھا۔پھر شاعری بھی آپ نے اپنے پیر و مرشد سے سیکھی۔

سیر و سیاحت آپکو اسی وجہ سے سیاحی کا شوق بھی پیدا ہوا اور ہندوستان کے بہت سے شہر دیکھا دورہ کیا اور اکثر مزارات اولیاء اللہ سے آپنے استفاضہ حاصل کیا جسکے اثر کو مولانا کا دل جانتا ہے جب لانا سترہ برس کے ہوے تو پھر بدایون آگئے۔

مولانا کی شادی اور آپ نے اپنے پیرو مرشد کی اجازت سے شادی کر کے بدایون مین سکونت اختیار کی اور شغل تصنیف و تالیف اختیار کیا یہ وہ زمانہ تھا کہ مسلمانون مین مشاعرہ سے بڑھکر اور کوئی عمدہ ترین اور معزز شغل اظہار لیاقت و علم۔ زندہ ولی و دل بہلاؤ۔ دلچسپی و دل لگی کا نہین تھا بدایون کیا ہر قصبہ و ہر شہر مین مشاعرے ہوا کرتے تھے بلکہ روسا و امرا کے یہان شاعر نوکر رکھے جاتے تھے۔

آپ کی ملازمت چنانچہ آپ نے بھی جناب مولوی نذیر الدین احمد صاحب رئیس شیخوپور ضلع بدایون کی ملازمت اختیار کی اور مختلف علوم و فنون مین کتابین لکھین جن مین اکثر معرض طبع مین آئین انھین مین سے ایک کتاب نغمہ منطق میری نظر سے بھی گذری ہے۔ اس ملازمت کے بعد آپ نے اور کوئی ملازمت اختیار نہین کی۔

آپ کی بڑھتی شہرت چونکہ آپکی لیاقت اُسوقت سے پہلے اظہر من الشمس ہو چکی تھی اور روسا بھی آپ کی جانب مائل ہو گئے تھے اکثرنے مختلف علوم و فنون آپ سے سیکھے۔ پانچ سال تک آپنے صرف تصنیف و تالیف پر بسر اوقات کی۔

بڑے بھائی کا عطیہ آپکو سن شعور پر پہونچتے ہی اسبات کی فکر ہوئی کہ مین کون سا طریقہ زندگی اختیار کرون جس سے بسر اوقات بھی ہو اور بقاے نام بھی نصیب ہو۔ مین آرام بھی کرون۔ اور آفتاب فلک بھی بنکر چمکون۔ اس فکر مین آپ اکثر کیا بلکہ بیشتر مستغرق رہا کرتے تھے کہ آپ کے بڑے بھائی مولوی نذیر احمد صاحب نے آپکو ایک کتاب قلمی زمانہ طالب علمی ہی مین دی اور کہا کہ تم اُسکو بعد ختم تعلیم دیکھا کرنا اور اُسکے جواہرات کی قدر کرنا۔ اسکے خزانہ کو رائیگان نکرنا۔ بلکہ اسکی باتون پر عمل کرنا۔ دیکھو یہ تمھارے آیندہ زمانہ کی رہبر۔ تمھاری آبرو سنوارنے والی۔ تمھین بڑھانے اور چمکانے والی۔ تمھین معزز و ممتاز بنانے والی ہے۔ اُس کتاب کا نام کیا تھا۔ اور وہ کس مضمون پر تھی۔ ہمین یہ ہی بتادینا مناسب ہے۔ حضرات اسکا نام (عقل) تھا اور اُس مین عقل کے اقسام کا بیان اور بحث تھی۔ وہ علم فلسفہ کے متعلق تھی اور اصل مین کسی بڑے بھاری فلاسفر (فلسفی) کی تصنیف سے تھی اُسمین لکھا تھا کہ عقل کی بہت سی قسمین ہین۔ اُن مین سے کون سی عقل انسان کو اختیار کرنی چاہیے۔ (نوٹ) علم فلسفہ جسکو علم حکمت بھی کہتے ہین بڑا زبردست علم ہے تمام علوم و فنون اُسکی شاخین ہین۔ اسکی حد و تعریف بہت سے لوگون نے لکھی ہے

جو بہت لمبی چوڑی ہے مگر ہمارے خیال مین سیدھی بات یہ آتی ہے کہ علم فلسفہ عقلی دلائل کا مجموعہ ہے جو نقلی دلائل سے خوب سمجھ مین آسکتا ہے جسوقت سے آپکو یہ کتاب ملی تھی آپ نے اُسے دیکھنا شروع کر دیا تھا۔

مطالعہ کا ڈھنگ آپ کا مطالعہ کرنے کا ڈھنگ بھی اور لوگون سے جدا ہے آپ تنہائی مین اکثر مطالعہ کرنا پسند کرتے ہین اور اُسمین ہمہ تن مصروف ہوجاتے ہین خیال بالکل کتاب کیطرف رہتا ہے زیادہ تر مطالعہ آپ شب کو کرتے ہین اور بہسین گذر گئین کہ آپ دو تین گھنٹے سے زیادہ رات کو سوتے ہی نہین۔ اور جو بات مفید مطلب ملتی ہے نوٹ کر لیتے ہین کتاب عقل مین منجملہ اور بحثون کے ایک یہ بھی بحث تھی کہ ایک عقل خدا نے رفارمرون (مصلحان) کو دی ہے کہ وہ لوگ پبلک اور ملک و قوم سے بقاے دوام کا سارٹیفکٹ حاصل کر کے ہمیشہ کے لیے زندۂ جاوید ہوجاتے ہین کیونکہ اُنکے کام صدیون کیا بلکہ ختم دنیا تک یاد رہین گے۔ وہ انسانی ہستی کی تکمیل کا اعلیٰ ذریعہ۔ اعلیٰ وکیل۔ بڑے مددگار ہوتے ہین ۔ اُن سے بڑھکر کیسکی ڈیوٹی مشکل نہین۔ بھلا جو لوگ ملک کے ملک اور قوم کی قوم کا کایا پلٹ کر دین خیالات بدل دین۔ اصلاح کر دین۔ بُرون کو اچھا بنا دین۔ جاہلون کو عالم بنا دین۔ وحشیون کو شائستہ کر دکھائین کیونکر بڑی سی بڑی عزت کے مستحق نہون۔ جو دوسرون کو فوائد آرام و آسایش بہتری و بہبودی فلاح دینے کے واسطے اپنی جانون کو خطرے مین ڈالین اور جانین تک گنوا دین۔ کیونکر سرتاج قوم نہ مانے جائین۔ ایک عقل سلاطین کو دی ہے جس سے انتظام سلطنت کا تعلق ہے۔ ایک عقل اوسط درجہ کے لوگون کو دی ہے جنکی عمرین کھانے پینے مین گذر جاتی ہین اور مثل حیوانات کے مرجاتے ہین۔ اور اسیطرح اور دیگر اقسام عقل کا بیان تھا۔ آپ سوچا کرتے تھے کہ کون سی عقل اختیار کرون آخر کار سوچتے سوچتے آپ نے رفارمرون کی زندگی پسند کی اور اسی پر کاربند ہوئے۔

توکل اور آزاد مزاجی آپ کو جیسے اور باتین قدرت کی طرف سے دی گئی تھین توکل بھی دیا گیا تھا۔ اور جب آپ نے شیخوپور مین ملازمت کی تھی تو وہ بھی احباب کے اصرار سے تھی مگر اُسمین بھی آزاد مزاجی تھی۔ چونکہ یہ مادہ آپ کو خلقی تھا یہ سب باتین اور طلب علم و خواہش بقاے نام اور رفارمنگ لائف کے خیالات نے مل کر آپکو یہان تک بے چین بنایا کہ آپ نے ملازمت ترک کر دی اور دل مین قطعی یہ فیصلہ کر لیا کہ بغیر ملازمت کے انسان جس نوع پر چاہے اپنی تمام زندگی ختم کر سکتا ہے۔

تصنیف وتالیف کا مستقل شغل آپ نے بلا تکلف تصنیف وتالیف پر کمر ہمت چست کی۔ اسوقت مولانا کا سن شریف چالیس برس کا ہے اور آج سے سولہ سترہ برس گذرے صرف اسی پر گذر اوقات ہے آپ کے کئی بال بچے ہین بخوبی فراغت وآسایش سے گذر فرماتے ہین۔ گو اب دو تین سال سے سرکار رامپور خلد اللہ ملکہ کے یہان سے کچھ وثیقہ مقرر ہوگیا ہے اور نواب محمد اسحاق خانصاحب بہادر مدار المہام ریاست رامپور کی عنایتون نے آپکو مطمئن کر دیا ہے جس سے امید ہے کہ مولانا کی تمام عمر اسی شغل مین اچھی طرح ختم ہوجاے اور مولانا کو دوسر یکا دست نگر نہ بنائے۔ اس فیصلہ کے بعد جو پہلی تصنیف آپکی ملک مین نکلی وہ ایک تصوف کا رسالہ تھا جسکا نام مقالات ظہیری ہے اور جو مطبع انوار محمدی لکھنؤ مین چھپا ہے۔ ملک مین اُسکی طرف بہت سی نگاہین پڑین۔ اور ہاتھون ہاتھ لوگون نے اُسکو بڑی قدر سے لیا۔ پھر کیا تھا آپ نے بہت سے چھوٹے چھوٹے رسالے تصنیف فرمائے اور اُن سے فائدہ اُٹھایا۔ ایک دفعہ آپ نے کنوین کے مسائل کی بابت بھی ایک رسالہ کتاب البیر لکھا اور مفت قوم مین تقسیم کیا اسی طرح اذکار ظہیری۔ رویت ہلال چاند دیکھنے کے مسائل مین تحیۂ دعوت قصیدۂ غوثیہ کی زکوۃ مین اعتصام البرکات وغیرہ غرضکہ مختلف رسائل لکھے۔ اب آپکو مبسوط کتابون کے تراجم اور تالیف کا شوق ہوا اور آپ نے مختلف علوم کی کتابین تصنیف وتالیف کین۔

آپ کی تصنیفات وتالیفات آپ نے اسوقت تک ۴۸۔ کتابین لکھی ہین جن مین سے قریب ۲۰ کتب کے چھپ چکی ہین بعض بعض کتابین بہت زیادہ تعداد کی چھپی ہین۔

اب ہم تطییب الاخوان بذکر علماء الزمان ملقب بہ تذکرۂ علماے حال مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب نگرامی مطبوعہ مطبع نولکشور لکھنؤ صفحہ ۴ ۳ و ۳۵۔ سے آپکا تذکرہ وحال تصانیف لکھتے ہین کہ (مولوی حافظ حکیم شاہ ظہیر احمد صاحب سہوانی بدایونی ولادت آپکی بمقام سہوان ۱۲۷۶ ہجری مین ہوئی۔ مدت دس سال مین مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی سے علوم متعارفہ حاصل کرکے مرتبۂ تکمیل کو پہونچے۔ تصانیف آپ کی یہ ہین۔ تحقیق الروح۔ رسالہ عقائد۔ تحفۃ الاخیار۔ دیوان نعت۔ دیوان عاشقانہ۔ مضمون ندوہ مضمون کانفرنس۔ تریاق ظہیری۔ مختصر ظہیری۔ منتخب ظہیری۔ شرح ماثبت بالسنۃ۔ حاشیہ جامع صغیر۔ سلسلۃ الزمرد فی سلاسل السند۔ مقرب الاذکار۔ رسائل مناظرات۔ حالات قاضی علی احمد۔ ساماۃ ظہیری۔ ترکیب بند ظہیری۔ مسدس زراعت۔ حاشیۂ قانونچہ۔ حاشیۂ حریری۔ اُردو صرف ونحو مخمس نظم۔

مائۃ عامل۔ رسالۂ قرأت۔ مجموعۂ قصائد۔ مضامین ظہیری۔ ہفت دواوین۔ چار مثنوی۔ رسالہ نباتات۔ رسالۂ فلسفہ۔ رسالۂ ریاضی۔ رسالۂ تحقیقات علوم۔ مجربات ظہیری۔ رسالۂ باہ۔ مولود ظہیری۔ اسلام کی حالت۔ زمانۂ حال کا فوٹو و قوم کا مرثیہ۔ شرح احیاء المیت لفضائل اہل البیت۔ ترجمۂ تاریخ الخلفا۔ اعلام الاخیار فی ترجمۂ کتاب الاخبار۔ قواعد ظہیری۔ اعمال ظہیری۔ اذکار ظہیری۔ مقالات ظہیری۔ نفحات منطق۔ مجموعۂ لکچر۔ مجموعۂ مناجات اسماے حسنیٰ۔ مدح بزرگان دین۔ شہادت حمزہ و واقعۂ شہید کربلا۔ ترجمۂ عقاید نسفی۔ چمنستان خیال وغیرہ سلمہ اللہ تعالیٰ و نیز آپکا تذکرہ کتاب تمبین الکلام فی ذکر علمای الاسلام باسم تاریخی تمبین الاخیار۔ مصنفۂ مولوی محمد حسین صاحب سید پوری حال مدرس مدرسہ او جیانی ضلع بدایون نے بھی مشرح لکھا ہے جن کتابون کا حال مولانا اور ریس نگرامی کو نہین ملا ہے آپ نے اُنکا بھی ذکر کیا ہے۔ لہذا ہم بھی اسجگہ اُن کتابون کا ذکر کرتے ہین۔ البدر یعنے تاریخ عرب۔ بہارستان منقبت معروف بہ دیوان ظہیری۔ مخمس ظہیری بر ہفت بند کاشی اسکے علاوہ مطبع نولکشور مین اور کتابین بھی آپ کے پرزور قلم سے نکل کر چھپی ہین منجملہ اُنکے ایک کتاب ترجمۂ جامع الاوراد للشیخ شہاب الدین سہروردی ترتیب سلوک مین۔ خواص سورۂ یٰسین شریف۔ قواعد ظہیری اُردو۔ قواعد ظہیری فارسی۔ ظہیر المساحت وغیرہ اسکے سوا اور بھی کتب آپکی دیگر مطابع مین چھپی ہین ظہیر الاسلام فی فضائل الاحکام مطبوعۂ قیومی پریس کانپور رحجۃ الشہود فی وحدۃ الوجود۔ سیر المدار معروف بہ ظہیر الابرار یعنے سوانح عمری حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار۔ فی الحال آپ حسب الحکم جناب مستطاب منشی تہور علی صاحب انسپکٹر پولس بدایون مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کا ترجمہ کر رہے ہین اس کتاب کا حجم قریب ۲۰ جزکے ہے اور اسمین مولانا صاحب نے مجدد صاحب کی سوانح عمری بھی اضافہ کی ہے ہمارے مولانا صاحب و انسپکٹر صاحب نے تمام مجددیون پر یہ بڑا احسان کیا ہے گویا نقشبندیون کیواسطے ایک دستور العمل بنا دیا خدا تعالیٰ جلد اسکو معرض طبع مین لائے۔ اسکے علاوہ آپ کی اور بھی تصانیف ہین جو مختلف علوم و فنون مین رسائل کی صورت مین ہین۔ مسلمانونکے ایجوکیشنل کانفرنس کی روئدادون مین بھی آپکی نظم و نثر پائی جاتی ہے۔

آپ کی تصانیف پر اجمالی نظر آپکی تصانیف اسقدر مقبول عام ہوئی ہین کہ آپ کے نام نامی سے قریب قریب کل ہندوستان واقف ہے۔ اور خصوصاً علمی سوسائٹیون اور مجلسون مین تو آپکے

نام بڑی عزت اور توقیر کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اخباری دنیا مین بھی آپکا بہت شہرہ ہے۔ اکثر اخبارون مین آپ کے مدلل طویل علمی اخلاقی تاریخی قومی مذہبی مضامین نکلتے رہتے ہین بلکہ اکثر آپ کی تصانیف کا اقتباس دوسرے ہمعصر ذی علم ذی قعت قومی وملکی لیڈرون نے کیا ہے بعض تصانیف غیر زبانون مین مثلاً ناگری وانگریزی مین بھی ترجمہ ہوگئی ہین۔ بعض تصانیف کو کئی کئی بار طبع ہونیکی عزت دی گئی ہے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے نام آور لوگون اور اخبارون نے آپکی تصانیف وتالیف پر اعلیٰ اعلیٰ رائین اور ریویو لکھے جنکے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مولانا کی ملک وقوم نے کہان تک قدر کی۔ نظم بھی آپکی اکثر اخبارون مین ہوتی ہے گلدستے تو ہمیشہ آپکے کلام کے واسطے آرزومند رہتے ہین بہت سا کلام نظم آپکا اب تک معرض طبع مین نہین آیا۔ آپکی تصانیف سے ملک وقوم نے بہت فائدہ اُٹھایا۔ اور اُٹھائینگے۔ بڑا اچھا اثر ڈالا اور ڈالتے رہینگے۔ بے شک ہم کو ایسے ہی سرگرم جوشیلے۔ مستعد۔ لایق۔ اور خیر طلب لوگون کی اپنے ملک وقوم کی بہتری وبہبود کے لیے ضرورت ہے۔

چند تصانیف پر مختصر ریویو۔ البدر یعنی تاریخ عرب یہ کتاب درحقیقت اُردو زبان مین مسلمانون کی تاریخی ذخیرہ بڑھانے والی ہے۔ مولانا نے قابل دید وتعریف مضامین اور بحثون سے اسکو بھر دیا ہے غزوات وواقعات بہت ٹھیک ہین۔ تاریخ عرب کے متعلق جو اعلیٰ درجہ کی کتابین ہین اُنمین اسکا بھی اچھا نمبر ہے۔ اس کتاب مین لایق اور محقق مصنف نے سرسید مرحوم سے ملائکہ کے وجود خارجی پر بحث کی ہے۔ اور اس کتاب پر ہندوستان کے مشاہیر مثل سرسید احمد خان مرحوم وشمس العلما مولوی محمد شبلی نعمانی وشمس العلما مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی وغیرہ کے ریویو ہین یہ کتاب مطبع نولکشور لکھنؤ مین چھپی ہے بہارستان منقبت معروف بہ دیوان ظہیری یہ دیوان صنایع وبدایع مین اپنا آپ نظیر ہے اسلامی دنیا مین اُردو زبان مین حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی منقبت مین ایسا دیوان آجتک شایع نہین ہوا۔ اسمین دو دیوان ہین پہلا دیوان صنعت ابجد مین ہے جسکی ردیف ہر مصرع مین ہے لہذا ہم بطور نمونہ اس جگہ ایک شعر بھی درج کرتے ہین۔ الف کی ردیف مین آپ فرماتے ہین شعر۔ ادا ہو وصف کس سے آپ کا محبوب سبحانی + کہ ہو سردار فوج اصفیا محبوب سبحانی + اس دیوان کی ردیف ہر مصرع مین ہے اور کل دیوان کی ردیف یا محبوب سبحانی

ہے۔ اسی دیوان مین دو قصیدہ صنعت طالب و مطلوب مین ہین اور اسمین دوسرا جو دیوان ہے اُسکی ردیف قافیہ مین ہے اسکا بھی ایک شعر ہم اسجگہ نقل کرتے ہین۔ ردیف یا مین آپ فرماتے ہین۔

شعر نہون فرقت سے پھر بیتاب یا محبوب سبحانی ✤ جو دیکھون روے عالمتاب یا محبوب سبحانی ✤ یہ دیوان مطبع نولکشور لکھنؤ مین چھپا ہے اور وہین سے ملتا ہے اکثر اس دیوان کا انتخاب اخبار دبدبہ سکندری رامپور مین چھپا کرتا ہے۔ اہل تصوف کے لیے یہ دیوان آب رحمت اور نوید راحت ہے مضامین بھی اعلی درجہ کے روحانی ہین مخمس ظہیری بر ہفت بند کاشی۔ ناظرین نے بہت سے مصرعہ ہفت بند کاشی کے دیکھے ہونگے مگر جو مصرعے ہمارے بے بدل شاعر نے لگائے ہین وہ بھی قابل دید ہین اور اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ مولانا کو فن شعر گوئی مین کہان تک قدرت ہے جب آپ نے یہ مخمس مرزا اوج خلف الصدق مرزا دبیر لکھنوی کو سنایا تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ مولانا یہ آپکا خاص حصہ ہے مصرعے نہین لگائے ہین ہفت بند کو اپنا کرلیا ہے۔ لہذا اسجگہ ہم پہلا بند بھی ہدیہ ناظرین کرتے ہین۔

بند اول

السلام اے آیۂ قرآن ہدی للمتقین	السلام اے نکتۂ تفسیر قرآن مبین
سکتے ہین اہل زمین اور حامل عرش برین	السلام اے سایۂ ذات خورشید رب العالمین

آسمان عز و تمکین آفتاب داد و دین

یہ مخمس مطبع نولکشور سے ملتا ہے۔ حجۃ الشہود فی وحدۃ الوجود۔ یہ کتاب بھی قابل دید ہے اسمین پانچ مذاہب سے مسئلہ وحدۃ الوجود پر بحث کی ہے۔ علماے اسلام۔ صوفیانے کرام۔ مسائل مذہب ہنود و نصارا و پارسیان وغیرہ سے انتخاب کیا ہے یہ کتاب اُردو زبان مین ہے اور اسکی شروع مین ایک مقدمہ معروف بہ اسرار ظہیری فارسی زبان مین ہے جسمین مصنف علامہ نے اپنا مذہب اس مسئلہ کے متعلق لکھا ہے۔ کتاب سیر المدار معروف بہ ظہیر الابرار یعنے سوانح عمری حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ مکمل پوری اسمین علوم ہیمیا و سیمیا و ریمیا و کیمیا و مراتب قطبیب و ولایت وغیرہ کی بحث ہی نہین لکھی ہے بلکہ سالک مجذوب و مجذوب سالک کی مشرح کیفیت ہے بلکہ ایسے پوست کندہ حالات حضرت موصوف کے کسینے نہین لکھے خاندانی وراثت سجادہ نشینی کا مسئلہ گروہ طبقاتیہ کا ثبوت بہترین اور معقول اور سچے طریقہ مین حل کیا ہے۔ تحقیق الروح۔ اس کتاب کا ترجمہ انگریزی زبان مین ہوگیا ہے

اسمین مختلف فرقہ انسان کے خیالات ومذاہب سے بحث کرکے روح کی ماہیت اور اُسکے افعال و اعمال ودرجات وغیرہ کا ذکر کیا ہے بلکہ روح کے متعلق ایسے محققانہ طور پر کوئی کتاب اُردو زبان مین اس سے اچھی نہین ہے چنانچہ اُسکی عمدگی اور مقبولیت کی ایک دلیل یہ ہے کہ روح کے متعلق جسقدر مضامین اخبارون یا رسالون مین ہوتے ہین اُنمین سے زیادہ تر اس رسالہ کا انتخاب ضرور ہوتا ہے چنانچہ مولوی سید امجد علی صاحب اشہری سنے روزانہ اخبار دہلی مطبوعہ ۹- دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء مین جسم وروح کے عنوان سے ایک طویل مضمون لکھا ہے اُسمین تحقیق الروح کا اقتباس کیا ہے- دیکھو صفحہ کالم ایک سے صفحہ ۶ تک مضمون کے سلسلہ کے لیے دیکھو روزانہ اخبار مطبوعہ ۶- دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء مولانا اشہری لکھتے ہین کہ- میرے عزیز دوست ناثر باکمال وناظم وسیع الخیال مولوی حافظ حکیم ظہیر احمد صاحب ظہیری سہسوانی نے روح کے متعلق تحقیق الروح ایک رسالہ لکھا ہے مصنف کی تصنیف سے ابھی اکثر رسائل مختلف علوم مین ہین اور مسلمانون کی ایجوکیشنل کانفرس کی روئدادون مین بھی آپکی نظم ونثر پائی جاتی ہے اور اس سے مین بھی اپنے مضمون مین مدد لیتا ہون- تریاق ظہیری یہ کتاب علم طب مین آپ نے لکھی ہے اور اسکا ترجمہ ناگری زبان مین ہوگیا ہے- ناظرین آپ خود ہمارے ہیرو کی لیاقت کا اندازہ کرسکتے ہین اور یہ کہ آپکی تصانیف سے ملک کو کسقدر نفع پہونچا ہے اور آیندہ پہونچے گا-

آپکی علمی فیاضی ملک مین ہین، آپ کی نظیر مشکل سے مل سکتی ہے آپ نے اپنی ابتدائی مشق کے دیوان ودیگر کتب کو اور لوگون کے نام سے شایع کیا اور اب آپکی تصانیف مطبع نولکشور لکھنؤ- انوار محمدی لکھنؤ- مطبع قیومی کانپور- میور پریس دہلی افضل الاخبار دہلی وغیرہ مین چھپتی رہتی ہین-

مولانا اور محمدن ایجوکیشنل کانفرس - آپکو محمدن ایجوکیشنل کانفرس علی گڈھ سے ایک خاص دلچسپی ہے اکثر اوقات اُسکی تائید مین طویل ومدلل آرٹیکل لکھے- اور کئی اجلاسون مین خود شریک ہوکر لکچر دیے- اور اُسکے ممبر بھی رہے ہے چنانچہ میرٹھ کے اجلاس مین آپ نے اسلام پر ایسا لکچر دیا کہ اُس سال جتنے لکچر مختلف مضامین پر آئے اور پڑھے گئے اُس مین آپکا لکچر اعلیٰ درجہ کا مانا گیا-

مولانا اور ندوۃ العلما مولانا کو ندوۃ العلما کی ممبری کا بھی فخر حاصل ہے اُسکے کئی اجلاسون مین آپ شریک ہوئے اور اُسکی بہتری وبہبودی کے وسائل بتلائے-

مولانا کی نظم - اب مین کچھ حصہ آپکی نظم کا بھی یہان پر درج کرتا ہون جو خالی از لطف نہ ہوگا- ابتدا مین

آپ گل وبلبل کے شاعر تھے مگر مرشد کے فیض سے آپ صوفیانہ کلام فرمانے لگے۔ نعت مین بھی آپکا رنگ جداگانہ رہا۔ کچھ روزون کے ساتھ نظم کا بھی اضافہ کیا۔ مسلمانونکی آئندہ زندگی پر جو لکھکر آپنے محمڈن ایجوکیشنل کانفرس لاہور کیواسطے لکھا ہے اور جو روزانہ اودھ اخبار مطبوعہ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۸ع مین چھپا ہے اسلی اول مین جو نظم آپ نے لکھی ہے ہم بغرض دلچسپی ناظرین اسجگہ درج کرتے ہین آپ فرماتے ہین۔

قصیدہ

گو قرن اولین کے وہ یاد عزوشان ہین — اک آج قوم والے غارتگر جہان ہین
کسطرح غیر قومین کرتی ترقیان ہین — ٹھنڈی ہین یہ تمھاری جو کچھ کہ گرمیان ہین
اے حامیان قومی کچھ یاد ہین زمانے — ہمدردیون کے پہلے وہ جوش اب کہان ہین
تسخیر کرلیا تھا جس جوش نے جہان کو — وہ جوش اب تمھارے کیون وقف دشمنان ہین
اسلام کے عماید عالم پہ حکمران تھے — بتلاؤ تو یہ سچ ہے یا سب کہانیان ہین
جس جوش سے ترقی اسلام کی ہوئی تھی — وہ جوش ہے کسی مین یان جتنے مہربان ہین
ادبار کی صدائین ہرسو سے آرہی ہین — دل بیٹھے جارہے ہین اٹھتی جوانیان ہین
بوڑھے بڑے ہین جتنے بےموت مررہے ہین — آفت مین مبتلا ہین جو طفل اور جوان ہین
طوفان مین گھرا ہے یارب جہاز قومی — ہنگامہ ہاے محشر چارون طرف عیان ہین
کہنے کو ناصحون نے سب کچھ تو کہہ سنایا — اب کیا رہا ہے باقی جو حال مین عیان ہین
کرگزرو کام اپنا یہ وقت ہے غنیمت — نکبت کے آسمان پر گھر آئین بدلیان ہین
گو مل چکی ہے عزت سب خاک مین تمھاری — اب مٹنے کے تمھارے آثار سب عیان ہین
اس ڈھنگ سے الٰہی ڈر ہے کہ مٹ نہ جائین — باقی رہی سہی بھی جو کچھ نشانیان ہین
اے حامیان قومی تمکو بھی کچھ خبر ہے — کیا قوم کی ہے حالت کیسی خرابیان ہین
منجدھار مین ہے کشتی بیکار ناخدا ہے — جسکا نہ تھل نہ بیڑا اور چلتی آندھیان ہین
بغض وحسد کی لہرین دریا مین اٹھ رہی ہین — ہے زور پر تلاطم اور قومین ناتوان ہین
سب جسم مچھلیون نے دریا مین کھا لیا ہے — اک جان رہی ہے باقی کچھ مشت استخوان ہین

پروا کرو نہ ہرگز یاد مخالفت کی ۔۔۔ یا انکی یہ بھی سمجھو اڑتی ہوائیان ہین
اسلام کی حقیقت ظاہر ہے سب پہ یارو ۔۔۔ تبلیغ کرنے آئے جب فخر مرسلان ہین
آپس مین انکو تو مین کہتی رہی ہین کیا کیا ۔۔۔ جادو ہین یا نبی کی معجزنمائیان ہین
پھر صدق دل سے سب نے اقرار کر لیا تھا ۔۔۔ بے شبہہ تم ہو سچے ہم خود ہی بدگمان ہین
خدمت مین قوم کی اب کہتا ہے یہ ظہیری ۔۔۔ سن رکھین میرا کہنا احباب جو یہان ہین
آپسمین اہل ایمان سب متفق ہین باہم ۔۔۔ ہین خود ہی میزبان سب اور خود ہی میہمان ہین
جب ایسے متحد ہون ہم سبکے سب مسلمان ۔۔۔ پھر دیکھنا ہماری کیسی ترقیان ہین
اسلام کی ترقی پہلے بھی علم پر تھی ۔۔۔ وہ آج علم والے زیر زمین نہان ہین
اسلامی درسگاہین سب ہوگئی ہین غارت ۔۔۔ کچھ ٹوٹے پھوٹے باقی جسکے کہین نشان ہین
تکو ہے جو ضرورت کالج سے وہ نکالو ۔۔۔ جب علم ہوگا تم مین وہ ہی ترقیان ہین
باغون کو دے لو پانی اشجار خشک سب ہین ۔۔۔ جور خزان سے جنمین پتے نہ ٹہنیان ہین
خود روسے ہوگئے ہین سینچا نہین کسی نے ۔۔۔ جسطرح سب نے دیکھین جنگل کی جھاڑیان ہین
تم سے لیاقتون مین افضل ہین اور قومین ۔۔۔ محکوم ہو تم انکے وہ تم پہ حکمران ہین
آپس مین تم مین چوٹین مذہب پہ ہو رہی ہین ۔۔۔ سب مبتلا ہین اسمین لکھے پڑھے جوان ہین
کیا ان سے قومی حالت سنبھلے گی پھر جہان مین ۔۔۔ جو قومی عزتون کو خود کرتے رائگان ہین
کہتا ہے پھر ظہیری حالی نے سچ کہا ہے ۔۔۔ کچھ کر لو نوجوانو اٹھتی جوانیان ہین
دنیا مین گر ہے رہنا تو آپ کو سنبھالو ۔۔۔ ورنہ بگڑینگے یان آثار سب عیان ہین
سنبھلو وگرنہ رہنا یان اسطرح پڑیگا ۔۔۔ بھیل اور گونڈ جیسے گمنام و بے نشان ہین
یہ غفلتین مبادا اب روز بد دکھائین ۔۔۔ ڈر ہے کہ مٹ نہ جائین دھندلے سے کچھ نشان ہین

خدا کی نسبت آپ فرماتے ہین ۔ دل کے ہر پردہ مین ہر گوشہ مین وہ مسطور تھا + اسقدر ناآشنا تھا مین کہ کوسون دور تھا ۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتے ہین ۔ ذات اقدس کے سوا اور ظہیری کیا تھا نور ہی نور تھا اللہ تھا اللہ اللہ ۔

فقر کی نسبت آپ فرماتے ہین سے ہین وہ گمنام صحراگرد وحشت افزا ہون + خضر کے پانون تھکتے ہین سلوک رہنمائی سے۔

زمانہ کی نسبت آپ ایک بند مین فرماتے ہین سے زمانہ ہم ہین اور ہم سے زمانہ کام رکھتا ہے + سنی ہو سب نے جو کہ چیستان وہ چیستان ہم ہین + ہمین سے علم کو رونق ہمین سے ہے ہنرمندی + خرد علم وہنر کے سب سے پہلے رازدان ہم ہین + سلیمان کی طرح حشمت نہ جم کی طرح شوکت ہے + فقط نام ونشان ہین بے نشان اور بانشان ہم ہین + نسیم صبحگاہی ہم ہین رنگ بوستان ہم ہین + جو باغ علم ہے اُس باغ کے اب باغبان ہم ہین + غرضکہ اسیطرح کا آپکے کلام کا رنگ ہے۔ آپکے کلام ہی سے آپکی طبیعت کا اندازہ ہوسکتا ہے مگر افسوس کہ آپکا کلیات ابھی تک نہین چھپا بلکہ مرتب کیا ہوا رکھا ہے جسوقت چھپے گا عوام سے خود داد دے لیگا۔

موجودہ سکونت وخاندان۔ فی الحال آپ بدایون وسہسوان مین رہتے ہین اور تصنیف وتالیف مین مشغول ہین جیسا کہ ہم لکھ آئے کہ مکتوبات امام ربانی کا آجکل آپ ترجمہ کر رہے ہین۔ آپکے تین صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی ہین خدا تعالی عمر طبعی کو پہونچائے اور مولانا سے زیادہ نام آور کرے آمین بڑے صاحبزادہ کا نام ابوالاعجاز تسخیر احمد ہے جو ابھی پڑھنے لکھنے مین مشغول ہین دوسرے صاحبزادہ ابواللیث منظور احمد تیسرے صاحب زادہ ابوالمکارم مختار احمد ہین سلمہ اللہ تعالی۔

مولانا کی عقلی قوا۔ مولانا کے جسمانی قوا تو ایسے زبردست نہین کہ آپکو طویل عمر تک لیجائین مگر عقلی قوا بہت اچھے ہین۔ چنانچہ آپ مین تحقیقات کا مادہ زیادہ ہے۔ آپکی تحقیقات اور چھان بین تلاش وکوشش مورخانہ ہے کیا ہی اچھا ہو کہ مولانا مورخ بننے کی کوشش کرین اور پورے مورخ بنجائین۔

مولانا مستجمع الصفات ہین۔ علاوہ اُن صفات کے جو ہم اوپر بیان کر چکے ہین ہمارے مولانا کو علم طب مین بھی دسترس ہے آپ حافظ قرآن بھی ہین اچھے خاصے مولوی بھی ہین تصوف مین بھی مذاق ہے شاعر بھی ہین سیاح ہین خدا پرست ہین رند مشرب ہین ذکی وذہین ہین۔ ادق پسند موشگاف۔ خوش خلق وسیع الاخلاق وغیرہ مولانا ایسی رٹ (مضامین نویس) بھی ہین۔

کتنے علوم جانتے ہین۔ علاوہ عربی وفارسی اُردو زبانون کے آپ فلسفہ طب کلام ریاضی عروض زراعت نباتات منطق وغیرہ کے ماہر ہین۔

مولانا ناصح مشفق ہین ہم آجکل دیکھتے ہین کہ لوگ موجودہ تعلیم کے دلدادہ ہین اور اُسکی علت غائی صرف تلاش معاش بذریعہ نوکری رکھی ہے حالانکہ حصول علم کی علت غائی مسرت قلبی حاصل کرنا حق پرستی کرنا اور حقیقی انسان بنا صرف خداشناسی ہے۔ یہ کیسی فاش غلطی ہے کہ کسی شعبۂ علم یا صنعت یا حرفت یا فن یا ہنر کے ذریعہ سے تلاش معاش نہین کیجاتی ہے مگر ہمارے مولانا نے غلامی کرنا پسند نہین کیا اور فن تصنیف کے شغل مین خدا کو وسیلہ گردانا۔ اسطرح پر آیندہ نسلون کے واسطے آپ ناصح مشفق اور معلم صادق ہین آپ گو بڑے رفارمر نہین مگر رفارمر ضرور ہین اب مین اس دعا پر آپکی سوانح ختم کرتا ہون اور خدا سے دعا مانگتا ہون۔

ہماری دعا۔ خداوندا بطفیل اپنے حبیب پاک کے مولانا اور اُنکے خاندان پر برکت نازل فرما آ۔ و آسایش اُنکا حصہ ہو۔ شہرت اور علم اُنکا فرمان بردار رہے اور مولانا زبردست رفارمر کہلائین آ۔ بحق رحمۃ للعالمین۔ خاکسار منور خان سکینڈ ماسٹر مشن مڈل اسکول کاسگنج ضلع ایٹہ ۲۸۔ دسمبر ۱۹